بچوں کے لئے عمرو عیار کی انتہائی دلچسپ کہانی

خاص نمبر

عمرو اور شہزادی گُل پری

ریم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ / پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

ARSLAN PUBLICATIONS MULTAN
Price Rs
50/-

ندیم

شہزادی گل پری سونے کے لئے اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو اچانک اسے اپنے عقب میں دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

وہ آواز سن کر تیزی سے پلٹی اور پھر دروازہ خود بخود بند ہوتے دیکھ کر چونک پڑی۔

''یہ کیا۔ یہ دروازہ خود بخود کیسے بند ہو گیا ہے''۔ شہزادی گل پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ابھی اپنے ماں باپ سے ان کے کمرے میں مل کر آئی تھی۔ اس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ مل کر رات کا کھانا کھایا تھا اور پھر وہ ان سے کچھ دیر باتیں کرتی رہی پھر جب اسے نیند آنے لگی تو وہ اپنے ماں باپ سے اجازت لے کر اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر انہیں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سلام کرتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب چل پڑی۔

اس کے کمرے کے باہر دو محافظ موجود تھے جو نیزے ہاتھ میں لئے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ شہزادی گل پری کو اپنے کمرے کی جانب آتے دیکھ کر دونوں محافظ فوراً پیچھے ہٹ گئے تھے اور انہوں نے شہزادی کی تعظیم میں اپنے سر جھکا لئے تھے۔

شہزادی گل پری ان کی جانب دیکھے بغیر اپنے کمرے میں داخل ہو گئی تھی۔ کمرے کے دروازے پر دبیز پردہ پڑا رہتا تھا اور چونکہ باہر ہر وقت محافظ موجود رہتے تھے اس لئے شہزادی گل پری نے کبھی دروازہ بند نہیں کیا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں بے فکری اور سکون سے سوتی تھی اب بھی وہ کمرے میں داخل ہو کر اپنے مخصوص پلنگ کی جانب بڑھی تو اسے اپنے عقب میں دروازہ چرچرانے کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر شہزادی گل پری پلٹی تو اسے کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہوتا ہوا دکھائی دیا۔

چند لمحے شہزادی گل پری حیرت سے بند دروازے کی جانب دیکھتی رہی پھر وہ دروازے کی جانب بڑھی

جیسے وہ دروازہ کھول کر باہر موجود دربانوں سے پوچھنا چاہتی ہو کہ آج اس کے کمرے کا دروازہ کیوں بند کیا گیا ہے لیکن ابھی وہ دروازے کے نزدیک پہنچی ہی تھی کہ اسے اچانک اپنے عقب میں ایک اور آواز سنائی دی۔

''شہزادی گل پری''۔ ایک بھاری آواز سنائی دی جس نے شہزادی گل پری کا نام لیا تھا۔ یہ آواز سن کر شہزادی گل پری تیزی سے پلٹی اور پھر اپنے پیچھے ایک بوڑھے سے انسان کو دیکھ کر وہ بری طرح سے اچھل پڑی۔

وہ ایک دبلا پتلا اور لمبے منہ والا آدمی تھا جس کی داڑھی مونچھیں سفید رنگ کی تھیں۔ اس بوڑھے آدمی نے شاہی لباس پہن رکھا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور پھیلی ہوئی تھیں اور اس کے سر پر نیلی دھاریوں والی ایک خوبصورت پگڑی بھی دکھائی دے رہی تھی جس کے درمیان میں سفید رنگ کی ایک انسانی کھوپڑی بھی جڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

بوڑھے کے چہرے پر شیطانیت دکھائی دے رہی

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی۔ اس کے ہونٹوں پر نہایت خوفناک مسکراہٹ تھی۔ بوڑھے کو دیکھ کر شہزادی گل پری بری طرح سے سہم گئی اور خوفزدہ انداز میں الٹے قدم اٹھاتی ہوئی پیچھے دروازے سے جا لگی۔

بوڑھے کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی ہڈی تھی جس کے ایک سرے پر ایسی ہی انسانی کھوپڑی بنی ہوئی تھی جیسی اس کی پگڑی میں جڑی ہوئی تھی۔

"تک۔ کک۔ کون ہو تم اور تم میرے کمرے میں کیسے آئے ہو"۔ شہزادی گل پری نے اس بوڑھے کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈرو نہیں اچھی شہزادی۔ میں تمہیں یہاں کوئی نقصان پہنچانے کے لئے نہیں آیا ہوں"۔ بوڑھے نے بھاری آواز میں کہا۔

"لل لل۔ لیکن تم ہو کون"۔ شہزادی گل پری نے اسی طرح سے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔ اس نے دونوں ہاتھ پیچھے کر لئے تھے اور ان ہاتھوں سے وہ دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسے شدید نیند آ رہی تھی لیکن اپنے کمرے میں اس بدصورت بوڑھے کو

دیکھ کر وہ اس بری طرح سے خوفزدہ ہو گئی تھی کہ اس کی نیند اُڑ گئی تھی۔

شہزادی گل پری کا تعلق پرستان سے تھا وہ پرستان کی ریاست گل رنگ کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ شہزادی گل پری چونکہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی اس لئے بادشاہ سلامت اور ملکہ عالیہ نے اسے بڑے لاڈ پیار سے پالا تھا۔ شہزادی گل پری ماں باپ کے لاڈ پیار سے بگڑی نہیں تھی بلکہ وہ اپنے ماں باپ کی انتہائی فرمانبردار اور نیک بیٹی تھی۔ اپنے ماں باپ کی ہر بات وہ نہ صرف بڑے دھیان سے سنتی تھی بلکہ ان کی کہی ہوئی ہر بات مانتی تھی۔

شہزادی گل پری چونکہ نیک سیرت اور انتہائی معصوم تھی اس لئے اسے صرف اس کے ماں باپ ہی نہیں بلکہ گل رنگ کی پوری رعایا بھی بے حد پسند کرتی تھی اور اپنے نیک اور رحمدل بادشاہ کے ساتھ ساتھ وہ سب شہزادی گل پری کی لمبی عمر کے لئے بھی دعائیں مانگتی تھی۔

شہزادی گل پری رحمدل اور نیک سیرت ہونے کے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ساتھ ساتھ بے حد خوبصورت بھی تھی۔ جب وہ جوان ہوئی تو پرستان کے ساتھ ساتھ کوہ قاف کی ریاستوں سے بھی اس کے لئے رشتے آنے شروع ہو گئے۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ عالیہ نے اس سلسلے میں جب شہزادی گل پری سے صلاح و مشورے کئے تو شہزادی گل پری نے اپنے ماں باپ کے سامنے بڑی فرمانبرداری سے سر جھکا دیا کہ وہ دونوں اس کے ماں باپ ہیں اور اس کے لئے جو بھی فیصلہ کریں گے اس کی بھلائی کے لئے ہی ہو گا۔ جس پر اس کے ماں باپ اپنی بیٹی کی فرمانبرداری سے بے حد خوش ہوئے تھے۔ شاہ گل رنگ اور ملکہ عالیہ نے ان تمام رشتوں کو دیکھا تھا جو ان کی بیٹی کے لئے آئے تھے۔ ان میں پرستان اور کوہ قاف کے شہزادوں کے بھی رشتے تھے، بادشاہوں کے بھی، وزیروں اور سالاروں کے بھی۔ سب رشتے ایک سے بڑھ کر ایک تھے لیکن شاہ گل رنگ اور ملکہ عالیہ اپنی بیٹی کے لئے ایسا رشتہ پسند کرنا چاہتے تھے جو ان کی بیٹی کو ان کی طرح ہر خوشی دے سکے اور شہزادی گل پری کو ہمیشہ عزت اور وقار کی

زندگی مل سکے۔ اس کے لئے انہوں نے پرستان کی ایک ریاست اگولی کے ایک شہزادے کو پسند کیا تھا۔ اگولی کا شہزادہ جس کا نام شہزادہ ہابوس تھا جو بے حد نیک اور شریف نوجوان تھا۔ شہزادہ ہابوس کے بارے میں بادشاہ سلامت اور ملکہ عالیہ کو یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ وہ ان کی بیٹی کی طرح اپنے ماں باپ کا انتہائی فرمانبردار اور رحمدل شہزادہ تھا جو دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتا تھا اور وہ نہ صرف اپنے باپ کے درباری کاموں میں اس کا ہاتھ بٹاتا تھا بلکہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت اپنی رعایا کے دکھ درد میں بھی ان کے کام آتا تھا۔ شہزادہ ہابوس خوبصورت بھی تھا اور بہادر بھی۔ پوری ریاست میں اس سے بڑا بہادر اور جنگ جو نوجوان کوئی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ دوسری ریاستوں کے جن اور دیو بھی شہزادہ ہابوس کے مقابلے پر آنے کے لئے کئی بار سوچتے تھے۔

شاہ گل رنگ اور ملکہ عالیہ نے شہزادہ ہابوس کو ہی شہزادی گل پری کے لئے پسند کیا تھا اور انہوں نے کھانا کھانے کے بعد شہزادی گل پری کو شہزادہ ہابوس

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے بارے میں بتا بھی دیا تھا۔ شہزادی گل پری نے پہلے ہی بادشاہ سلامت اور ملکہ عالیہ کو ہر فیصلہ کرنے کا اختیار دے رکھا تھا اسے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا کہ اس کے ماں باپ نے اس کے لئے کس ملک کے بادشاہ، وزیر یا شہزادے کو پسند کیا ہے۔ شہزادی گل پری کی شہزادہ ہابوس سے شادی کے لئے رضامندی دیکھ کر بادشاہ اور ملکہ بے حد خوش ہوئے تھے اور انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ صبح ہوتے ہی ریاست اگولی کے بادشاہ کے بیٹے شہزادہ ہابوس کے رشتے کے لئے ہاں کا پیغام بھیج دیں گے۔ شہزادی گل پری خوش تھی کہ اس کے ماں باپ نے اس کے لئے جس شہزادے کو پسند کیا ہے وہ واقعی اس کے لائق ہو گا اور وہ اسے ہمیشہ خوش رکھے گا۔

''میرا نام شاہون ہے خوبصورت شہزادی''۔ بوڑھے نے شہزادی گل پری کی جانب دیکھ کر خوفناک انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''شاہون۔ کون شاہون۔ تم پرستان کے باسی تو دکھائی نہیں دیتے۔ مجھے تمہارے جسم سے آدم زاد کی بو

آ رہی ہے کیا تم آدم زاد ہو''۔ شہزادی گل پری نے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں اچھی شہزادی۔ میں آدم زاد ہوں''۔ بوڑھے شاہون نے اسی انداز میں جواب دیا اور شہزادی گل پری کے چہرے پر حیرت اور زیادہ گہری ہو گئی۔

''آدم زاد اور پرستان میں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ابا حضور نے تو آدم زادوں کو ریاست میں داخل ہونے سے سختی سے منع کر رکھا ہے۔ ریاست کے چاروں اطراف میں جنات اور دیوؤں کی فوج تعینات ہے جو اس طرف کسی بھی آدم زاد کو آنے نہیں دیتی۔ اگر کوئی آدم زاد غلطی سے اس طرف آ جائے تو اسے فوراً اٹھا کر ریاست سے دور پھینک دیا جاتا ہے۔ پھر تم ان جنات اور دیوؤں سے نظر بچا کر ریاست میں کیسے آ گئے اور وہ بھی ہمارے محل اور میرے کمرے میں''۔ شہزادی گل پری نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں عام آدم زاد نہیں ہوں اچھی شہزادی۔ میں جادوگر ہوں۔ آدم زادوں کی دنیا کا بہت بڑا اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طاقتور جادوگر۔ سرحدی جنات اور دیو تو کیا اگر پرستان کی تمام ریاستوں کے جنات اور دیو بھی اکھٹے ہو جائیں تو وہ بھی مجھے کہیں آنے جانے سے نہیں روک سکتے ہیں''۔ شاہون جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ آدم زاد ایک جادوگر ہے یہ سن کر شہزادی گل پری اور زیادہ خوفزدہ ہو گئی۔

''تم یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔ اگر کسی نے تمہیں دیکھ لیا تو تم یہاں سے زندہ نہیں جا سکو گے۔ میرے ابا حضور آدم زادوں، خاص طور پر جادوگروں کو سخت ناپسند کرتے ہیں اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ ایک آدم زاد جادوگر یہاں محل میں اور میرے کمرے میں موجود ہے تو تمہیں یہاں سے بھاگنے کا کوئی موقع نہیں دیا جائے گا۔ تمہارے یہیں ٹکڑے اُڑا دیئے جائیں گے''۔ شہزادی گل پری نے کہا۔ اس کی بات سن کر شاہون جادوگر یوں ہنسنے لگا جیسے وہ شہزادی گل پری کا مذاق اُڑا رہا ہو۔

''اتنا اونچا مت ہنسو۔ تم بوڑھے آدم زاد ہو۔ اگر تمہاری ہنسی کی آواز باہر موجود دربانوں نے سن لی تو

تمہارے لئے مشکل ہو جائے گی۔ جاؤ۔ یہاں سے چلے جاؤ''۔ شہزادی گل پری نے کہا۔

''میں یہاں سے جانے کے لئے نہیں آیا ہوں شہزادی گل پری''۔ شاہون جادوگر نے بغیر کسی خوف کے کہا۔

''جانے کے لئے نہیں آئے ہو۔ مطلب''۔ شہزادی گل پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم آؤ۔ اپنے پلنگ پر بیٹھ جاؤ۔ مجھے تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں''۔ شاہون جادوگر نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ہے۔ تم جاؤ یہاں سے''۔ شہزادی گل پری نے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

''میں تم سے صرف چند باتیں کروں گا شہزادی گل پری اور پھر میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ آؤ۔ میری ایک بار بات سن لو''۔ شاہون جادوگر نے اسی طرح نرم انداز میں کہا۔

''میں نے کہا ہے نا کہ مجھے تمہاری کوئی بات نہیں

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سنتی ہے۔ تم جاؤ یہاں سے ورنہ میں دربانوں کو آواز دے کر اندر بلا لوں گی"۔ شہزادی گل پری نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر شاہون جادوگر کے ہونٹوں پر موجود مسکراہٹ غائب ہو گئی اور وہ شہزادی گل پری کی جانب قدرے غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"میں نے کمرے کا دروازہ جادو سے بند کیا ہے شہزادی۔ اسے نہ تم کھول سکتی ہو اور نہ کوئی اور۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم آرام سے میری بات سن لو ورنہ"۔ شاہون جادوگر نے اس بار بڑے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کا غصہ دیکھ کر شہزادی گل پری کا رنگ زرد ہو گیا۔

"تت۔ تت۔ تم نے دروازہ جادو سے بند کیا ہے"۔ شہزادی گل پری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں دنیا کا سب سے مہان اور نہایت خوفناک جادوگر ہوں۔ دنیا کے تمام جادوگر مجھ سے ڈرتے ہیں اور مجھے بادشاہ جادوگر مانتے ہیں۔ میں جادو کے زور سے کچھ بھی کر سکتا ہوں پھر بھلا میرے

لئے جادو سے دروازہ بند کرنا کیا مشکل ہو سکتا ہے"۔ شاہون جادوگر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"لل۔ لل۔ لیکن کیوں۔ تم نے دروازہ کیوں بند کیا ہے"۔ شہزادی گل پری نے اسی انداز میں کہا۔

"مجھے تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں شہزادی اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا ہماری باتوں میں مخل انداز ہو اسی لئے میں نے دروازہ بند کر دیا ہے اور اب یہ دروازہ تب ہی کھلے گا جب میں چاہوں گا"۔ شاہون جادوگر نے کہا اور شہزادی گل پری پریشانی کے عالم میں کبھی اس کی جانب اور کبھی بند دروازے کی جانب دیکھنے لگی۔ پھر وہ شاہون جادوگر کی پرواہ کئے بغیر دروازے کی جانب مڑی اور اس نے زور زور سے دروازے پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔

"کوئی ہے۔ کوئی ہے باہر۔ فوراً اندر آؤ۔ دروازہ کھولو۔ کوئی ہے"۔ شہزادی گل پری نے زور زور سے دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ اسے دروازے پر اس طرح سے ہاتھ مارتے دیکھ کر شاہون جادوگر زور زور سے قہقہے لگانے لگا۔ اس نے ایک بار بھی شہزادی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گل پری کو دروازہ دھڑ دھڑانے سے نہیں روکا تھا۔

''تمہارے ساتھ اس کمرے میں، میں بھی موجود ہوں شہزادی گل پری اور میری موجودگی میں تم جتنا مرضی چیخ چلا لو۔ باہر موجود دربان تو کیا اس محل کا کوئی باسی تمہاری آواز نہیں سن سکتا ہے''۔ شاہون جادوگر نے کہا۔

''ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم تم''۔ شہزادی گل پری نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے ایک بار پھر زور زور سے دروازے پر ہاتھ مارنے اور باہر موجود دربانوں کو آوازیں دینا شروع کر دیں لیکن باہر موجود دربان جیسے بہرے ہو گئے تھے وہ اس کی آواز سن ہی نہیں رہے تھے۔ شہزادی گل پری کچھ دیر تک یونہی دروازہ دھڑ دھڑاتی اور چیختی چلاتی رہی لیکن جب دروازہ نہ کھلا اور باہر موجود دربانوں نے اس کی کسی بات کا کوئی جواب نہ دیا تو وہ غصے سے مڑ کر شاہون جادوگر کی جانب دیکھنے لگی۔

''دروازہ کھولو شاہون جادوگر جلدی۔ ورنہ''۔ شہزادی گل پری نے شاہون جادوگر کی جانب غصیلی نظروں

سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا خوبصورت شہزادی''۔ شاہون جادوگر نے اس کا مذاق اُڑانے والے انداز میں کہا۔

''ورنہ میں تمہیں یہیں ہلاک کر دوں گی''۔ شہزادی گل پری نے کہا ساتھ ہی اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو اچانک اس کے ہاتھ میں ایک چمکتا ہوا تیز دھار والا خنجر آ گیا۔

''اوہ تو تم مجھے اس خنجر سے ہلاک کرو گی''۔ شاہون جادوگر نے زہریلے انداز میں مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ میں شمشیر زنی، تیر اندازی اور خنجر زنی میں بے پناہ مہارت رکھتی ہوں۔ میں چاہوں تو اُڑتی ہوئی چڑیا کو بھی خنجر مار کر ہلاک کر سکتی ہوں۔ اگر تم اپنی خیریت چاہتے ہو تو فوراً دروازہ کھولو اور یہاں سے چلے جاؤ ورنہ''۔ شہزادی گل پری نے اس بار بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

''میں تمہارے ورنہ سے نہیں ڈرتا ہوں شہزادی۔ جب تک تم میری بات نہیں سنو گی اس وقت تک میں یہاں سے نہیں جاؤں گا''۔ شاہون جادوگر نے سنجیدہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم میرے ہاتھوں ہلاک ہونا چاہتے ہو''۔ شہزادی گل پری غرائی۔

''یہ کوشش بھی کر کے دیکھ لو''۔ شاہون جادوگر نے لاپرواہی سے کہا۔ شہزادی گل پری چند لمحوں تک اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتی رہی پھر شاہون جادوگر کے چہرے پر شیطانیت اور مکاری دیکھ کر اسے شدید غصہ آ گیا۔ شہزادی گل پری نے اچانک ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے شاہون جادوگر کی جانب کھینچ مارا۔ شہزادی گل پری واقعی خنجر زنی میں بے پناہ مہارت رکھتی تھی۔ اس کے پھینکے ہوئے خنجر کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا تھا۔ شہزادی گل پری کو شاہون جادوگر سے شدید نفرت سی ہونا شروع ہو گئی تھی اس لئے اس نے خنجر شاہون جادوگر کے سینے پر اس کے دل کے مقام پر مارا تھا لیکن پھر یہ دیکھ کر شہزادی گل پری کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کہ اس کا پھینکا ہوا خنجر شاہون جادوگر کے سینے کے ٹھیک دل کے نشانے کی طرف گیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ خنجر شاہون جادوگر

کے سینے میں گھستا اچانک ایک شعلہ سا چمکا اور وہ خنجر راستے میں ہی جل کر راکھ ہو گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میرا خنجر جل کر راکھ کیسے ہو گیا ہے''۔ شہزادی گل پری نے حیرت سے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''میں جادوگر ہوں شہزادی کوئی عام آدم زاد نہیں جو اس آسانی سے تمہارے خنجر کا نشانہ بن جائے''۔ اس بار شاہون جادوگر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور شہزادی گل پری چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگی۔ شاہون جادوگر کا چہرہ اب غصے سے سیاہ ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں یوں سرخ ہو گئی تھیں جیسے ان میں خون اتر آیا ہو۔

''اب میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں تم میرے بات سنو گی یا نہیں''۔ شاہون جادوگر نے شہزادی گل پری کی جانب غضبناک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نن۔ نن۔ نہیں۔ میں تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گی۔ مجھے تم سے نفرت ہو رہی ہے۔ تم چلے جاؤ یہاں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے"۔ شہزادی گل پری نے کہا تو شاہون جادوگر نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔

"میں یہاں تمہارے فائدے کی بات کرنے کے لئے آیا تھا شہزادی لیکن تم میری بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہو رہی ہو اس لئے اب میں تم سے کوئی رعایت نہیں کروں گا"۔ شاہون جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے اچانک اپنا ایک ہاتھ شہزادی گل پری کی جانب کر کے جھٹکا تو اچانک شہزادی گل پری بری طرح سے چیختی ہوئی اچھلی اور اُڑتی ہوئی شاہون جادوگر کے قدموں میں آ گری۔ شہزادی گل پری کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے پوری قوت سے اٹھا کر شاہون جادوگر کی جانب اچھال دیا ہو۔ اس سے پہلے کہ شہزادی گل پری فرش سے اٹھتی اچانک اس کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی اور دوسرے لمحے شہزادی گل پری کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی انتہائی گہری اور تاریک کھائی میں گرتی چلی جا رہی ہو۔

عمرو عیار اپنے بادل نامی گھوڑے پر سوار اسے نہایت تیز رفتاری سے بھگاتا ہوا ایک جنگل سے گزر رہا تھا۔ جنگل زیادہ گھنا نہیں تھا اور اس جنگل میں ایسے بے شمار راستے بنے ہوئے تھے جن پر آسانی سے اور نہایت تیز رفتاری سے گھوڑے دوڑائے جا سکتے تھے اس لئے عمرو عیار بھی بادل کو نہایت تیز رفتاری سے بھگا رہا تھا۔

شام کے سائے آہستہ آہستہ پھیل رہے تھے اور عمرو عیار چاہتا تھا کہ وہ رات ہونے سے پہلے سردار امیر حمزہ کے لشکر میں پہنچ جائے اس لئے وہ گھوڑے کی رفتار تیز سے تیز کرتا جا رہا تھا۔ وہ ملک شام سے واپس سردار امیر حمزہ کے لشکر کی جانب جا رہا تھا۔ چند

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

روز پہلے اسے سردار امیر حمزہ نے ایک خصوصی پیغام دے کر اسے شاہی ایلچی کی حیثیت سے شام کے بادشاہ کے پاس بھیجا تھا۔

شام کا بادشاہ چونکہ سردار امیر حمزہ کی جنگ کے دنوں میں ہر طرح کی دل کھول کر مدد کرتا تھا اور انہیں نئے ہتھیاروں کے ساتھ تازہ دم فوجی دستے بھی فراہم کرتا تھا اس لئے سردار امیر حمزہ جنگ کے اختتام پر نہ صرف اس کی فوج کے دستے واپس بھجوا دیتے تھے بلکہ شکریئے کے طور پر وہ عمرو عیار کے ہاتھ شام کے بادشاہ کے لئے خصوصی تحائف بھی بھیجتے تھے۔

شام کا بادشاہ چونکہ سردار امیر حمزہ کا بہترین دوست تھا اور وہ ان کی بے حد عزت کرتا تھا اس لئے وہ سردار امیر حمزہ کے بھیجے ہوئے تحائف کبھی واپس نہیں کرتا تھا اور جواب میں سردار امیر حمزہ کو بھی اپنی طرف سے عمرو عیار کے ہاتھ ہی تحائف بھجوا دیتا تھا۔

سردار امیر حمزہ اور شام کے بادشاہ کی دوستی بے مثال تھی۔ شام کا بادشاہ عمرو عیار کا بھی بے حد خیرخواہ تھا۔ عمرو عیار اس کے پاس شاہی ایلچی کی حیثیت سے

جاتا یا عام انداز میں، شام کا بادشاہ اس کی بے حد عزت کرتا تھا اور وہ چونکہ عمرو عیار کی لالچی طبیعت سے آگاہ تھا اس لئے وہ عمرو کو کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں جانے دیتا تھا۔ وہ عمرو عیار کو مال و دولت کے ساتھ اور بھی بہت سے تحفے دیتا تھا جسے پا کر عمرو عیار خوش ہو جاتا تھا۔

اب بھی عمرو عیار شام کے بادشاہ کو سردار امیر حمزہ کے دیئے ہوئے تحفے پہنچا کر اور شام کے بادشاہ سے اپنے انعام کے ساتھ ساتھ سردار امیر حمزہ کے لئے بھی تحفے لے کر واپس آ رہا تھا۔ لشکر سے چونکہ ملک شام کا سفر کافی طویل تھا اس لئے عمرو عیار کو نہایت تیز رفتاری سے سفر کرنا پڑتا تھا۔

اب وہ جس جنگل میں تھا اس جنگل کے بعد ایک میدان تھا اور پھر میدان کے بعد پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا تھا جسے عبور کر کے عمرو عیار، سردار امیر حمزہ کے لشکر میں پہنچ جاتا۔ عام طور پر عمرو عیار رات ہونے سے پہلے واپس لشکر میں پہنچ جاتا تھا لیکن ان دنوں چونکہ گرمیوں کے دن تھے اور عمرو دن بھر سفر کرتا

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رہا تھا اس لئے گرمی سے بچنے کے لئے اس نے ایک دو جگہ سایہ دار جگہ پر آرام بھی کیا تھا اور پھر ایک بار جب وہ ایک سایہ دار درخت کے نیچے کچھ دیر ستانے کے لیے لیٹا تو اسے وہیں نیند آ گئی اور وہ وہاں کافی دیر تک سوتا رہا۔ جب وہ جاگا تو اسے احساس ہوا کہ وہ کافی دیر سویا رہا ہے اور اگر وہ اب تیز رفتاری سے سفر کرے تب بھی مشکل سے ہی رات ہونے تک سردار امیر حمزہ کے لشکر میں پہنچ سکے گا۔ لیکن عمرو عیار بھلا کسی بات سے گھبرانے والا انسان تو تھا نہیں وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہوا اور اس نے برق رفتاری سے سفر کرنا شروع کر دیا اور اب وہ اس جنگل میں اپنا گھوڑا بھگائے لئے جا رہا تھا۔

"نہیں بادل۔ ابھی منزل بہت دور ہے۔ تمہیں اور تیز بھاگنا ہو گا۔ تم تیز بھاگو گے تب ہی ہم رات تک لشکر میں پہنچ سکیں گے۔ آگے پہاڑی علاقہ ہے۔ ہم رات کے وقت اس پہاڑی علاقے میں سفر نہیں کر سکیں گے۔ وہاں بڑے بڑے گڑھے اور کھائیاں ہیں۔ اگر غلطی سے بھی تمہارا پاؤں رپٹ گیا تو تمہارے

ساتھ ساتھ میں بھی کسی گہری اور اندھی کھائی میں جا گروں گا اور بے موت مارا جاؤں گا"۔ عمرو نے اپنے گھوڑے بادل سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر بادل ہنہنایا جیسے اسے عمرو کی بات سمجھ میں آ رہی ہو اس نے اور زیادہ تیزی سے بھاگنا شروع کر دیا۔

"ہاں اب ٹھیک ہے۔ اسی طرح بھاگتے رہو۔ ابھی شام ہے اور اس روشنی میں ہم آسانی سے پہاڑی علاقے سے گزر سکتے ہیں"۔ عمرو نے بادل کی رفتار بڑھتے دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔ بادل اپنی پوری رفتار سے بھاگ رہا تھا پھر اچانک بھاگتے بھاگتے اس کی رفتار کم ہونے لگی۔

"ارے ارے کیا کر رہے ہو۔ تم تیز بھاگنے کی بجائے اپنی رفتار کیوں کم کر رہے ہو"۔ عمرو نے بادل کی رفتار کم ہوتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن بادل رفتار بڑھانے کی بجائے اپنی رفتار کم کرتا جا رہا تھا۔

"کیا کر رہے ہو بادل۔ تیز بھاگو۔ تم رک کیوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رہے ہو"۔ عمرو نے اس کی کمر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا لیکن بادل جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا کچھ دیر تک وہ بھاگتا رہا پھر اس کی رفتار اور زیادہ کم ہو گئی اور اس نے بھاگنے کی بجائے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا جیسے وہ مسلسل بھاگ بھاگ کر تھک گیا ہو اور اب اس میں مزید بھاگتے رہنے کی سکت ہی نہ رہی ہو۔

"بادل۔ ہم ابھی جنگل میں ہیں۔ ہمیں ابھی میدان عبور کرنا ہے اس کے بعد وہ خطرناک پہاڑی علاقہ ہے جہاں سے ہم رات کے اندھیرے میں نہیں گزر سکتے۔ ابھی چند لمحے پہلے تم اچھے بھلے بھاگ رہے تھے پھر اچانک تمہیں کیا ہو گیا ہے"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جواب میں بادل زور سے ہنہنایا اور پھر وہ چلتے چلتے اچانک رک گیا۔

"ہونہہ۔ مجھے اس جنگل میں نہیں رکنا۔ چلو۔ چلو۔ جلدی چلو"۔ عمرو نے کہا لیکن بادل اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ اب تو عمرو عیار کو اس پر سخت غصہ آنے لگا۔ بادل تھکنے والے گھوڑوں میں سے نہیں تھا

اس میں اتنا دم تھا کہ وہ دو روز رکے بغیر بھاگ سکتا تھا اور اب وہ محض چند گھنٹے ہی بھاگا ہو گا کہ وہ رک گیا تھا۔ عمرو کو اس کے رکنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

عمرو چند لمحے بادل کو پچکارتا رہا اور پیار سے اس کی گردن پر ہاتھ پھیرتا رہا لیکن بادل اپنی جگہ پر رکا رہا اس نے جیسے عمرو عیار کی بات نہ ماننے کی قسم کھا لی تھی۔

"ہونہہ۔ تم اس جنگل میں رکنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ رہو یہاں پر لیکن میں تمہارے ساتھ یہاں نہیں رکوں گا۔ مجھے لشکر میں جانے کے لئے پیدل بھی سفر کرنا پڑا تو میں کر لوں گا"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا اور فوراً اچھل کر گھوڑے سے نیچے آ گیا۔ جیسے ہی عمرو گھوڑے سے چھلانگ لگا کر نیچے آیا اسی لمحے جیسے کہ سا ہوا اور اچانک اس کا پسندیدہ گھوڑا بادل یوں غائب ہو گیا جیسے کسی جادوگر نے چھڑی گھما کر اسے غائب کر دیا ہو۔ بادل کو اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر عمرو عیار اپنی جگہ ساکت ہو کر رہ

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گیا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ بادل کہاں غائب ہو گیا ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بادل بادل۔ کہاں ہو تم۔ بادل"۔ حیرت کے جھٹکے سے سنبھلتے ہی عمرو نے پاگلوں کی طرح سے چیختے ہوئے بادل کو پکارنا شروع کر دیا لیکن بادل ادھر ادھر نہیں گیا تھا جو اس کی آواز سن کر واپس آ جاتا وہ تو اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو گیا تھا۔ ابھی عمرو عیار ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے کسی لڑکی کے کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی اور ہنسی کی آواز سن کر عمرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کک۔ کک۔ کون ہے یہاں۔ کس نے میرے گھوڑے کو غائب کیا ہے"۔ عمرو نے خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے احتیاطاً زنبیل سے تلوارِ حیدری نکال کر ہاتھ میں پکڑ لی اور گھوم گھوم کر چاروں طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کون ہے یہاں۔ کون ہنسا تھا۔

تم جو بھی ہو میرے سامنے آؤ ورنہ"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے تیز پھڑپھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ پھڑپھڑاہٹ کی آواز سن کر عمرو نے چونک کر دائیں طرف موجود ایک گھنے درخت کی جانب دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ درخت کی ایک موٹی شاخ پر نیلے رنگ کے لباس میں ملبوس ایک نہایت خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

اس لڑکی کے سر پر ایک خوبصورت تاج بھی تھا اور اس لڑکی نے بیش قیمت زیورات پہن رکھے تھے اس کے علاوہ لڑکی کی کمر پر بڑے بڑے رنگ دار پر بھی دکھائی دے رہے تھے جنہیں وہ زور زور سے ہلا رہی تھی۔ پروں کے پھڑپھڑانے کی عمرو نے جو آواز سنی تھی وہ اسی لڑکی کے پروں کی تھی جو کوئی پری معلوم ہو رہی تھی۔ پری بڑے معصومانہ انداز میں مسکراتی ہوئی عمرو عیار کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"تم۔ کون ہو تم"۔ عمرو نے حیرت بھری نظروں سے اس پری کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"انجانے ہو کیا۔ دیکھ نہیں رہے کہ میں کون

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوں"۔ پری نے عمرو کی بات سن کر منہ بنا کر کہا ساتھ ہی وہ اچکی اور ہوا میں پر مارتی ہوئی عین عمرو عیار کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

"تم مجھے کوئی پری لگتی ہو"۔ عمرو نے کہا۔

"لگتی ہوں نہیں میں سچ مچ کی پری ہوں"۔ نیلے لباس والی پری نے اسی انداز میں کہا۔

"سچ مچ پری ہو تو پھر تم اس جنگل میں کیا کر رہی ہو"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہارا انتظار"۔ پری نے ایک بار پھر مسکرا کر کہا۔

"میرا انتظار۔ کیا مطلب"۔ عمرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"انتظار کرنے کا مطلب انتظار کرنا ہی ہوتا ہے پاگل عمرو عیار۔ میں یہاں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی"۔ پری نے جواب دیا۔ اس کے پاگل عمرو عیار کہنے پر عمرو کو غصہ تو بہت آیا لیکن پری بے حد خوبصورت اور معصوم دکھائی دے رہی تھی اس لئے عمرو عیار خاموش ہو گیا تھا۔

"مگر تم میرا انتظار کیوں کر رہی تھی اور تمہیں کیسے

معلوم ہوا تھا کہ میں اسی راستے سے آنے والا ہوں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں ہوا تھا مجھے بتایا گیا تھا پاگل کہ تم ملک شام گئے ہوئے ہو اور آج شام تک واپس سردار امیر حمزہ کے لشکر کی جانب لوٹ رہے ہو اور تم مجھے اس جنگل میں ہی ملو گے اس لئے میں یہاں آ گئی اور تمہارا انتظار کرنا شروع کر دیا"۔ پری نے کہا تو عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ پری ضرورت سے زیادہ ہی معصوم دکھائی دے رہی تھی۔ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو عمرو اس سے کبھی سیدھے منہ بات نہ کرتا۔

"تمہیں کس نے بتایا تھا کہ میں ملک شام گیا ہوا ہوں اور آج شام واپس آ رہا ہوں"۔ عمرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"اگر میں تمہیں اس کا نام نہ بتاؤں تو تم کیا کر لو گے"۔ پری نے مسکراتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہا اور اسے مسکراتا دیکھ کر عمرو بھی مسکرا دیا اور اس نے تلوار حیدری واپس زنبیل میں ڈال لی۔ اسے بھلا کسی معصوم

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سی پری سے کیا خطرہ ہو سکتا تھا۔

''میں نے کیا کرنا ہے۔ میں تو ایک معصوم اور غریب سا آدمی ہوں''۔ عمرو نے کہا۔

''معصوم اور غریب''۔ پری نے کہا اور پھر وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنسنا شروع ہو گئی۔ اس کی ہنسی ایسی تھی جیسے بے شمار گھنٹیاں سی بج رہی ہوں جن کی آواز پورے جنگل میں گونجتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔

''ہاں۔ میں معصوم بھی ہوں اور غریب بھی۔ معصومیت میرے چہرے سے ٹپک رہی ہے اور میری غربت کا حال نہ ہی پوچھو تو اچھا ہے''۔ عمرو نے بڑی معصوم سی صورت بنا کر کہا۔

''کیوں۔ کیوں نہ پوچھوں تمہاری غربت کا حال''۔ پری نے اسی انداز میں کہا۔

''اگر میں نے تمہیں اپنی غربت کا حال بتایا تو تمہاری آنکھوں سے آنسو نکل آئیں گے اچھی پری۔ تم جس قدر معصوم اور حسین ہو میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکوں گا''۔ عمرو نے بڑے بھولے پن سے کہا تو پری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''میرے آنسو نہ دیکھنے کے لئے تم اپنی آنکھیں بند کر لینا یا پھر دوسری طرف منہ کر لینا''۔ پری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کا جواب سن کر عمرو بھی مسکرا دیا۔

''تمہارا نام کیا ہے''۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ خوبصورت پری کو دیکھ کر وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ کہاں موجود ہے اور کس طرح سے اس کے سامنے سے اس کا بادل گھوڑا غائب ہو گیا تھا۔

''میرا کوئی نام نہیں ہے''۔ پری نے کہا۔

''کوئی نام نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے ماں باپ نے تمہارا کوئی نام نہیں رکھا تھا''۔ عمرو نے ایک بار پھر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کسی نے میرا کوئی نام نہیں رکھا تھا۔ میرے ماں باپ نے بھی نہیں''۔ پری نے جواب دیا۔

''حیرت ہے اس دنیا میں کوئی بے نام بھی ہو سکتا ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''ہاں میں ہوں۔ بے نام پری''۔ پری نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم آئی کہاں سے ہو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"میں یہ بھی نہیں جانتی ہوں کہ میں کہاں سے آئی ہوں"۔ پری نے جواب دیا اور عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"لگتا ہے تم میرے ساتھ مذاق کر رہی ہو"۔ عمرو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے بھلا تم سے مذاق کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں وہی کہہ رہی ہوں جو سچ ہے"۔ بے نام پری نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارا سچ یہ ہے کہ تمہارا کوئی نام نہیں ہے تم بے نام پری ہو اور تم یہ بھی نہیں جانتی ہو کہ تم کہاں سے آئی ہو"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہی سچ ہے"۔ بے نام پری نے کہا۔

"اور تم میرے بارے میں کیا جانتی ہو اور میرا یہاں کیوں انتظار کر رہی تھی"۔ عمرو نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے کہ تم ایک بوڑھے اور دُبلے پتلے سے انسان ہو جیسا کہ نظر بھی آ

رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور اور امیر ترین انسان بھی تم ہی ہو۔ تم نے بہت سے جادوگروں، جادوگرنیوں، جنوں اور دیوؤں کو ہلاک کر کے اپنے پاس اتنی زیادہ دولت اکٹھی کر رکھی ہے جو اس دنیا میں سو بادشاہوں کے شاہی خزانوں میں بھی نہیں ہو گی۔ اگر تمہاری دولت کا شمار کیا جائے تو تم اس صدی کے سب سے امیر ترین انسان ہو اور دس بادشاہوں کے برابر کی سلطنت بنا کر شہنشاہوں کی زندگی گزار سکتے ہو"۔ بے نام پری نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو کے چہرے پر پہلی بار گھبراہٹ کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ خزانے اور میرے پاس۔ اگر میرے پاس کوئی خزانہ ہوتا تو میں خود کو غریب کیوں کہتا"۔ عمرو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اس نے اپنی زنبیل فوراً اپنی کمر کی طرف کر لی تھی جیسے اسے خطرہ ہو کہ پری اس کی زنبیل میں چھپے ہوئے اس کے خزانے نہ دیکھ لے۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم صرف نام کے غریب ہو عمرو عیار۔ حقیقت میں تم شہنشاہوں سے بھی بڑے شہنشاہ ہو"۔ بے نام پری نے مسکرا کر کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو"۔ عمرو نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"کہنا نہیں۔ میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں"۔ بے نام پری نے اسی انداز میں کہا۔

"کیا۔ کیا بتانا چاہتی ہو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"مجھے یہاں تمہیں پسند کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے عمرو عیار"۔ بے نام پری نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو بری طرح سے اچھل پڑا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بے نام پری کی جانب دیکھنے لگا جیسے پری نے کوئی انوکھی اور ناقابل یقین بات کر دی ہو۔

"پسند کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ میں کچھ سمجھا نہیں"۔ عمرو نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"بوڑھا اور پاگل انسان بھلا آسانی سے کہاں کچھ سمجھ سکتا ہے"۔ بے نام پری نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ تم مجھے بار بار بوڑھا اور پاگل کیوں کہہ رہی

ہو"۔ اس بار عمرو نے اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں تم بوڑھے نہیں ہو کیا"۔ بے نام پری نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ بالکل نہیں۔ کس نے کہا ہے تمہیں کہ میں بوڑھا ہوں"۔ عمرو نے گردن اکڑا کر کہا تو بے نام پری ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئی۔

"اچھا چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کیا میں تمہیں اچھی لگی ہوں یا بری"۔ بے نام پری نے اچانک سنجیدہ ہو کر عمرو عیار سے پوچھا۔

"تم بے حد معصوم، اچھی اور خوبصورت پری ہو لیکن بے نام پری"۔ عمرو نے مسکرا کر کہا۔

"کیا تم مجھے پسند کرتے ہو"۔ پری نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ اچھی اور معصوم پریاں مجھے بے حد پسند ہیں"۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"تو کیا میں تمہاری طرف سے ہاں سمجھوں"۔ پری نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور عمرو حیرت سے اس کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شکل دیکھنے لگا۔ پری یا تو واقعی معصوم تھی یا پھر حد سے زیادہ چالاک۔ عمرو عیار کو نجانے ایسا کیوں لگ رہا تھا جیسے پری اس کے ساتھ شرارت اور مذاق کر رہی ہو لیکن پری کے چہرے پر بے حد سنجیدگی تھی۔

''میں پھر نہیں سمجھا''۔ عمرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''احمق آدم زاد۔ اگر تم مجھ پسند کرتے ہو تو کیا میں سمجھ لوں کہ تم مجھ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو''۔ بے نام پری نے کہا اور عمرو عیار اس بار ہونقوں کی طرح پری کی جانب دیکھنے لگا۔

''شادی''۔ عمرو کے منہ سے نکلا۔

''ہاں۔ بولو کرو گے مجھ سے شادی''۔ بے نام پری نے کہا اور عمرو عیار کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سے سرخ ہو گیا۔ ایک حسین ترین پری اس کے سامنے تھی جس نے قیمتی زیورات پہن رکھے تھے اور وہ اس سے شادی کرنے کا کہہ رہی تھی۔ عمرو عیار کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہو۔ ابھی کچھ دیر بعد اس کی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ خود

کو اپنے گھر میں پائے گا جہاں اس کی ہتھنی جیسی موٹی اور پھوہڑ مزاج بیوی موجود ہو گی اور جھاڑو ہاتھ میں لئے اس کی مزاج پرسی کر رہی ہو گی۔

''تت۔ تت۔ تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو۔ یعنی مجھ سے''۔ عمرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ تمہارے سوا یہاں کوئی اور بھی ہے جس سے میں بات کر رہی ہوں۔ میں نے تو یہاں سے تمہارا گھوڑا بھی غائب کر دیا ہے''۔ بے نام پری نے کہا اور گھوڑے کا سن کر عمرو یکلخت اچھل پڑا۔

''گھوڑا۔ اوہ اوہ۔ بادل کو تم نے غائب کیا ہے۔ کیوں''۔ عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''بس میری مرضی۔ میں یہاں اپنے ساتھ تمہارے علاوہ کسی کو دیکھنا پسند نہیں کر سکتی تھی اس لئے میں نے اسے غائب کر دیا ہے''۔ بے نام پری نے کہا اور عمرو بے اختیار اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرنے لگا جہاں اب واقعی پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے تھے۔

''تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا اب تک''۔ بے نام پری نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہا۔

''کس بات کا''۔ عمرو نے کہا۔

''یہی کہ تم مجھ سے شادی کرو گے یا نہیں''۔ بے نام پری نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

''اگر میں انکار کر دوں تو''۔ عمرو نے رک رک کر کہا۔

''تو میں واپس چلی جاؤں گی''۔ بے نام پری نے کہا۔

''کہاں''۔ عمرو نے پوچھا۔

''جہاں سے آئی ہوں''۔ پری نے جواب دیا اور عمرو عیار نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس سے پہلے کہ وہ بے نام پری سے کوئی اور بات کرتا اچانک اسے ایک لہراتی ہوئی چیخ سنائی دی ساتھ ہی ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کوئی گھوڑا دوڑاتا ہوا برق رفتاری سے اس طرف آ رہا ہو۔

''اوہ۔ وہ آ گیا۔ میں جا رہی ہوں۔ تم سوچ لو۔ اگر تم مجھ سے شادی کرنے کے لئے راضی ہو جاؤ تو اسی درخت کے پاس آ کر تین بار میرا نام پکار لینا۔

میں تمہارے سامنے آ جاؤں گی''۔ پری نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لیکن میں تمہارا نام نہیں جانتا۔ کس نام سے پکاروں گا میں تمہیں''۔ عمرو نے کہا۔

''گل پری۔ میں شہزادی گل پری ہوں۔ وہ جو آ رہا ہے اسے مت بتانا کہ میں کہاں ہوں''۔ پری نے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے اس درخت کی جانب بڑھی جس کی شاخ سے وہ اُڑ کر نیچے آئی تھی۔ جیسے ہی پری درخت کے قریب پہنچی اسی لمحے درخت کا تنا دو حصوں میں کسی دروازے کی طرح کھل گیا۔ پری فوراً تنے کے کھلے ہوئے حصے میں داخل ہو گئی اور جیسے ہی وہ کھلے ہوئے درخت کے تنے میں گھسی درخت کا تنا بند ہوتا چلا گیا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شاہون جادوگر ایک خوبصورت اور قیمتی ساز و سامان سے آراستہ کمرے میں نمودار ہوا۔ اس کمرے کے ایک کونے میں کسی بڑے مور جیسا تخت بھی بچھا ہوا تھا۔

شاہون جادوگر اس تخت کے قریب نمودار ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ نظر آ رہی تھی۔ تخت کے قریب نمودار ہو کر وہ بڑے اطمینان بھرے اور نہایت شاہانہ انداز میں اس پر بیٹھ گیا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ شاہون جادوگر تخت پر بیٹھا کچھ دیر اسی طرح سے مسکراتا رہا پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر تین بار مخصوص انداز میں تالی بجائی تو اچانک اس کے سامنے فرش میں خلاء نمودار ہوا اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کا

بونا اچھل کر باہر آ گیا۔ زمین سے باہر آ کر سرخ رنگ کا بونا شاہون جادوگر کے سامنے جھک گیا اور اسے شاہی انداز میں سلام کرنے لگا۔

''سرخ بونا۔ آقا کو سلام پیش کرتا ہے''۔ سرخ رنگ کے بونے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہم نے تمہارا سلام قبول کیا سرخ بونے''۔ شاہون جادوگر نے بڑے کڑکدار لہجے میں کہا۔

''حکم میرے آقا''۔ سرخ بونے نے کہا۔

''ہم پرستان کی ریاست گل رنگ سے واپس آئے ہیں سرخ بونے اور ہم اپنے ساتھ دنیا کی حسین ترین شہزادی گل پری کو بھی لائے ہیں۔ ہم گل پری کو بے حد پسند کرتے ہیں اور اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس سے بات کرنے کے لئے اس کے شاہی کمرے میں گئے تھے۔ ہم چاہتے تھے کہ ہم اس سے بات کریں اور اس سے کہیں کہ وہ ہمیں اپنے لئے پسند کر لے اور ہم سے شادی کرنے کے لئے راضی ہو جائے۔ لیکن شہزادی گل پری نے ہم سے بات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ ہمیں بار بار دھمکیاں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دے رہی تھی اور اس نے ہم پر ایک خنجر سے حملہ بھی کیا تھا۔ جس پر ہمیں شہزادی گل پری پر غصہ آ گیا۔ ہم نے دیکھ لیا تھا کہ شہزادی گل پری ہماری بات سننے کے لئے راضی نہیں ہے اس لئے ہم نے اسے اپنے ساتھ یہاں اپنے طلسم محل میں لانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ ہم نے اسے غائب کیا اور جادو کے زور سے اپنے طلسم محل میں بھیج دیا۔ وہ اب تک ہمارے شاہی کمرے میں پہنچ چکی ہو گی۔ تم جاؤ اور اسے یہاں ہمارے سامنے لے آؤ۔ اب ہم اطمینان سے اس سے بات کریں گے اگر اس نے ہمیں پسند کر لیا اور ہم سے شادی کرنے کا اقرار کر لیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم اس سے زبردستی شادی کر لیں گے۔ جاؤ۔ اسے فوراً یہاں ہمارے پاس لاؤ''۔ شاہون جادوگر نے بڑے دبنگ لہجے میں کہا۔

''جو حکم میرے آقا''۔ سرخ بونے نے کہا اور وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔ اس کے غائب ہوتے ہی شاہون جادوگر اور زیادہ اکڑ کر بیٹھ گیا۔ وہ چند لمحے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر اس نے کوئی منتر پڑھ کر

پھونکا تو اچانک اس کے تخت کے پیچھے دو نہایت خوبصورت لڑکیاں نمودار ہو گئیں۔ ان دونوں لڑکیوں کے ہاتھوں میں مور پنکھ تھے۔ نمودار ہوتے ہی ان دونوں لڑکیوں نے مور پنکھوں سے شاہون جادوگر کو ہوا جھلنا شروع کر دی۔

شاہون جادوگر نے ایک اور منتر پڑھا اور پھر اس نے تالی بجائی تو اچانک اس کے سامنے دس خوبصورت رنگ برنگے پروں والی پریاں نمودار ہو گئیں۔ ان پریوں نے بھی جھک کر شاہون جادوگر کو سرخ بونے کی طرح شاہی انداز میں سلام کیا۔

''ناچو۔ آج ہم بہت خوش ہیں۔ ہمیں اپنا ناچ دکھاؤ حسین پریو''۔ شاہون جادوگر نے کہا تو پریاں مسکراتی ہوئیں ایک دائرہ بنا کر کھڑی ہو گئیں۔

''سازندے کہاں ہیں''۔ شاہون جادوگر نے کہا اس نے ایک بار پھر منتر پڑھا تو اچانک کمرے کی دیواروں کے پاس مختلف ساز و سامان سے آراستہ سازندے وہاں نمودار ہو گئے۔

''سازندو۔ آج ہم بہت خوش ہیں۔ آج ایسا ساز

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بجاؤ کہ تمہارے ساز کی آواز پر یہ تمام پریاں تھرکنا شروع کر دیں اور اس ساز سے ہم پر بھی نشہ طاری ہو جائے"۔ شاہون جادوگر نے کسی شہنشاہ کی طرح حکم دیتے ہوئے کہا اور وہاں نمودار ہونے والے سازندوں نے ساز بجانا شروع کر دیئے۔ ان سازوں کے بجتے ہی دائرے میں کھڑی پریوں نے بھی ناچنا شروع کر دیا۔ شاہون جادوگر بڑی دلچسپی سے پریوں کو ناچتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

تخت کے دائیں طرف ایک بڑی سی میز رکھی ہوئی تھی جس پر ایک لمبی گردن والی صراحی اور چند لمبے لمبے گلاس پڑے ہوئے تھے۔ شاہون جادوگر نے اس میز کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا تو اچانک میز پر پڑا ہوا ایک گلاس خود بخود حرکت میں آیا اور ہوا میں تیرتا ہوا شاہون جادوگر کے پاس آ گیا۔ شاہون جادوگر نے گلاس پکڑ کر صراحی کی طرف دیکھا تو صراحی میں بھی حرکت پیدا ہوئی اور وہ میز سے اٹھتی چلی گئی اور پھر وہ ہوا میں تیرتی ہوئی شاہون جادوگر کی جانب بڑھنے لگی اور پھر شاہون جادوگر کے سامنے آ کر رک گئی۔

شاہون جادوگر نے گلاس والا ہاتھ بڑھایا تو صراحی کا منہ اس کے گلاس کی طرف جھک گیا اور صراحی کے منہ سے سرخ رنگ کی شراب گلاس میں بھرنا شروع ہو گئی۔ جب گلاس شراب سے بھر گیا تو صراحی خود ہی سیدھی ہو گئی۔ شاہون جادوگر نے اشارہ کیا تو صراحی جس طرح ہوا میں تیرتی ہوئی اس کی جانب آئی تھی اسی طرح ہوا میں اُڑتی ہوئی اسی میز کی جانب بڑھتی چلی گئی جہاں وہ پہلے پڑی ہوئی تھی۔ میز پر جاتے ہی صراحی کا پیندا میز پر یوں ٹک گیا جیسے کسی نے اسے بڑے پیار اور نفاست سے میز پر رکھا ہو۔

کمرے میں نہایت سریلی دھن بج رہی تھی جس پر پریاں نہایت خوبصورتی سے رقص کر رہی تھیں اور شاہون جادوگر شراب کی چسکیاں لیتے ہوئے بڑی دلچسپی سے پریوں کو رقص کرتے دیکھ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ یہ سرخ بونا کہاں رہ گیا ہے۔ اسے میں نے کہا تھا کہ وہ شہزادی گل پری کو یہاں لائے پھر وہ اب تک آیا کیوں نہیں"۔ شاہون جادوگر نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے شراب کا گلاس ہوا

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں اچھالا تو گلاس اچانک غائب ہو گیا اور فوراً اسی میز پر جا نمودار ہوا جہاں وہ پہلے پڑا ہوا تھا۔ شاہون جادوگر نے منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھا اور پھر اس نے اپنا دایاں ہاتھ ہوا میں گھمایا تو اچانک اس کے سر کے پاس دھویں کا چکراتا ہوا ٹکڑا نمودار ہوا۔ اس دھویں میں سفید رنگ کا ایک بڑا سا انسانی چہرہ دکھائی دے رہا تھا جس کی ناک اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی تھیں مگر اس چہرے کے دونوں گال بے حد پھولے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''چکر دھواں حاضر ہے آقا۔ حکم''۔ پھولے ہوئے گال والے چہرے نے شاہون جادوگر کی جانب دیکھ کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''چکر دھویں۔ میں نے سرخ بونے کو شاہی کمرے میں بھیجا تھا۔ اسے میں نے حکم دیا تھا کہ وہ شاہی کمرے میں موجود شہزادی گل پری کو لے کر یہاں آئے لیکن اسے گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے وہ نہ خود آیا ہے اور نہ ہی شہزادی گل پری آئی ہے۔ جا کر دیکھو کہاں ہے وہ اور وہ اب تک شہزادی گل پری کو

کیوں نہیں لایا ہے''۔ شاہون جادوگر نے گرجتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جو حکم آقا''۔ چکر دھویں نے کہا۔

''اور سنو۔ سرخ بونے سے کہنا کہ وہ شہزادی گل پری کو جادو سے سرخ لباس پہنا کر لائے۔ ہم شہزادی گل پری کو اپنی دلہن بنی ہوئی دیکھنا چاہتے ہیں''۔ شاہون جادوگر نے کہا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی آقا''۔ چکر دھویں نے کہا۔ اسی لمحے چہرہ تیزی سے دھویں میں چکرایا اور پھر دھواں اچانک پھٹ کر ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا اور شاہون جادوگر ایک بار پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں پریوں کا رقص دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اچانک شاہون جادوگر کے سر پر وہی چکر دار دھواں نمودار ہوا جس میں ایک پھولے ہوئے گالوں والا انسانی چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔

دھماکے کی آواز سن کر شاہون جادوگر نے چونک کر سر اٹھایا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"غضب ہو گیا آقا۔ غضب ہو گیا"۔ چکر دھویں نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو"۔ شاہون جادوگر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ شہزادہ گل پری نے سرخ بونے کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ سرخ بونے کی جادو کی سرخ انگوٹھی لے کر محل سے فرار ہو گئی ہے"۔ چکر دھویں نے کہا اور اس کی بات سن کر شاہون جادوگر اس بری طرح سے اچھل پڑا جیسے چکر دھویں نے اچانک اس کے سر پر گرز مار دیا ہو۔

"دشش۔ شش۔ شہزادی گل پری نے سرخ بونے کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ محل سے فرار ہو گئی ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو چکر دھویں۔ شہزادی گل پری، سرخ بونے کو کیسے ہلاک کر سکتی ہے اور وہ میرے طلسم محل سے کیسے غائب ہو سکتی ہے"۔ شاہون جادوگر نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔ اس کی غضبناک آواز سن کر رقص کرتی ہوئی پریاں

وہیں رک گئیں اور سازندوں نے ساز بجانے بھی بند کر دیئے اور وہ سب خوف بھری نظروں سے شاہون جادوگر کی جانب دیکھنے لگے جس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ ہو رہا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں آقا۔ شاہی کمرے میں سرخ بونے کی لاش پڑی ہوئی ہے اور شہزادی گل پری وہاں موجود نہیں ہے"۔ چکر دھویں نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا اور شاہون جادوگر چند لمحے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتا رہا پھر اس نے اچانک ہوا میں ہاتھ مارا تو اچانک اس کے ہاتھ میں ایک تلوار آ گئی۔

"ہونہہ۔ شہزادی گل پری نے میری سب سے بڑی طاقت سرخ بونے کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں اس کے ٹکڑے اُڑا دوں گا وہ میرے طلسم محل سے بھاگ کر نہیں جا سکتی۔ جاؤ۔ ڈھونڈو اسے۔ وہ اسی محل میں ہی کہیں چھپی ہوئی ہو گی۔ جاؤ"۔ شاہون جادوگر نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا اور چکر دھواں فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

''تم سب بھی جاؤ۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے''۔ شاہون جادوگر نے حیرت سے بُت بنی پریوں اور سازندوں کی جانب دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو پریاں اور سازندے فوراً وہاں سے غائب ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ شاہون جادوگر کے تخت کے پیچھے کھڑی لڑکیاں جو اسے مور پنکھوں سے ہوا جھل رہی تھیں وہ بھی شاہون جادوگر کا غصہ دیکھ کر وہاں سے غائب ہو گئی تھیں۔

''تم کہیں بھی چلی جاؤ شہزادی گل پری۔ مگر تم میری نظروں سے چھپ نہیں سکو گی۔ میں تمہیں پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا۔ تم نے میری جادو کی سب سے بڑی طاقت سرخ بونے کو ہلاک کر کے میرے غیظ و غضب کو للکارا ہے۔ میں تمہیں سرخ بونے کو ہلاک کرنے کے جرم میں نہایت خوفناک سزا دوں گا ایسی سزا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی''۔ شاہون جادوگر نے غصے سے کہا ساتھ ہی اس نے کوئی منتر پڑھ کر زور سے زمین پر پاؤں مارا تو اچانک وہ کمرے سے غائب ہو گیا۔

شام کے سائے اس حد تک پھیل گئے تھے کہ جنگل میں اب اندھیرا سا ہونا شروع ہو گیا تھا۔

جنگل میں مسلسل گھوڑا دوڑنے کی آواز سنائی دے رہی تھی ساتھ ساتھ ایک چیختی ہوئی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

''شہزادی گل پری کہاں ہو تم۔ میرے سامنے آ جاؤ۔ تم مجھ سے چھپ کر کہیں نہیں جا سکتی ہو''۔ یہ آواز عمرو عیار بار بار سن رہا تھا۔ عمرو چاروں طرف دیکھ رہا تھا لیکن اسے کہیں گھوڑا دوڑتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ گھوڑے کی دوڑنے کی آوازیں اسے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چاروں طرف سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں جس سے عمرو کو یہ اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ گھوڑا کس سمت میں دوڑ رہا ہے یا وہ جنگل کے کس حصے میں موجود ہے۔ اسے کبھی گھوڑا دوڑنے کی آوازیں نزدیک آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں کبھی دور جاتی ہوئیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی شہزادی گل پری کو جنگل کے ہر حصے میں شدت سے تلاش کر رہا ہو۔

''آخر یہ ہے کون اور شہزادی گل پری کو اس طرح سے کیوں تلاش کر رہا ہے''۔ عمرو نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں شہزادی گل پری۔ تم اسی جنگل میں کہیں چھپی ہوئی ہو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو گا کہ تم خود ہی میرے سامنے آ جاؤ۔ اگر میں نے خود تمہیں تلاش کر لیا تو پھر تمہارا انجام بے حد خوفناک ہو گا''۔ اچانک عمرو کو ایک بار پھر لہراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ آواز کسی انسان کی معلوم ہو رہی تھی لیکن جس طرح سے آواز ہوا کے دوش پر سفر کرتی تھی وہ ہر طرف پھیل جاتی تھی۔

''تم نے میرے طلسم محل کے سرخ بونے کو ہلاک کیا ہے اور اس سے سرخ انگوٹھی چھینی ہے۔ اسی انگوٹھی کی وجہ سے تم میرے محل سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئی تھی اور اب تم اسی سرخ انگوٹھی کی وجہ سے میری نظروں سے اوجھل ہو لیکن تم زیادہ دیر مجھ سے چھپی نہیں رہ سکو گی میں تمہیں ہر حال میں تلاش کر لوں گا''۔ وہ آواز پھر سنائی دی اور عمرو حیرت سے اس درخت کی جانب دیکھنے لگا جس میں وہ پری چھپ گئی تھی جو پہلے اسے اپنا نام نہیں بتا رہی تھی پھر درخت میں چھپنے کے لئے جاتے ہوئے اس نے اسے اپنا نام بتایا تھا کہ وہ شہزادی گل پری ہے۔

شہزادی گل پری عمرو عیار سے جو باتیں کر رہی تھیں عمرو پہلے ہی ان باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ شہزادی گل پری نے اس کا گھوڑا غائب کر دیا تھا اور وہ اس سے الٹی سیدھی باتیں کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی کہ کیا وہ اس سے شادی کرے گا۔

کیا شہزادی گل پری واقعی اس سے شادی کرنا چاہتی تھی یا وہ اس سے واقعی مذاق کر رہی تھی۔ اگر وہ

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سب مذاق تھا تو یہ آواز۔ اور اس آواز کو سن کر شہزادی گل پری اس قدر خوفزدہ کیوں ہو گئی تھی اور فوراً ڈر کر اس درخت کے تنے میں جا چھپی تھی۔ وہ درخت کافی بڑا اور تناور تھا جو دیکھنے میں تو برگد کا درخت معلوم ہو رہا تھا لیکن وہ برگد کا نہیں بلکہ کوئی اور ہی درخت تھا۔ جنگل میں شہزادی گل پری کو تلاش کرنے والا مسلسل گھوڑا دوڑا رہا تھا اور چیخ چیخ کر شہزادی کو غصے سے اپنے سامنے آنے کے لئے کہہ رہا تھا لیکن شہزادی گل پری درخت سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

اب رات ہو چکی تھی جس کی وجہ سے وہاں اچھا خاصا اندھیرا پھیل گیا تھا۔ عمرو عیار کو اب رات بسر کرنے کی فکر ہو رہی تھی۔ دن کے وقت تو یہ جنگل عام سا جنگل ہی رہتا تھا۔ اس جنگل میں درندے تو نہیں تھے لیکن سانپوں اور دوسرے زہریلے حشرات الارض کی یہاں کوئی کمی نہیں تھی جو گرمی کی وجہ سے تیز دھوپ میں تو اپنے بلوں میں دبکے رہتے تھے لیکن شام اور پھر رات ہوتے ہی وہ باہر آ جاتے تھے۔ ان

سانپوں میں کچھ سانپ ایسی نسلوں کے بھی تھے جو ایک بار کسی جاندار کو کاٹ لیں تو ان کا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا تھا اور وہ اسی وقت تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاتا تھا۔

یہ جنگل عمرو عیار کا دیکھا ہوا تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ درختوں کے سوا وہاں ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں وہ پناہ لے کر رات گزار سکے اور جنگل کے درخت رات کے وقت ہی زیادہ خطرناک ہوتے تھے۔ ان درختوں کے کس حصے سے کون سا زہریلا مکوڑا یا سانپ نکل آئے کچھ پتہ نہیں چلتا تھا۔

"یہ تم نے مجھے کس الجھن میں ڈال دیا ہے شہزادی گل پری۔ اگر تمہیں اس درخت میں ہی جا کر چھپنا تھا تو کم از کم تم میرا گھوڑا ہی مجھے واپس کر دیتی تاکہ میں اس جنگل سے نکل جاتا"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا ابھی اس کے منہ سے اتنا ہی نکلا تھا کہ اسے اپنے دائیں طرف سے گھوڑا دوڑنے کی تیز آواز سنائی دی۔ عمرو نے چونک کر دیکھا تو اسے ایک بڑا اور انتہائی طاقتور گھوڑا تیزی سے دوڑتا ہوا اپنی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

''چاؤ ماؤ۔ یہ کیسا نام ہے''۔ بوڑھے جادوگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جیسا بھی ہے مجھے تو بے حد پسند ہے۔ اگر تمہیں پسند ہے تو بے شک تم رکھ لو''۔ عمرو نے احمقانہ لہجے میں کہا۔ جب سے وہ بوڑھا گھوڑے سمیت اس کے سامنے آیا تھا جنگل میں دوڑنے والے گھوڑے اور چلاتی ہوئی آواز ختم ہو گئی تھی جس سے عمرو عیار کو اندازہ ہو گیا تھا کہ جنگل میں یہی بوڑھا گھوڑا دوڑاتے ہوئے شہزادی گل پری کو آوازیں دے رہا تھا اور اب وہ اچانک اس کے سامنے آ گیا تھا اس لئے اب جنگل سے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو''۔ بوڑھے جادوگر نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے عمرو عیار کا احمقانہ انداز پسند نہ آیا ہو۔

''میں یہاں دن نکلنے کا انتظار کر رہا ہوں''۔ عمرو نے اسی انداز میں جواب دیا۔ اس نے بوڑھے جادوگر کو دیکھ کر نہایت آہستہ اور غیر محسوس انداز میں زنبیل میں ہاتھ ڈال لیا تھا۔ زنبیل میں ہاتھ ڈال کر

اس نے جادو شکن انگوٹھی لی اور اسے ہاتھ زنبیل سے نکالے بغیر ایک انگلی میں ڈال لیا۔

''دن نکلنے کا انتظار۔ میں سمجھا نہیں''۔ بوڑھے جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں لکڑہارا ہوں۔ جنگل میں لکڑیاں لینے کے لئے آیا تھا۔ میں نے سارا جنگل چھان مارا تھا لیکن مجھے جلانے کے لئے ایک بھی لکڑی نہیں ملی تھی۔ میں چونکہ بہت آہستہ چلنے کا عادی ہوں اس لئے جب میں واپس اپنے گھر کی طرف جانے لگا تو اس وقت تک رات ہو گئی تھی اور رات کے اندھیرے میں چونکہ مجھے دکھائی نہیں دیتا اس لئے میں یہاں رک گیا اب میں یہاں رات گزرنے کا انتظار کروں گا۔ دن نکلے گا تب اپنے گھر کی راہ لوں گا''۔ عمرو نے کہا۔

''ہونہہ۔ شہزادی گل پری کہاں ہے''۔ بوڑھے جادوگر نے اس کی احمقانہ باتیں سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میری جیب میں''۔ عمرو نے کہا۔

''تمہاری جیب میں۔ کیا مطلب۔ شہزادی گل پری

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تمہاری جیب میں کیسے ہو سکتی ہے"۔ بوڑھے جادوگر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ کب کہا ہے کہ شہزادی گل پری میری جیب میں ہے۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ میری جیب میں برفی کا ایک ٹکڑا ہے۔ اگر تم مجھ سے برفی کا وہ ٹکڑا نہ چھیننے کا وعدہ کرو تو میں اسے جیب سے نکال کر کھا لوں"۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا اور بوڑھا جادوگر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

"دیکھو چاؤ ماؤ۔ میں یہاں ایک پری کو تلاش کر رہا ہوں جس کا نام شہزادی گل پری ہے۔ وہ مجھے دھوکہ دے کر میرے طلسم محل سے بھاگ گئی ہے اور اس نے میری ایک جادو کی طاقت کو ہلاک کر دیا ہے اور اس کی ایک قیمتی چیز چوری کر کے لے آئی ہے۔ وہ اس جنگل میں آ کر کہیں چھپی ہوئی ہے اور میں اسے یہاں تلاش کرنے کے لئے آیا ہوں"۔ بورھے جادوگر نے کہا۔

"تو میں کیا کروں جاؤ کرو اسے تلاش۔ اسے میں نے تو کہیں نہیں چھپایا ہے"۔ عمرو نے برا سا منہ بنا

کر کہا۔

"کیا تم شہزادی گل پری کو جانتے ہو"۔ بوڑھے جادوگر نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ میری خالہ کی رشتہ دار نہیں ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"کیا تم نے اس کا نام سنا ہے"۔ بوڑھے جادوگر نے کہا۔

"ہاں"۔ عمرو نے کہا اور بوڑھا جادوگر چونک پڑا اس کی آنکھوں میں تیز چمک سی ابھر آئی۔

"کہاں سنا ہے تم نے اس کا نام۔ بولو۔ جلدی"۔ بوڑھے جادوگر نے کہا۔

"تم ہی میرے سامنے بار بار اس کا نام لے رہے ہو۔ تم سے پہلے جنگل میں ایک گھوڑا دوڑنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور کوئی چیخ چیخ کر شہزادی گل پری کو دھمکیاں دے رہا تھا"۔ عمرو نے کہا اور اس کی بات سن کر بوڑھے جادوگر کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک معدوم ہو گئی۔

"ہونہہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ تم واقعی شہزادی گل

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پری کو نہیں جانتے ہو"۔ بوڑھے جادوگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں نہیں جانتا۔ اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو تم اپنے سر سے پگڑی اتارو اگر تمہارا سر گنجا ہے تو میں اس پر دس چپتیں لگا کر قسم کھا کر کہہ دیتا ہوں کہ میں کسی شہزادی گل پری کو نہیں جانتا ہوں"۔ عمرو نے کہا اور بوڑھا جادوگر غصے سے بل کھا کر رہ گیا۔

"ہونہہ۔ میں ہی جنگل میں شہزادی گل پری کو ڈھونڈ رہا تھا۔ میں اسے ہر طرف تلاش کر رہا تھا۔ پھر جب تم نے شہزادی گل پری کا نام لیا تو تمہاری آواز میں نے سن لی اور میں فوراً یہاں آ گیا تھا"۔ بوڑھے جادوگر نے کہا اور عمرو حیران رہ گیا کہ بوڑھا جادوگر اس کی طرف اس وجہ سے آیا تھا کہ اس نے شہزادی گل پری کا نام لیا تھا۔ عمرو نے واقعی تھوڑی دیر پہلے شہزادی گل پری کا نام لیتے ہوئے کہا تھا اس نے اسے کس مصیبت میں پھنسا دیا ہے اگر وہ اس کا گھوڑا واپس کر دیتی تو وہ اس جنگل سے چلا جاتا۔ بوڑھے

جادوگر کے کان اس قدر تیز ہوں گے اور وہ اس کے منہ سے شہزادی گل پری کا نام سنتے ہی اس طرف آ جائے گا اس کا عمرو کو اندازہ نہیں تھا ورنہ وہ شہزادی گل پری کا کبھی نام نہ لیتا۔ بوڑھا کوئی بہت بڑا اور خطرناک جادوگر معلوم ہوتا تھا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے تم جاؤ یہاں سے"۔ بوڑھے جادوگر نے کہا۔

"کہاں جاؤں"۔ عمرو نے بڑی مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"جہاں مرضی جاؤ۔ مگر میرے سامنے مت رکو۔ اگر تم کچھ دیر اور میرے سامنے رکے اور مجھے غصہ آ گیا تو میں تمہیں یہیں جلا کر بھسم کر دوں گا"۔ بوڑھے جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جادوگر ارے باپ رے۔ کک۔ کک۔ کیا تم سچ میں جادوگر ہو"۔ عمرو نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں جادوگر ہوں۔ شاہون جادوگر"۔ بوڑھے جادوگر نے بڑے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیا یہ تمہاری اپنی مونچھیں ہیں"۔ عمرو نے شاہون جادوگر کی گھنی مونچھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مونچھیں۔ کیا مطلب"۔ شاہون جادوگر نے چونک کر کہا۔

"یہ جو تمہاری سفید سفید مونچھیں ہیں میں ان کا پوچھ رہا ہوں"۔ عمرو نے اس کی مونچھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ میری اپنی مونچھیں ہیں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ شاہون جادوگر نے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمرو عیار کی بات سمجھ میں ہی نہ آ رہی ہو۔

"نہیں میں ویسے ہی کہہ رہا تھا۔ تمہاری مونچھیں دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے تمہاری ناک میں دو گلہریاں گھس گئی ہوں اور ان کی دمیں باہر رہ گئی ہوں"۔ عمرو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور شاہون جادوگر غرا کر رہ گیا۔

"مجھے تم پر غصہ آ رہا ہے سوکھے سڑے انسان۔ چلے جاؤ یہاں سے۔ اب اگر تم نے کوئی اور بات کی

تو میں جادو سے تمہیں یہیں جلا کر بھسم کر دوں گا"۔ شاہون جادوگر نے غراتے ہوئے کہا اور عمرو نے جان بوجھ کر اس سے ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے اپنے کان دبا لئے۔

"ٹھٹھ۔ ٹھٹھ۔ ٹھیک ہے بڑے بھائی غصہ کیوں دکھا رہے ہو۔ میں چلا جاتا ہوں۔ ابھی چلا جاتا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

"جاؤ اور مجھے شہزادی گل پری کو تلاش کرنے دو"۔ شاہون جادوگر نے اسی انداز میں کہا۔ عمرو اس سے کچھ کہنے لگا پھر اس نے کچھ سوچ کر منہ بند کر لیا اور غور سے اس برگد نما درخت، جس میں شہزادی گل پری چھپی ہوئی تھی کی طرف دیکھتا ہوا ایک طرف بڑھ گیا۔ سامنے درختوں کا ایک جھنڈ تھا عمرو اس جھنڈ کی طرف آ گیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو اسے شاہون جادوگر کہیں دکھائی نہیں دیا۔ وہ درختوں کی دوسری طرف موجود تھا۔ درختوں کے جھنڈ میں آ کر عمرو نے فوراً زنبیل سے سلیمانی چادر نکالی اور اسے کاندھوں پر ڈال کر غائب ہو گیا۔ غائب ہوتے ہی وہ ایک بار پھر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس طرف چل پڑا جہاں شاہون جادوگر موجود تھا۔

شاہون جادوگر ابھی تک اسی درخت کے پاس کھڑا ہوا تھا جس میں شہزادی گل پری چھپی ہوئی تھی۔ عمرو عیار بڑے اطمینان بھرے انداز میں شاہون جادوگر کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے شاہون جادوگر کے قریب جا کر زنبیل سے خنجر داؤدیؑ نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"نہیں آقا۔ آپ ابھی اس جادوگر کو ہلاک نہیں کر سکتے ہیں"۔ اچانک عمرو کو زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی اور عمرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے زنبیل کی طرف دیکھا تو زنبیل کا محافظ بونا زنبیل کے کنارے سے سر نکالے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

شاہون جادوگر، زنبیل کے محافظ بونے کی آواز تو نہیں سن سکتا تھا لیکن اگر عمرو کوئی بات کرتا تو شاہون جادوگر اس کی آواز ضرور سن سکتا تھا اس لئے عمرو خاموش رہا۔

شاہون جادوگر نہایت غصیلی نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

"شہزادی گل پری۔ میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا۔ تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتی ہو۔ میں تمہیں یہاں سے بچ کر نکلنے نہیں دوں گا"۔ شاہون جادوگر نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے اِدھر اُدھر دیکھتا رہا پھر اس نے کچھ سوچ کر آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع ہو گیا۔ اسے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتا دیکھ کر عمرو بے چین ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ شاہون جادوگر کوئی منتر پڑھ رہا ہے۔ عمرو عیار اس معصوم شہزادی گل پری کو شاہون جیسے خطرناک جادوگر سے بچانا چاہتا تھا۔ اس کے پاس خنجر تھا جس سے وہ شاہون جادوگر کو وہیں ہلاک کر سکتا تھا لیکن زنبیل کے محافظ بونے نے اسے شاہون جادوگر پر حملہ کرنے سے روک دیا تھا۔ عمرو نے محافظ بونے کی جانب دیکھا جو زنبیل کے کنارے سے سر نکالے بدستور اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمرو محافظ بونے کی جانب ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اس سے پوچھ رہا ہو کہ وہ اسے شاہون جادوگر پر حملہ کرنے سے کیوں روک رہا ہے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

''آقا اس جادوگر کی جان اس کے جسم میں نہیں ہے۔ اگر آپ نے اسے خنجر مارنے کی کوشش کی تو اس سے الٹا آپ کو ہی نقصان ہو گا۔ اسے جانے دیں پھر میں آپ کو اس جادوگر کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گا''۔ محافظ یونے نے جیسے عمرو عیار کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر اسے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمرو نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

شاہون جادوگر کچھ دیر آنکھیں بند کئے منتر پڑھتا رہا پھر اس نے اچانک آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں جو پہلے ہی سرخ تھیں اب اور زیادہ سرخ ہو گئی تھیں جیسے اس کے جسم کا سارا خون سمٹ کر اس کی آنکھوں میں آ گیا ہو۔

''جاروت، ماروت، ہاروت کہاں ہو تم فوراً میرے سامنے آؤ''۔ شاہون جادوگر نے اچانک زمین پر زور سے پاؤں مارتے ہوئے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک آسمان سے تیز کڑاکے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی عمرو نے بجلی کی تین لہریں سی نیچے آ کر زمین پر گرتے

دیکھیں۔ جیسے ہی بجلی کی لہریں زمین پر گریں اسی وقت تین دھماکے ہوئے اور اس جگہ سے نیلے رنگ کا دھواں سا اٹھنے لگا جہاں بجلی کی لہریں گری تھیں۔ ابھی عمرو حیرت سے یہ سب دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک نیلے رنگ کا دھواں تیزی سے اوپر اٹھا اور پھر وہاں تین نیلے رنگ کے انسانی ڈھانچے دکھائی دینے لگے۔

ڈھانچوں پر گوشت نام کی کوئی چیز نہیں تھی ان کی صرف کھوپڑیاں اور ہڈیاں ہی ہڈیاں دکھائی دے رہی تھیں اور ان ڈھانچوں کی ناک اور آنکھوں کی جگہ بھی سوراخ دکھائی دے رہے تھے۔ تینوں ڈھانچوں کا رنگ نیلا تھا اور ان کی ہڈیوں سے نیلے رنگ کی ہلکی ہلکی روشنی سی پھوٹ رہی تھی۔ ان خوفناک ڈھانچوں کو وہاں نمودار ہوتے دیکھ کر عمرو بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

تینوں ڈھانچے، شاہون جادوگر سے کافی فاصلے پر نمودار ہوئے تھے۔ جیسے ہی وہ دھویں سے نکل کر ظاہر ہوئے وہ تینوں ایک ساتھ شاہون جادوگر کی جانب بڑھے اور شاہون جادوگر کے سامنے جا کر کھڑے ہو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گئے اور پھر ان تینوں انسانی ڈھانچوں نے شاہون جادوگر کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیں۔

''جاروت، ماروت اور ہاروت آقا شاہون جادوگر کو نہایت ادب سے سلام کرتے ہیں''۔ ان تینوں ڈھانچوں نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہم نے تمہارا سلام قبول کیا''۔ شاہون جادوگر نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

''حکم دو آقا۔ ہم تمہارے لئے کیا کر سکتے ہیں''۔ ان میں سے ایک ڈھانچے نے کہا۔

''جاروت۔ اس جنگل میں پرستان کی ریاست گل رنگ کی شہزادی گل پری کہیں چھپی ہوئی ہے۔ وہ اس جنگل کی زمین کے نیچے کہیں موجود ہے یا یہاں موجود کسی درخت میں گھسی ہوئی ہے۔ میں اسے ہر طرف تلاش کر چکا ہوں لیکن مجھے اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم تینوں اس جنگل کی زمین کے نیچے جا کر زمین کا ایک ایک حصہ دیکھو۔ ان درختوں۔ درختوں کی شاخوں اور پتوں کے ساتھ ساتھ یہاں موجود جھاڑیوں میں بھی شہزادی گل

پری کو تلاش کرو اور وہ جہاں بھی چھپی ہوئی ہو اسے تلاش کر کے میرے سامنے لاؤ''۔ شاہون جادوگر نے انسانی ڈھانچوں کو حکم دیتے ہوئے کہا تو عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے آقا۔ شہزادی گل پری اگر اس جنگل میں کسی چیونٹی کے بل میں بھی گھسی ہو گی تو ہم اسے ڈھونڈ نکالیں گے اور اسے پکڑ کر آپ کے قدموں میں لا کر پھینک دیں گے''۔ جاروت نامی ڈھانچے نے اسی طرح بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کتنی دیر لگے گی تمہیں شہزادی گل پری کو تلاش کرنے میں''۔ شاہون جادوگر نے پوچھا۔

''ہمیں زیادہ دیر نہیں لگے گی آقا۔ بہت جلد شہزادی گل پری آپ کے سامنے ہو گی''۔ جاروت نے کہا تو شاہون جادوگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے جاؤ۔ میں یہیں رک کر تمہارا انتظار کرتا ہوں''۔ شاہون جادوگر نے کہا۔

''جو حکم آقا''۔ جاروت نے کہا اور وہ پلٹ کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اپنے ساتھی ڈھانچوں کی جانب دیکھنے لگا۔

''ماروت''۔ جاروت نے اپنے ایک ساتھی ڈھانچے سے مخاطب ہو کر کہا تو ایک ڈھانچہ اس کے قریب آ گیا۔

''تم زمین میں گھس جاؤ اور زمین کے ہر حصے میں شہزادی گل پری کو تلاش کرو''۔ جاروت نے کہا تو ماروت نامی ڈھانچے نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اچانک زمین پر پاؤں مارا تو اس کے پیروں کے نیچے ایک شگاف سا پڑ گیا۔ ڈھانچہ اس شگاف پر معلق تھا پھر وہ آہستہ آہستہ اس شگاف میں اترتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ شگاف میں اتر گیا تھا جیسے ہی وہ شگاف میں گیا اسی لمحے زمین دوبارہ برابر ہو گئی۔

''ہاروت''۔ جاروت نے اپنے دوسرے ساتھی کو آواز دی تو دوسرا ڈھانچہ بھی تیزی سے اس کے قریب چلا گیا۔

''تم یہاں پھیلی ہوئی جھاڑیوں میں چلے جاؤ اور شہزادی گل پری کو ہر طرف تلاش کرو۔ تم جھاڑیوں کے ساتھ ساتھ زمین پر گرا ہوا ایک ایک تنکا بھی

سونگھنا، یہاں پتھر بھی موجود ہیں اور درختوں کے ٹوٹے ہوئے پتے اور شاخیں بھی۔ ان سب میں تمہیں شہزادی گل پری کو تلاش کرنا ہے''۔ جاروت نے دوسرے ڈھانچے کو حکم دیتے ہوئے کہا تو دوسرے ڈھانچے نے اثبات میں سر ہلایا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر نیلے رنگ کا دھواں بن گیا۔ نیلا دھواں تیزی سے زمین پر پھیل گیا تھا اور پھر عمرو نے وہ دھواں تیزی سے زمین پر پھیل کر حرکت کرتے دیکھا۔

''میں جاروت۔ میں ان درختوں اور پتوں میں شہزادی گل پری کو تلاش کرتا ہوں''۔ جاروت نے کہا اور پھر وہ ارد گرد موجود درختوں کی جانب دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں کے سوراخوں میں اچانک دو سرخ دیئے سے روشن ہو گئے تھے۔ اس کی آنکھوں سے روشنی کی ہلکی ہلکی سرخ روشنی سی نکل رہی تھی جو اس کی آنکھوں سے نکل کر زمین پر پڑ رہی تھی۔ وہ دائیں طرف مڑا اور پھر وہ ایک درخت کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے نکلنے والی سرخ روشنی درخت کے تنے پر پڑنے لگی۔ چند لمحے وہ درخت

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے تنے پر سرخ روشنی ڈالتا رہا پھر اس نے سر اٹھایا اور اس درخت کے پتوں پر آنکھوں سے سرخ روشنی ڈال کر دیکھنا شروع ہو گیا۔ کچھ دیر تک وہ اس درخت کو غور سے دیکھتا رہا پھر وہ دوسرے درخت کی جانب بڑھ گیا۔ شہزادی گل پری جس درخت میں چھپی ہوئی تھی وہ اس درخت کے مخالف سمت میں تھا اور اس طرف کافی تعداد میں درخت موجود تھے اس لئے عمرو مطمئن تھا کہ جاروت نامی انسانی ڈھانچہ اس درخت کی طرف آیا تو اسے یہاں تک آتے آتے کافی دیر لگ جائے گی۔ اس نے جاروت کو مصروف دیکھ کر سوچا کہ وہ شاہون جادوگر سے دور چلا جائے اور دور جا کر محافظ بونے سے پوچھے کہ وہ اسے شاہون جادوگر پر حملہ کرنے سے کیوں منع کر رہا ہے۔ محافظ بونے نے اسے یہ تو بتا دیا تھا کہ شاہون جادوگر کی جان اس کے جسم میں نہیں ہے اس لئے اگر وہ شاہون جادوگر کو خنجر مارے گا تو اس کا شاہون جادوگر پر کوئی اثر نہیں ہو گا لیکن عمرو عیار، شاہون جادوگر کے بارے میں اور شہزادی گل پری کے بارے میں محافظ

بونے سے سب کچھ جاننا چاہتا تھا اس لئے وہ شاہون جادوگر سے دور جانا چاہتا تھا تاکہ اس کی آواز شاہون جادوگر کے کانوں تک نہ پہنچ سکے۔

عمرو عیار ابھی مڑا ہی تھا کہ اچانک اس نے جاروت کو مڑ کر واپس آتے دیکھا وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا اس درخت کی جانب بڑھ رہا تھا جس میں شہزادی گل پری چھپی ہوئی تھی۔ جاروت کو اس درخت کی جانب بڑھتے دیکھ کر عمرو عیار وہیں رک گیا۔

جاروت کی آنکھوں سے بدستور سرخ روشنی نکل رہی تھی اور وہ جوں جوں اس درخت کی جانب بڑھتا جا رہا تھا جس میں شہزادی گل پری چھپی ہوئی تھی عمرو کو اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

''اس طرف دیکھ لیا ہے تم نے''۔ اچانک شاہون جادوگر نے کہا تو جاروت رک کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔

''ہاں آقا۔ میں نے دیکھا ہے۔ ان درختوں میں شہزادی گل پری موجود نہیں ہے۔ مجھے شہزادی گل پری کی بو اس طرف سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اسی لئے میں اس طرف آ رہا ہوں''۔ جاروت نے کہا تو شاہون جادوگر نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ جاروت کی بات سن کر عمرو عیار کی پریشانی بڑھ گئی تھی۔ جاروت کو اگر شہزادی گل پری کی بو محسوس ہو رہی تھی اس کا مطلب تھا کہ وہ اب اسی درخت کی طرف ہی جائے گا جس میں شہزادی گل پری موجود تھی۔ عمرو ایک بار پھر بے چین ہو گیا۔

''کیا میں اس ڈھانچے کو ختم کر دوں۔ اگر یہ اس درخت کے پاس پہنچ گیا تو اسے فوراً پتہ چل جائے گا کہ شہزادی گل پری یہیں موجود ہے''۔ عمرو نے محافظ بونے کی جانب دیکھتے ہوئے نہایت آہستہ آواز میں کہا۔ اس نے اس قدر آہستہ آواز میں بات کی تھی لیکن اس کے باوجود وہاں کھڑا شاہون جادوگر یوں چونک پڑا جیسے اس نے عمرو عیار کی آواز سن لی ہو۔

''یہ کس کی آواز ہے۔ کون ہے یہاں''۔ شاہون جادوگر نے چیختے ہوئے نہایت غصیلے لہجے میں کہا وہ چاروں طرف تیز نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی بات سن کر عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ شاہون جادوگر کے کان واقعی بے حد تیز تھے۔

''آپ خاموش رہیں آقا۔ اگر شاہون جادوگر کو آپ کی موجودگی کا علم ہو گیا تو وہ آپ کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ یہ بہت بڑا اور انتہائی خطرناک جادوگر ہے۔ ابھی آپ کے پاس اتنی صلاحیت نہیں ہے کہ آپ اس کا سامنا کر سکیں''۔ محافظ بونے نے عمرو عیار

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے کہا تو عمرو عیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کون ہے یہاں۔ یہ کس کی آواز تھی۔ تم جو کوئی بھی ہو میرے سامنے آ جاؤ ورنہ"۔ شاہون جادوگر نے گرجتے ہوئے کہا۔ اس اثناء میں جاروت اس درخت کے قریب پہنچ گیا تھا جس میں شہزادی گل پری چھپی ہوئی تھی۔

جاروت کی آنکھوں سے نکلنے والی روشنی جیسے ہی اس درخت کے تنے پر پڑی عمرو نے اسے یکلخت بری طرح سے چونکتے دیکھا۔

"آقا"۔ جاروت نے گردن موڑ کر شاہون جادوگر کو آواز دی تو شاہون جادوگر چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا"۔ شاہون جادوگر نے پوچھا۔

"شہزادی گل پری اس درخت میں چھپی ہوئی ہے آقا"۔ جاروت نے کہا اور شاہون جادوگر کے ساتھ ساتھ عمرو عیار بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔ جاروت نے درخت میں چھپی ہوئی شہزادی گل پری کو دیکھ لیا تھا۔ اس کی بات سن کر شاہون جادوگر کا چہرہ دمک اٹھا

تھا وہ تیزی سے جاروت کی جانب بڑھا اور اس کے ساتھ اس درخت کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا تم اسے دیکھ سکتے ہو"۔ شاہون جادوگر نے جاروت سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں آقا۔ میں اسے دیکھ سکتا ہوں۔ شہزادی گل پری اس درخت کے تنے میں موجود ہے"۔ جاروت نے جواب دیا اور عمرو نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔ جاروت کی آنکھوں سے نکلنے والی سرخ روشنی نے آخر کار شہزادی گل پری کو اس تنے میں چھپا ہوا دیکھ لیا تھا۔ اب شہزادی گل پری وہاں سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم پیچھے ہٹ جاؤ"۔ شاہون جادوگر نے بڑے دبنگ لہجے میں کہا۔ یہ سن کر کہ شہزادی گل پری اس درخت کے تنے میں چھپی ہوئی ہے اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی اور بے رحمی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے اور اس کی آنکھیں خونخوار درندوں کی طرح دہک اٹھی تھیں۔

"ماردت اور ہاروت کو بلاؤ جلدی"۔ شاہون جادوگر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نے چیختے ہوئے کہا تو جاروت زور زور سے اپنے ساتھی ڈھانچوں ماروت اور ہاروت کو آوازیں دینے لگا۔ دوسرے ہی لمحے دھواں بنا ہاروت دوبارہ ڈھانچہ بن کر ان کے پاس نمودار ہو گیا اور ماروت جو زمین میں گیا تھا۔ اچانک زمین پھٹی اور ماروت اس پھٹی ہوئی زمین سے اچھل کر باہر نکل آیا۔

''اس درخت کو گھیر لو۔ جاروت کہہ رہا ہے کہ شہزادی گل پری اس درخت میں چھپی ہوئی ہے۔ اسے یہاں سے بچ کر نہیں نکلنا چاہئے''۔ شاہون جادوگر نے تیز لہجے میں کہا تو دونوں ڈھانچے تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے درخت کو گھیر لیا۔

''بس شہزادی گل پری۔ تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم اس درخت میں چھپی ہوئی ہو۔ اب اگر تم اپنی خیریت چاہتی ہو تو اس درخت سے نکل کر خود ہی میرے سامنے آ جاؤ ورنہ''۔ شاہون جادوگر نے درخت کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن درخت میں چھپی ہوئی شہزادی گل پری نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی

وہ درخت سے باہر نکلی۔

''شہزادی گل پری مجھے سختی پر مجبور نہ کرو۔ میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں۔ تم خود ہی درخت سے نکل کر باہر آ جاؤ ورنہ''۔ شاہون جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس بار بھی شہزادی گل پری نے کوئی جواب نہ دیا تو شاہون جادوگر کا چہرہ غصے سے اور زیادہ بگڑ گیا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جب سیدھی انگلیوں سے گھی نہ نکلے تو انگلیاں ٹیڑھی کرنی ہی پڑتی ہیں۔ ٹھیک ہے تم اس طرح سے نہیں مانو گی تو ایسا ہی سہی۔ اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں''۔ شاہون جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے اچانک ہاتھ میں پکڑی ہوئی نیلی ہڈی درخت کی جانب کر دی۔ جیسے ہی اس نے ہڈی کا رخ درخت کی جانب کیا۔ ہڈی کے سرے پر لگی ہوئی انسانی کھوپڑی کی آنکھیں چمکیں اور اس کی آنکھوں سے سرخ روشنی کی لہر سی نکل کر درخت کے تنے پر پڑی۔ بھک کی آواز کے ساتھ اچانک درخت کے تنے میں آگ لگ گئی اور آگ تیزی سے درخت کے گرد

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پھیلتی چلی گئی۔ جیسے ہی درخت کو آگ لگی اچانک جنگل شہزادی گل پری کی تیز اور انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے اچانک درخت کا تنا کھلا اور اس میں چھپی ہوئی شہزادی گل پری چھلانگ لگا کر باہر نکل آئی اور پھر وہ زور سے اچھل کر شاہون جادوگر کے قریب گری۔

''پکڑو اسے۔ جانے نہ پائے''۔ شاہون جادوگر نے شہزادی گل پری کو دیکھ کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ شہزادی گل پری اٹھ کر وہاں سے بھاگتی اسی لمحے تینوں ڈھانچے بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھے اور ان تینوں نے شہزادی گل پری کو پکڑ لیا۔

دو ڈھانچوں نے شہزادی گل پری کے بازو پکڑے تھے جبکہ تیسرے ڈھانچے نے پیچھے سے شہزادی گل پری کی دونوں ہاتھوں سے گردن پکڑ لی تھی اور اسے اٹھا کر شاہون جادوگر کے سامنے سیدھا کھڑا کر دیا۔ ان کے عقب میں درخت دھڑا دھڑ جل رہا تھا۔

شہزادی گل پری کے چہرے پر بے پناہ خوف

دکھائی دے رہا تھا۔

''ہا ہا ہا ہا۔ تم مجھے دھوکہ دے رہی تھی۔ شاہون جادوگر کو دھوکہ۔ ہا ہا ہا ہا۔ تم میری طاقتوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہو شہزادی گل پری۔ تم اگر پاتال میں بھی چلی جاتی یا آسمان کی بلندیوں میں بھی کہیں جا کر چھپ جاتی تو میں تمہیں وہاں سے بھی تلاش کر لیتا۔ میں شاہون جادوگر ہوں۔ شاہون جادوگر سے دنیا کی کوئی طاقت ٹکر نہیں لے سکتی ہے۔ پھر میرے سامنے تمہاری کیا اوقات ہے''۔ شاہون جادوگر نے شہزادی گل پری کی طرف دیکھتے ہوئے فاخرانہ انداز میں اور زور زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

درخت کو آگ لگتے اور اس میں سے شہزادی گل پری کو باہر نکلتے دیکھ کر عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے اور جب ڈھانچوں نے شہزادی گل پری کو دبوچا تو عمرو عیار کا چہرہ غصے سے اور زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ آگے بڑھ کر ان تینوں ڈھانچوں کے ساتھ ساتھ شاہون جادوگر کے بھی ٹکڑے اڑا دیتا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم نے مجھے ڈھونڈ تو لیا ہے شاہون جادوگر لیکن تم مجھے زیادہ دیر اپنے طلسم محل میں قید نہیں رکھ سکو گے۔ میں جس طرح پہلے وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی تھی اب پھر وہاں سے نکل بھاگوں گی۔ میں نے اس جنگل میں آ کر چھپنے کی جو غلطی کی تھی اب میں دوبارہ ایسی غلطی نہیں کروں گی۔ اس بار میں ایسی جگہ پر جا کر چھپوں گی کہ تم تو کیا تمہارے یہ جادو کے ڈھانچے بھی مجھے تلاش نہیں کر سکیں گے"۔ شہزادی گل پری نے شاہون جادوگر کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس بار میں تمہیں طلسم محل سے فرار ہونے کا کوئی موقع نہیں دوں گا شہزادی گل پری۔ یہ تینوں ڈھانچے کالے معبد سے آئے ہیں۔ اب یہ اس وقت تک میرے ساتھ رہیں گے جب تک میں انہیں واپس معبد میں نہیں بھیج دیتا۔ یہ تمہیں اپنے ساتھ میرے طلسم محل میں لے جائیں گے اور اب یہ تینوں تمہاری اس وقت تک حفاظت کریں گے جب تک کہ تمہاری اور میری شادی نہیں ہو جاتی۔ ان تینوں کو نہ تم فنا کر سکتی ہو

اور نہ ہی انہیں دھوکہ دے سکتی ہو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو ان تینوں ڈھانچوں میں اتنی طاقت ہے کہ یہ تمہارے ٹکڑے اُڑا سکیں"۔ شاہون جادوگر نے کہا اور اس کی بات سن کر شہزادی گل پری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ تینوں ڈھانچوں سے اپنے بازو اور گردن چھڑانے کے لئے پورا زور لگا رہی تھی لیکن جس ڈھانچے نے اس کی گردن دبوچ رکھی تھی اس کی گرفت بے حد سخت تھی۔ شہزادی گل پری جیسے ہی دوسرے ڈھانچوں سے اپنے بازو چھڑانے کے لئے زور لگاتی اس کے پیچھے موجود ڈھانچہ اپنی گرفت اس قدر سخت کر دیتا کہ شہزادی گل پری کا چہرہ تکلیف سے بگڑ جاتا تھا اور وہ بے اختیار اپنے ہونٹ بھینچ لیتی تھی۔

عمرو عیار کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس طرح سے شہزادی گل پری کی مدد کرے۔ اسے اگر محافظ بونے نے منع نہ کیا ہوتا تو وہ اب تک شاہون جادوگر پر ٹوٹ پڑا ہوتا۔

"جاؤ۔ لے جاؤ اسے اور اسے طلسم محل کے تہہ خانے میں بند کر دو۔ جب تک یہ تہہ خانے میں رہے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گی تم تینوں اس کی حفاظت کرو گے اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اگر شہزادی گل پری تمہیں نقصان پہنچانے یا تمہیں دھوکہ دے کر محل سے فرار ہونے کی کوشش کرے تو تم تینوں مل کر اس کے ٹکڑے اُڑا دینا''۔ شاہون جادوگر نے چیختے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں آقا۔ ہماری موجودگی میں یہ طلسم محل سے کبھی فرار نہیں ہو سکے گی''۔ جاروت نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لے جاؤ اسے''۔ شاہون جادوگر نے اسی انداز میں کہا تو تینوں ڈھانچوں کی ہڈیوں میں جیسے تیز نیلا رنگ سا بھر گیا۔ ان کی ہڈیاں چمکیں اور پھر روشنی اس قدر تیز ہو گئی جس سے جنگل کا ایک بڑا حصہ روشن ہو گیا تھا۔ تیز روشنی کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے عمرو عیار کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اس نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔ پھر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہاں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ نہ وہاں تینوں ڈھانچے تھے اور نہ شہزادی گل پری۔ البتہ شاہون جادوگر وہیں موجود تھا جو شہزادی گل پری اور ڈھانچوں

کے غائب ہوتے ہی بڑے اطمینان بھرے انداز میں اپنے گھوڑے کی جانب بڑھتا جا رہا تھا۔

شاہون جادوگر اچھل کر گھوڑے پر سوار ہوا۔ اس نے زور سے ایڑ لگا کر گھوڑے کی باگیں کھینچیں تو گھوڑا زور سے ہنہناتا ہوا سامنے کی جانب قدم اٹھانے لگا اور پھر اس نے تیزی سے درختوں کے جھنڈ کی جانب دوڑنا شروع کر دیا۔ عمرو عیار جس جگہ کھڑا تھا شاہون جادوگر اس کے سامنے سے گھوڑا لے کر نکل گیا تھا اور عمرو بے چارگی کے عالم میں اسے وہاں سے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں شاہون جادوگر گھوڑا دوڑاتا ہوا جھنڈ میں غائب ہو گیا۔ شاہون جادوگر کے وہاں سے جاتے ہی عمرو عیار غضبناک نظروں سے محافظ بوٹے کی جانب دیکھنے لگا جیسے یہ سب اسی کی وجہ سے ہوا ہو اور شاہون جادوگر اسی کی وجہ سے شہزادی گل پری کو وہاں سے تلاش کر کے لے گیا تھا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جنگل میں بدستور گھوڑا دوڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو تیزی سے دور ہوتی جا رہی تھیں اور پھر جب گھوڑے کے قدموں کی آوازیں معدوم ہوئیں تو عمرو عیار یوں گہرے گہرے سانس لینے لگا جیسے وہ میلوں سے دوڑ لگا کر آ رہا ہو۔

''زنبیل سے باہر آؤ جلدی''۔ عمرو نے زنبیل کی جانب دیکھتے ہوئے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر نہایت سخت لہجے میں کہا۔ عمرو عیار کو غصے میں دیکھ کر محافظ بونے نے زنبیل سے باہر آنے کی بجائے فوراً اپنا سر نیچے کر لیا۔

''نہیں آقا۔ میں ابھی باہر نہیں آؤں گا''۔ محافظ بونے نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

''کیوں اب کیا ہے۔ شاہون جادوگر چلا گیا ہے اور وہ اپنے ساتھ شہزادی گل پری کو بھی لے گیا ہے۔ اب یہاں کیا ہے جو تم زنبیل سے باہر نہیں آ سکتے''۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا۔

''تم اس وقت غصے میں ہو آقا۔ اگر میں زنبیل سے باہر آیا تو تم مجھے ہلاک کر دو گے''۔ محافظ بونے کی زنبیل سے ڈری ڈری آواز سنائی دی۔

''نہیں میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا۔ تم باہر آؤ''۔ عمرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''مارو گے بھی نہیں مجھے''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو کو اور زیادہ غصہ آ گیا۔

''اب اگر تم زنبیل سے باہر نہ آئے تو میں تمہیں زنبیل میں ہمیشہ کے لئے غائب کر دوں گا محافظ بونے۔ چلو جلدی باہر آؤ''۔ عمرو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں نہیں۔ تم نے اگر مجھے ہمیشہ کے لئے زنبیل میں غائب کر دیا تو میں اندھیروں میں گم ہو جاؤں گا۔ میں آ رہا ہوں آقا۔ میں آ رہا ہوں''۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

محافظ بونے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور وہ فوراً زنبیل سے نکل کر باہر آ گیا۔ زنبیل سے باہر آتے ہی وہ تیزی سے اُڑتا ہوا عمرو عیار کے سر سے بلند ہو گیا اور کافی بلندی پر جا کر ہوا میں معلق ہو گیا جیسے وہ عمرو عیار سے دور ہی رہنا چاہتا ہو۔

''یہ تم اتنی بلندی پر کیوں چلے گئے ہو''۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم غصے میں ہو آقا۔ مجھے تم سے خوف محسوس ہو رہا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ میں تمہارے نزدیک آیا تو تم مجھے پکڑ لو گے اور میری گردن توڑ دو گے اس لئے میں تم سے دور ہی اچھا ہوں''۔ محافظ بونے نے کہا اور اس کی بات سن کر نہ چاہتے ہوئے بھی عمرو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''ڈرو نہیں۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا نیچے آؤ''۔ عمرو نے کہا۔

''نہیں پہلے تم قسم کھاؤ کہ تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے''۔ محافظ بونے نے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''محافظ بونے میں پہلے ہی سے پریشان ہوں تم مجھے اور پریشان مت کرو''۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

''تم پریشان ہو وہ تو مجھے تمہارے چہرے سے ہی پتہ لگ رہا ہے آقا۔ لیکن اس پریشانی میں تم مجھے دونوں ہاتھوں میں لے کر کسی گیلے کپڑے کی طرح نچوڑ کر رکھ دو یا میری گردن توڑ دو۔ میں یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا اس لئے جب تک تم قسم نہیں کھاؤ گے میں نیچے نہیں آؤں گا''۔ محافظ بونے نے کہا اور عمرو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''ٹھیک ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ اب آؤ نیچے''۔ عمرو نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

''صرف قسم۔ میں تمہارا محافظ بنا ہوں آقا۔ تم مجھ سے عیاری نہیں کر سکتے ہو''۔ محافظ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو ایک بار پھر مسکرا دیا۔

''میں تم سے کوئی عیاری نہیں کر رہا ہوں۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ میری بات کا بھروسہ کرو اور آؤ نیچے''۔ عمرو نے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ تم نے قسم کھائی ہے اس لئے مجھے تم پر بھروسہ کرنا ہی پڑے گا''۔ محافظ بونے نے کہا اور تیزی سے نیچے آ گیا۔ جیسے ہی وہ نیچے آیا عمرو نے جھپٹا مارا۔ دوسرے لمحے محافظ بونا اس کے ایک ہاتھ میں بری طرح سے مچل رہا تھا۔

''اب بولو۔ تم خود کو بہت چالاک سمجھتے ہو نا۔ تم کیا سمجھے تھے میں قسم کھاؤں گا اور تم مجھ سے خود کو بچا لو گے''۔ عمرو نے کہا۔

''تم نے قسم کھائی ہے آقا''۔ محافظ بونے نے اس کے ہاتھ میں بری طرح سے مچلتے ہوئے کہا۔

''میں نے کسی کا نام لے کر قسم نہیں کھائی ہے سمجھے تم اب بتاؤ۔ میں تمہارا کیا حشر کروں۔ نچوڑوں تمہیں کسی گیلے کپڑے کی طرح یا تمہاری ماچس کی تیلی جیسی گردن توڑ دوں''۔ عمرو نے کہا۔

''اب میں تمہارے شکنجے میں ہوں آقا۔ تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ مگر مجھے ہلاک کرنے سے پہلے ایک بات سن لو''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''کون سی بات۔ جلدی بولو''۔ عمرو نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اگر میں ہلاک ہو گیا تو تمہاری زنبیل تمہارے لئے قطعی طور پر بے کار ہو جائے گی۔ تم نہ کبھی زنبیل سے اپنی کوئی کراماتی چیز نکال سکو گے اور نہ کوئی خزانہ۔ یہ زنبیل تمہارے لئے حقیقت میں ایک خالی تھیلے سے زیادہ کچھ نہیں ہو گا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو''۔ عمرو نے اسے گھور کر کہا۔

''نہیں آقا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں زنبیل کا محافظ بونا ہوں۔ میں بھلا تم سے جھوٹ کیسے بول سکتا ہوں''۔ محافظ بونے نے بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو بتاؤ۔ یہ سب چکر کیا تھا۔ کون تھی شہزادی گل پری اور وہ مجھ سے شادی کرنے کے لئے کیوں کہہ رہی تھی اور وہ بدبخت شاہون جادوگر، وہ کہاں لے گیا ہے شہزادی گل پری کو سب بتاؤ مجھے''۔ عمرو نے کہا۔

''تم مجھے چھوڑو گے تو میں تمہیں کچھ بتاؤں گا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آقا۔ تمہاری گرفت میں تو میری آواز بھی نہیں نکل رہی ہے''۔ محافظ بونے نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا جیسے عمرو نے اس کی سختی سے گردن پکڑ رکھی ہو حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ عمرو نے اسے بڑے نرم انداز میں پکڑ رکھا تھا۔

''تم بہت چالاک ہو محافظ بونے۔ میں دنیا سے عیاری کرتا ہوں اور تم مجھ سے عیاری کرنے سے باز نہیں آتے''۔ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا اور محافظ بونے کو چھوڑ دیا۔ محافظ بونا اس کے ہاتھ سے نکلتے ہی اُڑتا ہوا اس کے چہرے کے سامنے آ گیا اور ہوا میں معلق ہو گیا۔ اس کے چہرے پر واقعی شریر سی مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ اتنی دیر سے عمرو عیار سے مذاق کر رہا ہو۔

''اب بتاؤ مجھے۔ یہ سارا کیا قصہ ہے''۔ عمرو نے پوچھا۔

''قصہ کچھ نیا نہیں ہے آقا۔ شاہون جادوگر دنیا کا انتہائی طاقتور اور خطرناک جادوگر ہے۔ اس جادوگر کے پاس چند شیطانی طاقتیں ہیں جن کی وجہ سے وہ

دوسرے تمام جادوگروں حتیٰ کہ طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب سے بھی بڑا جادوگر بن گیا ہے اور دنیا کے تمام جادوگر شاہون جادوگر سے بے حد ڈرتے ہیں۔

شاہون جادوگر نے اپنی ایک الگ دنیا بسا رکھی ہے۔ وہ چونکہ ایک بڑا جادوگر ہے اس لئے وہ اپنی ضرورت کی ہر چیز جادو کے زور سے حاصل کر لیتا ہے۔ اسے اس بات کی تمنا نہیں ہے کہ وہ کسی ملک پر بادشاہ بن کر حکومت کرے۔ اس نے اپنے لئے ایک طلسم محل بنا رکھا ہے جو دنیا کے اُس پار ہے۔ اس کے طلسم محل میں سوائے جادو کے اور کچھ نہیں ہے۔ طلسم محل میں اس کی کنیزیں اس کے غلام اور اس کے حواری سب جادو کے پتلے ہیں جو اس کا ہر حکم بجا لاتے ہیں۔ شاہون جادوگر نے جادو کے زور سے جو طلسم محل بنایا ہوا ہے وہ بے حد بڑا اور انتہائی عظیم الشان ہے۔ اس محل میں وہ شہنشاہوں کی طرح رہتا ہے اور شہنشاہوں جیسی زندگی بسر کرتا ہے۔ شاہون جادوگر نے اپنی جان جادو کے ذریعے ایک سیاہ پرندے میں ڈال رکھی ہے جس کے بارے میں کوئی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نہیں جانتا ہے کہ وہ پرندہ دنیا کے کس کونے میں ہے اور کہاں ہے اس لئے شاہون جادوگر کو کوئی ہلاک نہیں کر سکتا ہے۔ شاہون جادوگر کی جان چونکہ ایک طلسمی پرندے میں ہے اس لئے اس پر جو بھی حملہ کرتا ہے اس کا حملہ اسی پر پلٹ آتا ہے جو شاہون جادوگر پر حملہ کرتا ہے۔ اسی لئے میں نے تمہیں شاہون جادوگر پر حملہ کرنے سے روک دیا تھا۔ اگر تم غیبی حالت میں شاہون جادوگر کو خنجر مارنے کی کوشش کرتے تو شاہون جادوگر پر اس خنجر کا کوئی اثر نہ ہوتا لیکن جیسے ہی تم اسے خنجر مارتے تمہارا خنجر پلٹ کر تمہیں آ لگتا اور تم فوراً ہلاک ہو جاتے''۔ محافظ بونے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو اس لئے تم نے مجھے شاہون جادوگر پر حملہ کرنے سے روکا تھا''۔ عمرو نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ تمہیں اگر تمہارا ہی خنجر داؤدی لگ جاتا تو تم بھلا اس سے کیسے بچ سکتے تھے''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اچھا ہوا تم نے مجھے شاہون جادوگر پر وار کرنے سے روک دیا تھا محافظ بونے ورنہ اس کی جگہ یہاں میری لاش پڑی ہوتی''۔ عمرو نے خوفزدہ ہو کر کہا۔

''شاہون جادوگر جہاں ایک طاقتور اور خطرناک جادوگر ہے وہاں وہ انتہائی ظالم، سفاک اور بے رحم بھی ہے۔ شاہون جادوگر سب سے بڑا ظلم انسانی بچوں پر کرتا ہے۔ وہ اپنی جادو کی طاقتوں سے انسانی بستیوں سے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اٹھا کر اپنے طلسم محل میں لے جاتا ہے اور پھر ان بچوں کو جانوروں کی طرح ذبح کر کے ان کا خون پی جاتا ہے اور انسانی بچے کی لاش اپنی شیطانی طاقتوں کے حوالے کر دیتا ہے جو ان بچوں کی لاشیں ہڈیوں سمیت نگل جاتی ہیں۔ شاہون جادوگر چونکہ ایک ظالم، بے رحم اور سفاک جادوگر ہے اس لئے جادو کے اصولوں کے مطابق وہ ایک مخصوص مدت تک زندہ رہ سکتا ہے۔ شاہون جادوگر نے جادو کے ذریعے جو زندگی حاصل کر رکھی ہے وہ سو سالوں کی زندگی ہے۔ پچھلے سو سالوں سے وہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے اسے دیکھا تھا۔ یہی شاہون جادوگر کا اصلی

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

روپ ہے۔ اس کی طبعی زندگی ساٹھ سالوں کی ہے جسے وہ پہلے ہی ختم کر چکا ہے اب اس نے مزید سو سال زندہ رہ کر گزار لئے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ اب ایک سو ساٹھ سالوں کا ہو چکا ہے۔ اس جادوگر نے جادو سے جو سو سال حاصل کئے تھے وہ اب پورے ہونے والے ہیں اور جیسے ہی اس کی جادو کی زندگی کے یہ سو سال پورے ہوں گے وہ کوّا جہاں بھی ہو گا اس کے پاس واپس آ جائے گا اور شاہون جادوگر کا سینہ توڑ کر اس کے سینے میں گھس جائے گا جس سے شاہون جادوگر کی جادو کے سو سال پورے ہو جائیں گے اور شاہون جادوگر اسی وقت ہلاک ہو جائے گا۔ شاہون جادوگر مرنے سے بے حد ڈرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے جادو سے کچھ ایسا کرے کہ اسے کئی سو سالوں کی زندگی اور مل جائے اور وہ قیامت تک زندہ رہے۔ اسے مزید زندگی کیسے مل سکتی تھی اور وہ قیامت تک کیسے زندہ رہ سکتا تھا اس لئے ظاہر ہے اسے اپنے جادو کے دیوتا کے معبد میں ہی جانا تھا جو اسے بتا سکتا تھا کہ وہ نئی اور طویل زندگی کیسے حاصل

کر سکتا ہے۔ جادو کا دیوتا خود بھی ایک جادوگر ہے جو دس ہزار سالوں سے زندہ ہے اور پاتال کے ایک معبد میں پتھر کا بُت بنا ہوا ہے وہ بے حد طاقتور ہے اور اسے مہا شیطان کا درجہ حاصل ہے۔ اس نے شاہون جادوگر کو مشورہ دیا تھا کہ اگر وہ نئی اور ہزاروں سالوں کی زندگی حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ پرستان کی ریاست گل رنگ کی شہزادی گل پری سے شادی کر لے۔ جادو کے دیوتا نے شاہون جادوگر کو حکم دیا تھا کہ وہ شہزادی گل پری کو جس طرح بھی ہو مجبور کرے کہ وہ اس سے خود شادی کرنے کی حامی بھر لے۔ اس کے لئے چاہے تو وہ شہزادی کو سخت سے سخت عذاب دے سکتا ہے۔ اسے شدید ترین اذیتوں میں مبتلا کر سکتا ہے یا پھر اسے منانے کے لئے وہ اسے اپنے طلسم محل میں بھی لے جا سکتا ہے اور اس پر ہر طرح کے ظلم کر سکتا ہے لیکن وہ اس وقت تک شہزادی گل پری سے شادی نہیں کر سکتا جب تک کہ شہزادی گل پری مجبور ہو کر ہی سہی اپنے منہ سے اس سے شادی کرنے کی حامی نہ بھر لے ۔ جادو کے دیوتا

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نے شاہون جادوگر کو بتایا تھا کہ جب وہ شہزادی گل پری سے شادی کر لے گا تو ایک سال کے بعد اس کا ایک بچہ ہو گا۔ وہ شاہون جادوگر کا ہی بچہ ہو گا لیکن شاہون جادوگر کو اس بچے کو پیدا ہوتے ہی ہلاک کرنا ہو گا اور اس کا دل نکال کر کھانا ہو گا۔ جیسے ہی وہ اپنے بچے کا دل نکال کر کھائے گا اسے نئی اور طویل زندگی مل جائے گی جو شیطانی زندگی ہو گی اور اس کی یہ زندگی کئی سو برسوں تک رہے گی۔ شاہون جادوگر کو اس بات سے بھلا کیا غرض ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے بچے کا دل نکال کر کھائے یا کسی اور کے بچے کا۔ اسے تو طویل زندگی چاہئے تھی اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ پرستان کی ریاست گل رنگ کی شہزادی گل پری کے پاس جائے گا اور اس سے منت کرے گا کہ وہ اس سے شادی کرنے کی حامی بھر لے۔ وہ چونکہ ایک بہت بڑا اور طاقتور جادوگر تھا اس نے سوچا تھا کہ اگر شہزادی گل پری اس سے شادی کر لے گی تو وہ اسے اپنے ساتھ مہارانی بنا کر رکھے گا اور پھر جب اس کا بچہ پیدا ہو گا تو وہ اسے شہزادی گل پری کو

بتائے بغیر ہلاک کر کے اس کا دل نکال کر کھا جائے گا۔ چنانچہ شاہون جادوگر فوراً جادو کے ذریعے پرستان پہنچ گیا اور پھر وہاں سے ہوتا ہوا وہ ریاست گل رنگ میں آ گیا اور جادو سے ہی وہ محل میں جا کر شہزادی گل پری کے کمرے میں چلا گیا۔ شہزادی گل پری اپنے ماں باپ کے پاس موجود تھی۔ جب وہ واپس کمرے میں آئی تو شاہون جادوگر اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ شہزادی گل پری اس کی توقع سے کہیں زیادہ حسین تھی۔

شاہون جادوگر نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہر صورت میں شہزادی گل پری سے شادی کرے گا اس نے جادو کے زور سے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا اور شہزادی کے سامنے آ گیا تھا۔ شہزادی گل پری نے جب اسے اپنے کمرے میں دیکھا تو وہ ڈر گئی۔ شاہون جادوگر نے اس سے بات کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن شہزادی گل پری کو جب معلوم ہوا کہ شاہون آدم زاد ہے اور جادوگر بھی تو اسے غصہ آ گیا اور اس نے شاہون جادوگر کو خنجر مار کر ہلاک کرنے کی کوشش کی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لیکن شاہون جادوگر نے وہ خنجر خود تک پہنچنے سے پہلے راستے میں ہی جلا کر بھسم کر دیا تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو وہی خنجر شہزادی گل پری کو پلٹ کر لگ جاتا اور شہزادی گل پری وہیں ہلاک ہو جاتی۔ شہزادی گل پری کسی بھی طرح شاہون جادوگر کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہو رہی تھی جس پر شاہون جادوگر کو غصہ آ گیا اور اس نے شہزادی گل پری کو اپنے طلسم محل میں لے جانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس نے ایسا ہی کیا۔ شاہون جادوگر نے منتر پڑھ کر شہزادی گل پری کو اپنے طلسم محل میں پہنچا دیا اور پھر وہ خود بھی اپنے طلسم محل میں پہنچ گیا۔

شاہون جادوگر بے حد خوش تھا کہ وہ شہزادی گل پری کو اپنے طلسم محل میں لے آیا ہے۔ اسے یقین تھا کہ وہ شہزادی گل پری کو جب اپنا محل دکھائے گا اور اسے بتائے گا کہ وہ کتنا بڑا جادوگر ہے اور وہ کچھ بھی کر سکتا ہے تو شہزادی گل پری خوش ہو جائے گی اور فوراً اس سے شادی کرنے کے لئے راضی ہو جائے گی۔ شاہون جادوگر نے شہزادی گل پری کو اپنے شاہی

کمرے میں بند کیا تھا اور وہ خود دوسرے شاہی کمرے میں آ گیا تھا۔ اس نے شہزادی گل پری کے طلسم محل میں آنے کی خوشی میں اس کمرے میں پریوں کا رقص دیکھنا شروع کر دیا اور اپنی ایک شیطانی طاقت جو سرخ بونے کی شکل میں تھی اسے اس شاہی کمرے میں بھیج دیا جہاں شہزادی گل پری موجود تھی۔

شاہون جادوگر نے سرخ بونے کو حکم دیا کہ وہ شہزادی گل پری کو اس کے پاس لے آئے۔ اس کا حکم سن کر سرخ بونا اس کمرے میں چلا گیا جہاں شہزادی گل پری موجود تھی۔ شہزادی گل پری چونکہ پریوں کی شہزادی تھی اس لئے اس کے پاس بھی ایسی کئی طاقتیں تھیں کہ وہ شاہون جادوگر اور اس کی چند شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ شہزادی گل پری کو اپنی پراسرار طاقتوں سے علم ہوا کہ اسے لینے کے لئے شاہون جادوگر نے اپنی ایک جادو کی طاقت سرخ بونے کو بھیجا ہے تو وہ فوراً غائب ہو گئی اور غیبی حالت میں کمرے میں سرخ بونے کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔ سرخ بونا جیسے ہی اس کمرے میں نمودار ہوا تو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اسے شہزادی گل پری کہیں دکھائی نہیں دی۔ اس سے پہلے کہ سرخ بونے کو اپنی طاقتوں سے اس بات کا پتہ چلتا کہ شہزادی گل پری غیبی حالت میں اسی کمرے میں موجود ہے۔ شہزادی گل پری نے غیبی حالت میں اچانک اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے اپنی پراسرار طاقتوں سے ایک خنجر حاصل کیا اور وہ خنجر اس نے سرخ بونے کی گردن پر مار دیا جس سے سرخ بونا وہیں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گیا۔ جب سرخ بونا ہلاک ہوا تو شہزادی گل پری کو اس کے ایک ہاتھ کی انگلی میں سرخ نگینے والی ایک انگوٹھی دکھائی دی۔ سرخ بونے کی سرخ نگینے والی انگوٹھی دیکھتے ہی شہزادی گل پری کو معلوم ہو گیا کہ وہ اس انگوٹھی کا فائدہ اٹھا کر شاہون جادوگر کے طلسم محل سے فرار ہو سکتی ہے چنانچہ اس نے سرخ بونے کے ہاتھ کی انگلی سے سرخ نگینے والی انگوٹھی نکالی اور اسے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں ڈال کر وہاں سے غائب ہو گئی۔ اب اس کے پاس چونکہ غائب ہونے کی دوگنی طاقت تھی اس لئے اسے طلسم محل کے محافظ نہیں دیکھ سکتے تھے اس لئے شہزادی

گل پری وہاں سے نکلتی چلی گئی اور پھر وہ شاہون جادوگر کے طلسم محل سے فرار ہو کر اس جنگل میں آ گئی۔ شہزادی گل پری جانتی تھی کہ اگر وہ واپس اپنے محل میں جائے گی تو شاہون جادوگر پھر وہاں پہنچ جائے گا اور وہ اسے ایک بار پھر پکڑ کر اپنے طلسم محل میں لے جائے گا۔ شہزادی گل پری کے پاس چونکہ شاہون جادوگر کی شیطانی طاقت سرخ بونے کی سرخ انگوٹھی تھی اس لئے شہزادی گل پری نے سوچا کہ وہ اس انگوٹھی کی مدد سے کچھ عرصہ کے لئے اسی جنگل میں چھپی رہے گی۔ شاہون جادوگر اسے ہر جگہ تلاش کرے گا لیکن وہ اسے کہیں نہیں مل سکے گی کیونکہ سرخ انگوٹھی کی مدد سے وہ خود کو زمین پر گری ہوئی ایک جھاڑی میں بھی چھپا سکتی تھی اور کسی درخت کے تنے اور پتوں میں بھی گھس سکتی تھی۔ شہزادی گل پری چاہتی تھی کہ وہ کچھ دن اس جنگل میں چھپی رہے اور وہ کسی طرح اپنے باپ جن بادشاہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس کا باپ، شاہون جادوگر سے نہ صرف اسے بچا سکے بلکہ جنات کی فوج بھیج کر شاہون

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جادوگر کو ہلاک کر دے۔ شہزادی گل پری ایک درخت کے تنے میں چھپی ہوئی اپنے باپ سے رابطہ کرنے میں مصروف تھی کہ اس کی ایک پراسرار طاقت نے اسے تمہارے بارے میں بتایا کہ وہ اپنے باپ کی جگہ تم سے بات کرے اور تمہیں ساری حقیقت سے آگاہ کرے۔ شاہون جادوگر سے اگر شہزادی گل پری کو کوئی بچا سکتا تھا تو وہ عمرو عیار کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ تمہارا نام سن کر شہزادی گل پری بے حد حیران ہوئی تھی۔ اس نے تمہارے کارناموں کے بارے میں پہلے بھی سن رکھا تھا اور وہ جانتی تھی کہ تم ایک ایسے آدم زاد ہو جو بے حد بہادر، چالاک اور عیاری میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے۔ شہزادی گل پری کو اس کی پراسرار طاقت نے یہ بھی بتایا تھا کہ تم ملک شام گئے ہوئے ہو اور شام تک تم واپس اسی جنگل کے راستے سے گزرو گے اس لئے وہ یہاں رک کر تمہارا انتظار کرنے لگی۔ جب تم جنگل میں داخل ہوئے تو شہزادی گل پری نے آنکھیں بند کر کے اپنی پراسرار طاقتوں سے تمہیں دیکھ لیا تھا۔ شہزادی گل پری تمہارے دُبلے

پن اور سوکھے سڑے سے جسم کو دیکھ کر بے حد حیران ہوئی تھی کہ تم ہی وہ آدم زاد ہو جو جادوگروں کے ساتھ ساتھ جنوں اور دیوؤں سے بھی لڑتے ہو اور انہیں شکست دے کر ہلاک کر دیتے ہو۔ پہلے تو شہزادی گل پری کو یقین ہی نہیں ہوا کہ تم ہی وہ آدم زاد ہو جس کے بارے میں اس نے اتنا کچھ سن رکھا تھا لیکن اس کی پراسرار طاقتیں اسے بھلا دھوکہ کیسے دے سکتی تھیں جب اسے بتایا گیا کہ تم ہی عمرو عیار ہو تو شہزادی گل پری نے تمہیں تنگ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ وہ تمہیں چونکہ دن کی روشنی میں شاہون جادوگر کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتی تھی اس لئے وہ چاہتی تھی کہ وہ تمہیں کسی طرح رات تک اپنی باتوں میں الجھائے رکھے اور پھر رات ہوتے ہی وہ تمہیں ساری حقیقت سے آگاہ کر دے گی اور تم سے مدد بھی مانگے گی کہ تم اسے شاہون جیسے طاقتور اور خوفناک جادوگر سے بچا لو۔ لیکن ادھر شاہون جادوگر کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ شہزادی گل پری، سرخ بونے کی سرخ نگینے والی انگوٹھی کی مدد سے اس جنگل میں چھپی ہوئی ہے تو وہ

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بھی یہاں پہنچ گیا اور ابھی چونکہ رات کا اندھیرا ہونا باقی تھا اس لئے شہزادی گل پری تمہیں شاہون جادوگر کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکی تھی اور شاہون جادوگر کے آنے کا جان کر فوراً درخت میں جا چھپی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا وہ سب تمہیں معلوم ہی ہے''۔ محافظ بونے نے یہ سب کہا اور خاموش ہو گیا۔

''تو یہ ہے ساری حقیقت۔ شہزادی گل پری صرف وقت گزارنے کے لئے مجھ سے الٹی سیدھی باتیں کر رہی تھی''۔ عمرو نے ساری باتیں سن کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ دن کی روشنی میں اگر وہ تمہارے سامنے شاہون جادوگر یا اس کے طلسم محل کا نام لیتی یا تمہیں اپنا نام بتاتی تو شاہون جادوگر اسی لمحے اس کے سامنے نمودار ہو جاتا اور وہ اسے فوراً پکڑ کر لے جاتا اسی لئے شہزادی گل پری تمہیں اپنا نام بتانے اور باقی سب کچھ بتانے سے گریز کر رہی تھی لیکن اس کی قسمت خراب تھی کہ اس نے درخت میں چھپنے سے پہلے تمہیں اپنا اصلی نام بتا دیا تھا۔ اس کی آواز

شاہون جادوگر کے کانوں میں پہنچ گئی تھی جس سے اسے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ شہزادی گل پری اسی جنگل میں ہی چھپی ہوئی ہے''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''اور شہزادی گل پری مجھ سے شادی کا جو کہہ رہی تھی کیا وہ بھی اس کا مذاق ہی تھا''۔ عمرو نے کہا۔

''ہاں آقا۔ وہ ایسی باتیں کر کے تمہیں رات کا اندھیرا ہونے تک جنگل میں روکنا چاہتی تھی اسی لئے وہ ایسی باتیں کر رہی تھی کہ تم اس کی باتوں میں الجھ جاؤ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گئی تھی''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ شہزادی گل پری عمرو عیار کے ساتھ عیاری کر رہی تھی''۔ عمرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یہ عیاری نہیں اس کی مجبوری تھی آقا''۔ محافظ بونے نے شہزادی گل پری کی حمایت میں کہا۔

''ہونہہ۔ یہ تو میں جانتا ہوں کہ شاہون جادوگر، شہزادی گل پری کو اپنے طلسم محل لے گیا ہے اور اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نے شہزادی گل پری کو طلسم محل کے تہہ خانے میں قید کیا ہے اور اس کی نگرانی کے لئے ان تین شیطان ڈھانچوں کو مامور کیا ہے جن کے نام جاروت، ماروت اور ہاروت تھے۔ کیا تم مجھے ان شیطان ڈھانچوں کے بارے میں کچھ بتاؤ گے اور شاہون جادوگر کے طلسم محل کے بارے میں بھی کہ وہ کہاں ہے اور میں اگر اس کے طلسم محل میں جانا چاہوں تو مجھے کیا کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ وہ پرندہ کہاں ہے جس میں شاہون جادوگر کی جان ہے۔ جب تک میں اس پرندے کو تلاش کر کے اسے ہلاک نہیں کر دیتا اس وقت تک شاہون جادوگر ہلاک نہیں ہو گا''۔ عمرو نے کہا۔

''ہاں آقا۔ میں تمہیں یہ ساری تفصیل بتا سکتا ہوں مگر''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''مگر کیا''۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

''تم پہلے یہ فیصلہ تو کرو کہ کیا تم شہزادی گل پری کی مدد کرنا بھی چاہتے ہو کہ نہیں''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''شہزادی گل پری نے مجھ سے عیاری تو کی تھی اور

مجھے دھوکہ دینے کی بھی کوشش کی تھی۔ مجھے اس پر شدید غصہ بھی آ رہا ہے لیکن وہ چونکہ مظلوم ہے اور اسے ایک ظالم جادوگر میری آنکھوں کے سامنے اٹھا کر لے گیا ہے اس لئے میں بھلا یہ کیسے نظر انداز کر سکتا ہوں۔ تم نے مجھے شاہون جادوگر کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ سب سن کر تو میرا دل دہل گیا ہے۔ وہ اس قدر ظالم انسان ہے کہ اپنی زندگی بڑھانے کے لئے وہ اپنی ہی اولاد کو ہلاک کر کے اس کا دل کھانا چاہتا ہے۔ اس جیسا ظالم اور سفاک انسان شاید ہی اس دنیا میں کوئی موجود ہو۔ میں ایسے ظالم، سفاک اور بے رحم انسان کو کبھی معاف نہیں کر سکتا۔ وہ شہزادی گل پری جیسی معصوم اور خوبصورت پری کو اپنے ظلم کا نشانہ بنائے میں یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے میں شہزادی گل پری کی مدد کرنے ضرور جاؤں گا اور جیسے بھی ممکن ہوا شاہون جادوگر کو ہلاک کر کے اس کی قید سے شہزادی گل پری کو آزاد کرا لاؤں گا''۔ عمرو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''بہت خوب آقا۔ آپ واقعی بے حد درد مند

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

انسان ہیں۔ آپ کے خیالات واقعی بے حد نیک ہیں۔ شاہون جادوگر جیسے ظالم اور بے رحم جادوگر کا ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے۔ وہ اپنی اولاد پر تو ظلم کرے گا ہی لیکن اب جو وہ خود کو زندہ رکھنے کے لئے انسانی بچوں کا خون پیتا ہے یہ بھی تو اس کا سب سے بڑا جرم اور ظلم ہے''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''ہاں۔ یہ شاہون جادوگر کا معصوم اور بے گناہ بچوں پر واقعی بہت بڑا ظلم ہے۔ جن ماں باپ سے ان کی اولادیں چھین لی جائیں ان کا کیا حال ہوتا ہو گا یہ سوچ کر ہی دل دہل جاتا ہے۔ بس شاہون جادوگر نے جتنا ظلم کرنا تھا وہ کر چکا ہے اب میں اسے مزید ظلم کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ تم مجھے اس تک پہنچنے کا طریقہ بتاؤ۔ میں اب اسے ہر صورت میں ہلاک کر کے ہی دم لوں گا''۔ عمرو نے کہا تو محافظ بونا اسے شاہون جادوگر کے طلسم محل، طلسمی ڈھانچوں اور اس پرندے کے بارے میں بتانا شروع ہو گیا جس میں شاہون جادوگر کی جان تھی۔

شاہون جادوگر بے حد خوش تھا۔ اس نے آخر کار شہزادی گل پری کو ڈھونڈ ہی نکالا تھا جو اس کی شیطانی طاقت سرخ بونے کو ہلاک کر کے اس کی سرخ نگینے والی انگوٹھی لے کر اس کے طلسم محل سے فرار ہو گئی تھی۔ اب شہزادی گل پری طلسم محل کے طلسمی تہہ خانے میں قید تھی جس کی حفاظت تین شیطان ڈھانچے جاروت، ماروت اور ہاروت کر رہے تھے۔

شاہون جادوگر نے شہزادی گل پری سے سرخ بونے کی سرخ انگوٹھی چھین لی تھی اب شہزادی گل پری کسی بھی طرح اس کے محل سے فرار نہیں ہو سکتی تھی اس لئے شاہون جادوگر بے حد مطمئن اور خوش تھا۔

شاہون جادوگر، شہزادی گل پری کو بے حد پسند کرتا

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھا۔ وہ چاہتا تو شہزادی پر بے پناہ ظلم کر کے اسے زبردستی بھی اپنے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کر سکتا تھا لیکن شاہون جادوگر، شہزادی گل پری پر تشدد کر کے اس کا حسن ختم نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لئے اس نے ابھی تک شہزادی گل پری پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ یہ دیکھنے کے لئے تہہ خانے میں گیا تھا کہ شہزادی گل پری کس حال میں ہے۔

شاہون جادوگر نے شہزادی گل پری کو پچھلے کئی روز سے بھوکا پیاسا رکھا ہوا تھا وہ اسے نہ کچھ کھانے کو دیتا تھا اور نہ پینے کو۔ شاہون جادوگر چاہتا تھا کہ شہزادی گل پری کچھ دن بھوکی پیاسی رہے گی تو اس کی ساری ہمت اس کی ساری اکڑ ختم ہو جائے گی اور جب وہ بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑے گی تو وہ خود ہی اس سے شادی کرنے کی حامی بھر لے گی۔

شہزادی گل پری کو بھوکا پیاسا رکھنے سے اس کی صرف صحت پر ہی اثر پڑے گا اور وقتی طور پر ہی اس کا حسن ماند پڑ سکتا تھا لیکن شاہون جادوگر کا خیال تھا کہ جب شہزادی گل پری اس سے شادی کرنے کے

لئے تیار ہو جائے گی تو وہ اسے خوب کھلائے پلائے گا اور اسے اعلیٰ سے اعلیٰ غذائیں مہیا کرے گا جس سے شہزادی گل پری کی صحت بھی ٹھیک ہو جائے گی اور اس کا ماند پڑا ہوا حسن بھی نکھر آئے گا۔

شہزادی گل پری کو جنگل سے لائے ہوئے آج پانچواں دن تھا۔ شاہون جادوگر اپنے مخصوص کمرے میں مور جیسے بنے ہوئے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے عقب میں دو خوبصورت لڑکیاں اسے مور پنکھ سے ہوا جھلنے میں مصروف تھیں اور اس کے سامنے خوبصورت پریاں رقص کر رہی تھیں۔ دیواروں کے ساتھ سازندے بیٹھے ہوئے تھے جو نہایت مسحور کن ساز بجا رہے تھے اور شاہون جادوگر ہاتھ میں شراب کا گلاس لئے بڑی مدہوشی کے عالم میں پریوں کا رقص دیکھ رہا تھا۔

شاہون جادوگر ابھی رقص دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے سامنے ایک جھماکہ سا ہوا اور وہاں ایک نیلے رنگ کا موٹا سا بونا نمودار ہو گیا۔ بونے نے بھاری اور نہایت موٹا لباس پہن رکھا تھا جیسے وہ برفستان سے نکل کر آیا ہو۔ اس بونے کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھیں اور اس کا پیٹ بے حد پھولا ہوا تھا۔ بونے کی ناک چھوٹی تھی اور اس کی آنکھیں بھی اندر کو دھنسی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں البتہ اس کے دونوں گال بے حد پھولے ہوئے تھے۔ بونے کے ارد گرد ہلکے نیلے رنگ کا دھواں سا رقص کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دھویں کا ایک چھوٹا سا دائرہ اس بونے کے سر پر بھی چکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ وہی بونا تھا جو پہلے اس کے سر پر دھویں کے ایک دائرے میں ظاہر ہوا تھا اور جسے شاہون جادوگر چکر دھواں کہتا تھا۔

''چکر دھویں۔ تم یہاں۔ کیا مطلب اور تم یہاں اپنی اصلی شکل میں کیوں نمودار ہوئے ہو''۔ شاہون جادوگر کی نظر اس بونے پر پڑی تو اس نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے آقا''۔ بونے نے بڑے مؤدبانہ مگر قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

''کیا بات کرنی ہے۔ بولو''۔ شاہون جادوگر نے پوچھا۔

''مجھے آپ سے تخلیئے میں بات کرنی ہے آقا''۔ بونے نے کہا۔

''تخلیئے میں۔ اوہ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ سب۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ''۔ شاہون جادوگر نے پہلے بونے سے کہا پھر اس نے ناچتی ہوئی پریوں اور سازندوں کی طرف دیکھتے ہوئے انہیں وہاں سے جانے کا حکم دیتے ہوئے کہا تو پریاں اچانک وہاں سے غائب ہوتی چلی گئیں اور ان کے ساتھ سازندے بھی وہاں سے غائب ہو گئے۔

''تم دونوں یہاں کیا کر رہی ہو۔ تم نے سنا نہیں میں نے سب کو یہاں سے جانے کا حکم دیا تھا''۔ شاہون جادوگر نے تخت کے پیچھے موجود ان خوبصورت لڑکیوں کی طرف دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا جو اسے مور پنکھوں سے ہوا جھل رہی تھی۔ اس کا حکم سنتے ہی دونوں لڑکیاں مور پنکھوں سمیت وہاں سے غائب ہو گئیں۔ اب کمرے میں شاہون جادوگر اور چکر دھویں کے سوا اور کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

''ہاں۔ اب بولو چکر دھویں۔ کیا بات کرنی ہے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تمہیں مجھ سے اور وہ بھی تنہائی میں''۔ شاہون جادوگر نے بونے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''آقا۔ کیا آپ کسی عمرو عیار کو جانتے ہیں''۔ بونے نے کہا۔

''عمرو عیار۔ کون عمرو عیار''۔ شاہون جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ یہ نام پہلی بار سن رہا ہو۔

''میں اس عمرو عیار کی بات کر رہا ہوں جو عیاروں کا عیار اور جادوگروں کا ازلی دشمن ہے اور جو خود کو برق رواں۔ شعلہ فگاں اور موت جادوگراں کہتا ہے''۔ چکر دھویں نامی بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

''نہیں ۔ یہ نام میں پہلی بار تم سے سن رہا ہوں۔ کون ہے یہ عمرو عیار اور تم مجھ سے اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو''۔ شاہون جادوگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جس جنگل میں آپ شہزادی گل پری کو تلاش کرنے کے لئے گئے تھے کیا آپ کو وہاں کوئی آدم زاد ملا تھا۔ دبلا پتلا سا بوڑھا''۔ چکر دھویں نے

شاہون جادوگر کی بات کا جواب دیئے بغیر پوچھا۔

''دبلا پتلا سا بوڑھا۔ ہاں وہاں ایک آدمی مجھے ملا تھا وہ بوڑھا تھی تھا اور دبلا پتلا بھی اس کا منہ کھجور جیسا تھا۔ سوکھا سڑا سا۔ اس نے مجھے اپنا نام بھی بتایا تھا۔ اس کا نام چاؤ ماؤ تھا''۔ شاہون جادوگر نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

''وہ بوڑھا آدمی چاؤ ماؤ نہیں۔ عمرو عیار تھا آقا''۔ چکر دھویں نے کہا۔

''ہونہہ۔ وہ چاؤ ماؤ تھا یا عمرو عیار۔ مجھے اس سے کیا لینا دینا۔ تم اس کے بارے میں آخر یہ سب کیوں کہہ رہے ہو''۔ شاہون جادوگر نے ناگوار لہجے میں کہا۔

''خواجہ عمرو عیار دنیا کا ایک انتہائی خطرناک، عیار اور مکار انسان ہے آقا''۔ چکر دھویں نے کہا اور وہ شاہون جادوگر کو عمرو عیار کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ عمرو عیار کے کارناموں اور اس کی عیاریوں کے بارے میں سن کر شاہون جادوگر حیران رہ گیا۔

''حیرت ہے وہ شخص اتنا چالاک اور عیار انسان

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے۔ دیکھنے میں تو وہ مجھے ایک سوکھا سڑا اور بزدل سا دکھائی دے رہا تھا''۔ شاہون جادوگر نے کہا۔

''وہ آپ کو چکر دے رہا تھا آقا۔ اسے معلوم تھا کہ شہزادی گل پری کہاں چھپی ہوئی ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ آپ کسی طرح سے شہزادی گل پری کو ڈھونڈ سکیں اسی لئے وہ آپ کو احمق بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب آپ نے اسے جانے کے لئے کہا تھا تو وہ وہاں سے کہیں نہیں گیا تھا۔ بلکہ وہ غیبی حالت میں آپ کے پاس ہی موجود تھا۔ اس نے آپ کو جاروت، ماروت اور ہاروت کو بلاتے بھی دیکھ لیا تھا اور اس نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ جاروت نے کس طرح سے شہزادی گل پری کو درخت میں سے تلاش کیا تھا''۔ چکر دھویں نے کہا۔

''حیرت ہے وہ میرے پاس تھا اور مجھے اس کا پتہ ہی نہیں تھا''۔ شاہون جادوگر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''وہ غیبی حالت میں تھا آقا۔ اس کے پاس کچھ ایسی کراماتی چیزیں ہیں جو جادوگروں، جنوں اور دیوؤں

کے مقابلے میں اس کے بے حد کام آتی ہیں اور ان کراماتی چیزوں کی وجہ سے وہ ہمیشہ ان سب سے جیت جاتا ہے''۔ چکر دھویں نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ میں پھر تم سے یہی پوچھوں گا کہ تم مجھے اس عمرو عیار کے بارے میں یہ سب کچھ کیوں بتا رہے ہو''۔ شاہون جادوگر نے بری طرح سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''عمرو عیار نے آپ کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے آقا اور وہ آپ کو ہلاک کرنے اور آپ سے شہزادی گل پری کو چھڑانے کے لئے طلسم محل میں آ رہا ہے''۔ چکر بونے نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا اور اس کی بات سن کر شاہون جادوگر یوں اچھلا جیسے چکر بونے نے اس کے سر پر ہتھوڑا مار دیا ہو وہ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چکر دھویں کی جانب دیکھنے لگا۔

''عمرو عیار۔ وہ سوکھا سڑا بوڑھا جس کے جسم میں جان نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ پھونک مار دو تو وہ ہوا میں اُڑتا نظر آئے اور وہ میرے طلسم محل میں آ رہا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے اور وہ بھی مجھے ہلاک کرنے کے لئے"۔ شاہون جادوگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ آپ کو ہلاک کرنے کے لئے آ رہا ہے"۔ چکر دھویں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ شاہون جادوگر چند لمحے چکر دھویں کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتا رہا پھر وہ اچانک زور زور سے قہقہے لگانا شروع ہو گیا۔

"ہا ہا ہا ہا۔ عمرو عیار ایک تنک منک سا انسان اور مجھے ہلاک کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ ہا ہا ہا ہا۔ بہت خوب چکر دھویں۔ مجھے تمہارا یہ مذاق بہت پسند آیا ہے۔ تمہارے اس مذاق سے میں سچ مچ ہنس ہنس کر دوہرا ہو رہا ہوں۔ ایک بوڑھا۔ جس میں جان نام کی کوئی چیز ہی نہیں وہ مجھے۔ ہا ہا ہا ہا۔ وہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے میرے طلسم محل میں آ رہا ہے"۔ شاہون جادوگر نے زور زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"میں آپ سے مذاق نہیں کر رہا ہوں آقا۔ عمرو عیار سچ مچ آ رہا ہے"۔ چکر دھویں نے بڑی سنجیدگی

سے کہا لیکن شاہون جادوگر کو اس کی بات پر کوئی اثر نہ ہوا وہ پیٹ پکڑ کر یوں قہقہے لگا رہا تھا جیسے چکر دھواں اسے لطیفے سنا سنا کر ہنسا رہا ہو۔

"بس کرو چکر دھویں۔ میں اور نہیں ہنس سکتا۔ جاؤ تم جاؤ یہاں سے۔ عمرو عیار مجھے ہلاک کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ ہا ہا ہا ہا۔ عمرو عیار"۔ شاہون جادوگر نے اسی طرح زور زور سے ہنستے ہوئے کہا۔

"آقا آپ میری بات کا یقین کریں میں....." چکر دھویں نے کہنا چاہا لیکن اسی لمحے شاہون جادوگر کے قہقہے رک گئے اور وہ اچانک چکر دھویں کی جانب انتہائی غضبناک نظروں سے گھورنا شروع ہو گیا۔

"بس چکر دھویں۔ میں اور کچھ نہیں سننا چاہتا۔ ہونہہ۔ ایک عام آدم زاد اور مجھے ہلاک کرنے آ رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے وہ میرے طلسم محل میں کیسے داخل ہو گا اور میری جان تو میرے جسم میں ہے ہی نہیں۔ میں نے جس پرندے میں اپنی جان چھپائی ہوئی ہے وہ دنیا کے کس حصے میں اور آسمان کی کتنی بلندی پر اڑ رہا ہے اس کے بارے میں خود مجھے بھی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

معلوم نہیں ہے پھر بھلا وہ سوکھا سڑا عمرو عیار۔ وہ اس پرندے کو کہاں تلاش کرے گا۔ جب تک وہ پرندہ تلاش نہیں کر لیتا اس وقت تک نہ تو میں اس کے ہاتھوں ہلاک ہو سکتا ہوں اور نہ زخمی اور رہی بات اس کے یہاں آنے کی تو یہ بھی ناممکن ہے۔ میرا محل نام کا نہیں سچ مچ طلسم محل ہے۔ اس محل میں داخل ہونے کے لئے عمرو عیار کو کئی طلسمات سے گزرنا پڑے گا۔ وہ ایک عام آدم زاد ہے۔ میں نے محل کی حفاظت کے لئے جو طلسمات بنائے ہیں انہیں تو کوئی بڑے سے بڑا جادوگر بھی نہیں ختم کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی جن یا دیو ان طلسمات سے گزر سکتا ہے پھر عمرو عیار۔ وہ ان طلسمات کو کیسے سر کرے گا۔ وہ میرے کسی ایک بھی طلسم میں چلا گیا تو اس کی وہیں ہلاکت ہو جائے گی"۔ شاہون جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا فرض تھا آقا کہ میں آپ کو آنے والے خطرے سے آگاہ کر سکوں۔ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے آپ میری بات کا یقین کریں یا نہ کریں یہ آپ کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن میں آپ کو بتا دینا چاہتا

ہوں کہ عمرو عیار اب تک ہزاروں طلسمات سر کر چکا ہے جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ عمرو عیار ایسا انسان ہے جس سے طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب بھی ڈرتا ہے اور وہ طلسم ہوشربا کی حفاظت کے جتنے بھی حفاظت کے انتظامات کرتا ہے عمرو عیار ان تمام انتظامات کو توڑ کر آسانی سے طلسم ہوشربا میں بھی داخل ہو جاتا ہے اور وہ طلسم ہوشربا میں دندناتا پھرتا ہے۔ اسے پکڑنے اور اسے ہلاک کرنے کے لئے شہنشاہ افراسیاب اپنے کئی نامور جادوگروں اور جادوگرنیوں سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھا ہے اور وہ خود بھی کئی بار عمرو عیار کے ہاتھوں نقصان اٹھا چکا ہے۔ یہی نہیں شہنشاہ افراسیاب کی چھوٹی بیوی حیرت جادو بھی کئی بار عمرو عیار کے مدمقابل آ چکی ہے لیکن سوائے شکست کے اسے آج تک عمرو عیار سے کوئی کامیابی نہیں ملی ہے۔ اس لئے میرا آپ کو مشورہ ہے کہ آپ عمرو عیار کو ایک عام انسان نہ سمجھیں اور جیسے بھی ممکن ہو اسے طلسم محل میں داخل ہونے سے روکیں۔ اگر وہ طلسم محل میں داخل ہو گیا تو پھر آپ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اور آپ کا طلسم محل ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا''۔ چکر دھویں نے کہا اور اس کی بات سن کر شاہون جادوگر کا چہرہ اور زیادہ غصے سے سیاہ ہو گیا۔

''تم میرے سامنے عمرو عیار کا راگ الاپنا بند کرو چکر دھویں ورنہ میں تمہیں ابھی جلا کر بھسم کر دوں گا۔ جاؤ یہاں سے۔ میں شہنشاہ افراسیاب نہیں ہوں جس کے ناقص انتظامات کی وجہ سے عمرو عیار اس کے طلسم ہوشربا میں داخل ہو جاتا ہے اور اسے اور اس کی بیوی کو نقصان پہنچا کر واپس بھی آ جاتا ہے۔ میں شاہون جادوگر ہوں۔ میں چاہوں تو شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی حیرت جادو کو بھی اپنے پیروں پر جھکنے کے لئے مجبور کر دوں۔ اگر میں یہ سب کر سکتا ہوں تو پھر عمرو عیار میرے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے وہ مجھ تک کبھی نہیں پہنچ سکتا اور اس کے لئے طلسم محل میں داخل ہونا اس صدی کا سب سے مشکل اور ناممکن کام ہو گا۔ تم جاؤ۔ آنے دو اسے۔ میں بھی دیکھتا ہوں کہ وہ کس قدر عیار اور چالاک انسان ہے اور وہ کس طرح سے میرے طلسم محل میں داخل ہوتا ہے''۔ شاہون جادوگر

نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر چکر دھویں نے سر جھکایا اور دھواں بن کر وہاں سے غائب ہوتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ چکر دھویں نے میرے سامنے عمرو عیار کے راگ الاپ الاپ کر میرے کان خراب کر دیئے ہیں۔ وہ سوکھا سڑا انسان بھلا میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ ہونہہ۔ چکر دھویں نے عمرو عیار کے بارے میں باتیں کر کر کے میرا دماغ خراب کر دیا ہے۔ اگر چکر دھواں میری جادو کی طاقت نہ ہوتی تو میں اسے یہیں جلا کر بھسم کر ڈالتا''۔ شاہون جادوگر نے غراتے ہوئے کہا۔

''طلسم محل میں کوئی عیار اول تو داخل ہی نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی یہاں آ بھی گیا تو اس کی عیاری فوراً مجھ پر کھل جائے گی۔ وہ چاہے کسی بھی روپ میں ہو طلسم محل میں داخل ہوتے ہی اس کا اصلی چہرہ میرے سامنے آ جائے گا اور میں اپنی جادو کی ہڈی سے اسے ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دوں گا پھر عمرو عیار بھلا میرے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ جنگل میں مجھے عمرو عیار ملا تھا تو میں اسے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

وہیں ہلاک کر دیتا"۔ شاہون جادوگر نے اسی انداز میں کہا۔ وہ کچھ دیر گہرے خیالوں میں کھویا رہا پھر اس نے تخت پر رکھی ہوئی اپنی جادو کی نیلی ہڈی اٹھائی جس کے سرے پر سفید کھوپڑی جڑی ہوئی تھی۔ شاہون جادوگر نے منتر پڑھ کر اس ہڈی پر پھونکا اور پھر اسے سامنے کی طرف کر کے زور سے جھٹک دیا۔ جیسے ہی اس نے ہڈی جھٹکی اسی لمحے ہڈی کے سرے پر لگی ہوئی کھوپڑی کے منہ سے آگ کا ایک فوارا سا نکل کر سامنے فرش پر پڑا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اچانک وہاں آگ کا ایک الاؤ سا روشن ہو گیا۔ دوسرے لمحے آگ میں سے ایک انتہائی لمبا تڑنگا اور خوفناک شکل والا جن نکل کر باہر آ گیا۔ اس جن کا رنگ سرخ تھا اور اس نے سرخ رنگ کا ہی جانگیہ پہن رکھا تھا۔ سرخ جن کا سر گنجا تھا اور اس کے چہرے پر لمبی لمبی داڑھی مونچھیں تھیں۔ جن کے ہاتھ میں ایک بے حد بڑا اور بھاری گرز تھا جو اس نے اپنے ایک کاندھے پر ٹکا رکھا تھا۔

سرخ رنگ کے جن کی آنکھیں گول تھیں اور اس

کی آنکھیں اس کے رنگ سے زیادہ سرخ دکھائی دے رہی تھیں جیسے اس کی آنکھوں میں سرخ سرخ کوئلے جل رہے ہوں۔

آگ کے الاؤ سے نکل کر جیسے ہی سرخ رنگ کا جن باہر آیا اس کے پیچھے الاؤ خود بخود بجھ گیا اور جن شاہون جادوگر کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ شاہون جادوگر کے سامنے آ کر سرخ رنگ کے جن نے اپنا سر جھکا دیا۔

"گرز مار جن حاضر ہے آقا۔ حکم"۔ سرخ رنگ کے جن نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آواز اس کے وجود کی طرح بے حد بھاری اور ڈراؤنی تھی۔

"گرز مار جن۔ فوراً طلسم محل سے باہر چلے جاؤ۔ طلسم محل کی جانب ایک آدم زاد آ رہا ہے جو بوڑھا اور انتہائی سوکھا سڑا ہے۔ اس کی شکل کسی کھجور جیسی ہے۔ وہ اگر تمہیں طلسم محل کی طرف آتا دکھائی دے تو اسے اسی وقت گرز مار کر ہلاک کر دینا۔ تمہارے گرز میں اتنی طاقت ہے کہ اگر تم یہ گرز کسی ہاتھی کو بھی مار دو تو اس کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جائے گا۔ میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چاہتا ہوں کہ عمرو عیار نامی آدم زاد کسی بھی طرح تمہاری نظروں سے نہ بچ سکے اور تم اسے دیکھتے ہی ہلاک کر دو''۔ شاہون جادوگر نے سرخ رنگ کے گرز مار جن کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''جو حکم آقا۔ میں اس آدم زاد کو دیکھتے ہی ہلاک کر دوں گا''۔ گرز مار جن نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا جیسے اس نے شاہون جادوگر کا حکم ماننے کے سوا کچھ سیکھا ہی نہ ہو۔

''مجھے عمرو عیار کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ عیاروں کا عیار ہے اور وہ ہر قسم کا بہروپ بدل سکتا ہے۔ اس کے پاس ایسی کراماتی چیزیں ہیں جن کی مدد سے وہ جن بھی بن سکتا ہے۔ دیو بھی، آدم زاد لڑکی بھی اور وہ کوئی عام سا پرندہ بن کر بھی یہاں آ سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی عقاب بن کر یا پھر کوئی چڑیا بن کر ہی محل میں داخل ہونے کی کوشش کرے اس لئے تم ہر ایک کا خصوصی طور پر خیال رکھنا اگر بھولے سے بھی تمہیں کوئی طلسم محل کی طرف آتا دکھائی دے تو تم اسے فوراً ہلاک کر دینا''۔ شاہون جادوگر

نے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ میں طلسم محل کی طرف کسی پرندے کو بھی نہیں آنے دوں گا''۔ گرز مار جن نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ''۔ شاہون جادوگر نے کہا تو گرز مار جن نے ایک بار پھر اسے سر جھکا کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر وہ مڑ کر بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ اب اگر عمرو عیار تو کیا اس کا عیار باپ یا اس کا عیار دادا بھی آ جائے تو وہ بھی گرز مار جن کی نظروں سے چھپ کر طلسم محل میں داخل نہیں ہو سکے گا اور وہ جیسے ہی گرز مار جن کی نظروں میں آئے گا گرز مار جن اسے گرز مار کر اس کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بنا دے گا''۔ شاہون جادوگر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور اس نے تخت کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں جیسے اب وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہو۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمرو عیار ایک اُڑنے والے طلسمی قالین پر سوار تھا اور قالین اسے لئے نہایت تیز رفتاری سے آسمان میں اُڑا جا رہا تھا۔

عمرو عیار رات کے وقت ہی جنگل سے نکل آیا تھا۔ محافظ بونے کے کہنے کے مطابق اسے پہلے آسمانوں میں کہیں اُڑتا ہوا وہ پرندہ تلاش کر کے اسے پکڑنا تھا جس میں شاہون جادوگر کی جان تھی۔

وہ پرندہ کہاں تھا اس کے بارے میں محافظ بونے کو بھی کچھ معلوم نہیں تھا اس نے عمرو کو بتایا تھا کہ وہ پرندہ عام پرندوں جیسا ہی ہے لیکن دوسرے پرندوں سے اس پرندے کا ایک فرق ضرور ہے۔ جس پرندے میں شاہون جادوگر کی جان ہے اس پرندے کی گردن

پر شاہون جادوگر جیسا سر لگا ہوا ہے۔ جو انسانی سر ہے اور اس کی شکل ہوبہو شاہون جادوگر جیسی ہی ہے۔ اس کے علاوہ اس پرندے کے پنجے نہیں تھے۔ وہ ہر وقت آسمان کی بلندیوں پر کہیں اُڑتا رہتا تھا جسے عمرو نے ہی تلاش کرنا تھا اور اسے پکڑ کر اپنے پاس قید کرنا تھا اور اس کے بعد اسے شاہون جادوگر کے طلسم محل میں جانا تھا۔ آسمانوں میں جا کر پرندے کو تلاش کرنا عمرو عیار کو انتہائی مشکل کام نظر آ رہا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایسے پرندے کو کہاں تلاش کرے گا جس کا سر شاہون جادوگر جیسا تھا وہ دنیا کے کس حصے میں تھا اور آسمان پر کتنی بلندی پر تھا لیکن اس کے باوجود عمرو عیار طلسمی قالین پر شاہون جادوگر کے سر والے پرندے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تھا۔

زنبیل کا محافظ بونا اس کے ساتھ ہی تھا۔ وہ عمرو عیار کے سر کے اوپر اس کے ساتھ ساتھ ہوا میں اُڑا چلا آ رہا تھا۔ عمرو عیار نے اسے زنبیل میں واپس نہیں بھیجا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ محافظ بونے کی نظریں بے حد

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تیز ہیں جو زمین کی گہرائیوں میں بھی جھانک سکتی ہیں اور آسمان کی بلندیوں پر اُڑتے ہوئے ایک پرندے کو بھی دیکھ کر وہ پہچان سکتا تھا کہ وہ کون سا پرندہ ہے۔ اس لئے عمرو نے اسے اپنے ساتھ ہی رکھا ہوا تھا تاکہ وہ اس کے ساتھ ہی اس پرندے کو تلاش کرے جس کا سر شاہون جادوگر کے سر جیسا تھا۔ عمرو نے چونکہ رات کے وقت سفر شروع کیا تھا اس لئے اس نے اپنی آنکھوں میں سلیمانی سرمہ لگا لیا تھا تاکہ وہ رات کے اندھیرے میں اور دور دور تک آسانی سے دیکھ سکے۔ اس وقت دن نکل آیا تھا اور اس کا قالین کافی بلندی پر اُڑا چلا جا رہا تھا اور عمرو اور محافظ بونے کی نظریں اس پرندے کو تلاش کر رہی تھیں لیکن وہ پرندہ جس کا سر شاہون جادوگر کے سر جیسا تھا انہیں کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''ہونہہ۔ اس طرح تو ہم ساری زندگی بھی اس پرندے کو ڈھونڈتے رہے تب بھی ہم اسے تلاش نہیں کر سکیں گے''۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ وہ رات سے مسلسل جاگ رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی آنکھیں

اب سوجی سوجی سی دکھائی دے رہی تھیں اور وہ خاصا بیزار بیزار سا دکھائی دے رہا تھا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو آقا۔ واقعی اس طرح تو ہم ساری دنیا میں بھی گھومتے رہیں تب بھی ہم اس پرندے کو نہیں ڈھونڈ سکیں گے''۔ محافظ بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر بتاؤ کیا کیا جائے۔ کس طرح اور کہاں سے سیاہ پرندے کو ڈھونڈا جائے جس میں شاہون جادوگر کی جان ہے''۔ عمرو نے سر اٹھا کر محافظ بونے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے سوچنے دو آقا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سوچتے رہو۔ میں اب کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ نیند سے میری آنکھیں بند ہوتی جا رہی ہیں۔ جب تمہیں پرندے تک پہنچنے کا کوئی طریقہ معلوم ہو جائے تو مجھے جگا لینا''۔ عمرو نے کہا اور وہ اُڑتے ہوئے قالین پر لیٹ گیا۔ دن خاصا نکل آیا تھا۔ آسمان پر سورج چمک رہا تھا اور چونکہ دن کے آغاز سے ہی گرمی شروع ہو جاتی تھی اس لئے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمرو نے زنبیل سے مقدس چھتری نکال کر قالین کے سرے پر باندھ دی تھی تاکہ سورج کی روشنی اور گرمی سے وہ محفوظ رہ سکے۔ قالین پر لیٹتے ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا قالین اسے لئے مسلسل اُڑا چلا جا رہا تھا۔

عمرو نے آنکھیں بند کیں تو چند ہی لمحوں میں اسے نیند نے آ لیا اور قالین پر وہ زور زور سے خراٹے نشر کرنے لگا۔

''ہونہہ۔ آقا کے خراٹوں کی آواز بہت تیز ہے۔ اگر یہ اسی طرح سے خراٹے لیتے رہے تو میں کیسے کچھ سوچ سکتا ہوں''۔ عمرو عیار کو خراٹے لیتے دیکھ کر محافظ بونے نے منہ بنا کر کہا اور تیزی سے ہوا میں بلند ہو کر قالین سے دور ہوتا چلا گیا تاکہ اس کے کانوں تک عمرو عیار کے خراٹے لینے کی آواز نہ پہنچ سکے اور وہ اطمینان سے سوچ سکے۔

ابھی عمرو عیار کو سوئے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک اسے خواب میں آسمان کی بلندیوں پر سیاہ رنگ کا ایک پرندہ اُڑتا ہوا دکھائی دیا۔ پرندہ عام پرندوں

سے کہیں بڑا تھا۔ جو سیاہ رنگ کے کوّے جیسا تھا۔ اس پرندے کے پیر تو تھے لیکن اس کے پیروں پر پنجے نہیں تھے۔ اس کے علاوہ اس پرندے کی گردن پر پرندے کی جگہ ایک انسان کا سر لگا ہوا تھا جو بالکل اس بوڑھے جادوگر شاہون جیسا تھا جسے عمرو عیار نے جنگل میں دیکھا تھا اور جو شہزادی گل پری کو درخت سے نکال کر اپنے طلسم محل میں لے گیا تھا۔

شاہون جادوگر کے سر والے پرندے کو دیکھ کر عمرو عیار بے اختیار چونک پڑا۔ پرندہ نہایت تیز رفتاری سے اس کے سامنے اُڑا جا رہا تھا۔ عمرو خواب میں اس انسانی سر والے پرندے کے پیچھے کسی پرندے کی طرح اُڑا جا رہا تھا وہ پرندے کے پیچھے نہایت تیز رفتاری سے اُڑ رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ پھیلا رکھے تھے اور جیسے ہی وہ پرندے کے نزدیک پہنچتا وہ پرندے کو جھپٹا مار کر پکڑنے کی کوشش کرتا لیکن پرندہ اسے غچہ دے کر نکل جاتا۔ عمرو پاگلوں کی طرح اس پرندے کے پیچھے لگا ہوا تھا لیکن پرندہ کسی بھی طرح اس کے ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ کبھی عمرو کو غچہ دے کر دائیں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طرف نکل جاتا تھا کبھی بائیں طرف اور کبھی پر مارتا ہوا تیزی سے سامنے کی طرف اُڑنا شروع کر دیتا تھا۔ عمرو بار بار اس کے پیچھے کبھی دائیں طرف غوطہ لگا رہا تھا اور کبھی بائیں طرف لیکن پرندہ اس کی توقع سے کہیں بڑھ کر تیز تھا اور کسی بھی طرح اس کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ پھر عمرو عیار نے نیچے جھانکا تو اسے نیچے ہر طرف سفید رنگ کی پہاڑیاں اور سفید رنگ کے ہی میدانی علاقے دکھائی دیئے۔ وہاں ہر طرف جیسے سفید چادر سی پھیلی ہوئی تھی۔ عمرو عیار حیران ہو کر اس سفید چادر سے ڈھکے علاقے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ نیچے موجود زمین، پہاڑ، چٹانیں، درخت حتیٰ کہ وہاں موجود ہر چیز سفید رنگ کی ہی تھی۔ ابھی عمرو حیرت سے یہ سب دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے اچانک سفید میدانوں میں سرخ رنگ کے بڑے بڑے بھالو بھاگتے ہوئے دکھائی دیئے۔ سرخ رنگ کے بھالوؤں کی تعداد بے حد زیادہ تھی وہ ایک دوسرے پر جھپٹتے ہوئے سفید زمین پر بھاگے چلے جا رہے تھے۔ پھر عمرو عیار کو کچھ دور موجود پہاڑوں پر بڑی بڑی

چٹانیں دکھائی دیں جو سفید رنگ کی تھیں۔ ان چٹانوں کی شکلیں مختلف جانوروں جیسی تھیں جیسے سفید چٹان کو کسی نے تراش کر ہاتھی بنا دیا ہو۔ کسی کو شیر، کسی کو مگر مچھ اور کسی چٹان کو کاٹ کر اور تراش کر گینڈا بنا دیا ہو۔ عمرو حیرت سے یہ سب دیکھ رہا تھا پھر اسے پرندے کا خیال آیا تو اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے انسانی سر والا پرندہ کہیں دکھائی نہیں دیا۔ کچھ دیر پہلے پرندہ اس سے آگے آگے اُڑا چلا جا رہا تھا اور عمرو نے جب نیچے دیکھنا شروع کیا تو اس موقع کا فائدہ اٹھا کر پرندہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو کر نجانے کہاں چلا گیا تھا۔ اسی لمحے انسانی سر والا پرندہ دائیں طرف سے آیا اور اچانک عمرو عیار سے ٹکرا گیا۔ اس پرندے کی ٹکر اس قدر زور دار تھی کہ عمرو عیار کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے گرتا چلا گیا۔ وہ خود کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔ نہایت تیزی سے نیچے گرتے ہوئے عمرو کو اپنی موت صاف دکھائی دے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رہی تھی اور پھر اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ نیچے موجود ایک سفید پہاڑی کی سنگلاخ چٹانوں پر جا گرا ہوا۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور اس چیخ کے ساتھ ہی عمرو کی آنکھیں کھل گئیں۔

عمرو عیار بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پھر جب اس نے دیکھا کہ اس کا قالین بدستور اُڑا جا رہا ہے تو اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''شکر ہے وہ خواب تھا ورنہ میں تو یہی سمجھا تھا کہ سنگلاخ پہاڑی پر گر کر میرے ٹکڑے ہی اُڑ گئے ہیں''۔ عمرو نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سکون بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے محافظ بونا جو کافی بلندی پر تھا تیزی سے غوطہ لگا کر عمرو کے نزدیک آ گیا۔

''کیا ہوا آقا۔ کیا ہوا''۔ محافظ بونے نے عمرو کے نزدیک آ کر پریشان انداز میں پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو''۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ابھی تم بری طرح سے چیخ رہے تھے۔ میں تمہاری

چیخ سن کر ہی تو نیچے آیا ہوں''۔ محافظ بونے نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو ہنس پڑا۔

''میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ اس خواب میں، میں بلندی سے سنگلاخ پہاڑی پر گر رہا تھا جس کی وجہ سے میرے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی''۔ عمرو نے کہا تو محافظ بونا سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلانے لگا۔

''انسانی سر والے پرندے کو تلاش کرنے کا کوئی طریقہ سوجھا ہے تمہیں یا نہیں''۔ عمرو نے پوچھا۔

''نہیں آقا۔ مجھے تو اس پرندے تک پہنچنے کا کوئی راستہ سجھائی نہیں دے رہا ہے۔ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ وہ کس علاقے میں ہے تو پھر میں اس تک آسانی سے پہنچ سکتا ہوں''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے پھر اچانک اس کے دماغ میں ایک کوندا سا لپکا اور وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اب کیا ہوا ہے''۔ محافظ بونے نے عمرو کو اس طرح سے اچھلتے دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

''تم نے ابھی کہا ہے کہ اگر تمہیں اس علاقے کا پتہ چل جائے جہاں پرندہ موجود ہو سکتا تو تم اسے آسانی سے تلاش کر سکتے ہو''۔ عمرو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر مجھے کسی علاقے کی کوئی چھوٹی سی نشانی بھی مل جائے جہاں شاہون جادوگر کے سر والا پرندہ موجود ہے تو میں تمہیں فوراً وہاں لے جا سکتا ہوں''۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''میں نے جو خواب دیکھا ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ مجھے اشارہ دیا گیا ہے کہ شاہون جادوگر کے سر والا پرندہ مجھے وہاں ملے گا''۔ عمرو نے کہا۔

''کیا مطلب''۔ محافظ بونے نے چونک کر کہا تو عمرو نے اسے اپنا خواب بتانا شروع کر دیا۔ جسے سن کر محافظ بونے کا چہرہ تمتما اٹھا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی۔

''تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو آقا۔ وہ خواب نہیں۔ تمہیں واقعی انسانی سر والے پرندے تک پہنچنے کا اشارہ دیا گیا ہے۔ تم نے جو علاقہ دیکھا ہے وہ کوئی برفانی

علاقہ ہے۔ ایسا برفانی علاقہ جہاں برف نے ہر چیز کو اپنی سفید چادر میں چھپایا ہوا ہے''۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''برفانی علاقہ۔ ان دنوں شدید گرمیاں ہیں۔ ایسے موسم میں ایسا کون سا علاقہ ہو سکتا ہے جہاں اس قدر برف گرتی ہو کہ وہ زمین کے ساتھ ساتھ پہاڑوں کو بھی سفید چادر سے ڈھک دے''۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ایسی صرف ایک ہی جگہ ہو سکتی ہے آقا''۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''کون سی جگہ''۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا۔

''اس دنیا میں ایک ایسی زمین ہے جہاں دن کی روشنی تو ہوتی ہے لیکن وہاں سورج کبھی نہیں نکلتا جس کی وجہ سے وہاں سارا سال ٹھنڈ رہتی ہے اور بارش کے ساتھ ساتھ برفباری بھی ہوتی رہتی ہے۔ سارا سال سردی ہونے کی وجہ سے وہ علاقہ برف کی طرح جما رہتا ہے یہاں تک کہ اس علاقے کے تمام دریا اور سمندر تک برف میں جمے رہتے ہیں۔ مجھے اس علاقے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کا نام تو نہیں معلوم لیکن میں تمہیں اس جگہ لے جا سکتا ہوں''۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''کہیں تم تاریک براعظم کی بات تو نہیں کر رہے ہو''۔ عمرو نے کہا۔

''شاید یہی نام ہو اس جگہ کا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''تم جس علاقے کی بات کر رہے ہو وہ زمین کی خشکی کا ہی ایک حصہ ہے جو تاریک براعظم کہلاتا ہے۔ اس علاقے میں واقعی سورج نہیں نکلتا ہے لیکن کبھی کبھی وہاں روشنی ضرور ہو جاتی ہے۔ لیکن اس روشنی میں کچھ واضح دکھائی نہیں دیتا وہ روشنی ایسی ہوتی ہے جیسے شام کے سائے پھیل رہے ہوں یا ہر طرف دھند ہی دھند چھائی ہوئی ہو۔ وہاں سارا سال سردی رہتی ہے۔ شدید سردی کی وجہ سے اس علاقے کے سمندر کا پانی بھی برف بنا رہتا ہے''۔ عمرو نے کہا تو محافظ بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں ایک نظر اس علاقے کی طرف دیکھ لوں۔ پھر میں تمہیں بتا سکوں گا کہ شاہون جادوگر کے سر والا

پرندہ وہاں ہے یا نہیں''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس علاقے کے بارے میں تم نے اور کیا بتایا تھا کہ وہاں پہاڑوں پر ایسی چٹانیں ہیں جنہیں جانوروں کی طرح تراشا گیا ہے اور تم نے اس علاقے میں سرخ بھالو بھی دیکھے تھے''۔ محافظ بونے نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہی بتایا تھا میں نے تمہیں''۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو جواب میں محافظ بونے نے بھی سر ہلایا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحے وہ آنکھیں بند کئے رہا پھر اس نے اچانک آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر بے پناہ جوش اور تمتماہٹ دکھائی دے رہی تھی۔

''مجھے معلوم ہو گیا ہے آقا کہ وہ انسانی سر والا پرندہ کہاں ہے''۔ محافظ بونے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کہاں ہے''۔ عمرو نے پوچھا۔

''یہ وہی علاقہ ہے جس کا نام تم نے تاریک براعظم بتایا تھا''۔ محافظ بونے نے جواب دیا تو عمرو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے چہرے پر بھی اطمینان آ گیا۔

''کیا تم نے وہاں انسانی سر والے پرندے کو دیکھا ہے''۔ عمرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ پرندہ اسی علاقے میں چکر کاٹ رہا ہے''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''تو پھر چلو''۔ عمرو نے کہا تو محافظ بونے نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے دائیں طرف پلٹ کر اُڑتا چلا گیا۔ عمرو نے محافظ بونے کو جس طرف جاتے دیکھا اس نے طلسمی قالین کو بھی اس کے پیچھے جانے کا حکم دیا تو قالین بھی تیزی سے اسی طرف مڑتا چلا گیا جس طرف محافظ بونا گیا تھا۔

مسلسل اور کئی گھنٹوں کے سفر کے بعد عمرو عیار کو وہ علاقہ دکھائی دے گیا جو اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ نیچے واقعی ہر چیز سفید برف سے ہی ڈھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ زمین، درخت یہاں تک کہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں اور بڑے بڑے پہاڑ بھی سفید برف کی چادر سے ڈھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ محافظ بونا تیزی سے پہاڑی علاقے کی جانب اُڑتا چلا

جا رہا تھا جہاں دور سے ہی اسے ایسی چٹانیں دکھائی دے رہی تھیں جو مختلف جانوروں کی شکلوں جیسی بنی ہوئی تھیں۔

عمرو نے نیچے جھانک کر دیکھا تو اسے ہر طرف دھند سی چھائی ہوئی دکھائی دی۔ عمرو نے چونکہ آنکھوں میں سلیمانی سرمہ لگا رکھا تھا اس لئے وہ دھند میں بھی آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ اسے وہاں ایک میدان دکھائی دے رہا تھا جس میں سرخ رنگ کے بڑے بڑے بھالو ایک دوسرے پر جھپٹتے اور چھلانگیں لگاتے اور بھاگتے ہوئے دکھائی دیئے تو اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''یہی وہ جگہ ہے محافظ بونے جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا''۔ عمرو نے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے قالین سے کچھ فاصلے پر تیزی سے اُڑا چلا جا رہا تھا۔ عمرو کی آواز سن کر اس نے سر گھما کر عمرو کی جانب دیکھا۔

''ہاں۔ آقا۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ انسانی سر والا پرندہ یہیں کہیں موجود ہے۔ آپ چاروں طرف نظر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رکھیں وہ اچانک ہی آپ کے سامنے آ سکتا ہے"۔
محافظ بونے نے جواب دیا تو عمرو نے چاروں طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ آسمان پر کئی پرندے موجود تھے جو سرد علاقوں کے رہنے والے تھے۔ پرندوں کی بڑی تعداد عمرو کے قالین کے ارد گرد سے گزر رہی تھی۔ عمرو غور سے ان پرندوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے خواب میں شاہون جادوگر کے سر والے جس پرندے کو دیکھا تھا وہ سیاہ رنگ کا کوّے جیسا تھا اس لئے عمرو دوسرے پرندوں کی بجائے خاص طور پر سیاہ رنگ کے پرندوں کو دیکھ رہا تھا۔

ان میں کوّے بھی تھے اور دوسرے پرندے بھی۔ ابھی عمرو ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک محافظ بونے کی اسے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آقا۔ وہ دیکھو۔ وہ ہے وہ سیاہ پرندہ جس کا سر شاہون جادوگر جیسا ہے"۔ محافظ بونے نے چیختے ہوئے کہا تو عمرو چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ محافظ بونا اسے دائیں طرف ایک سیاہ رنگ کے پرندے کی جانب اشارہ کر کے بتا رہا تھا جو عمرو عیار سے کافی

فاصلے پر تھا اور نہایت تیز رفتاری سے اُڑا جا رہا تھا۔
عمرو نے اس پرندے کو غور سے دیکھا تو اس کے چہرے پر یکلخت جوش کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ پرندہ دور تھا لیکن اس نے آنکھوں میں چونکہ سلیمانی سرمہ لگا رکھا تھا اس لئے اسے پرندہ واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا۔ پرندے کے پر تو تھے لیکن اس کے پنجے نہیں تھے اور اس کے سر کی جگہ شاہون جادوگر جیسا انسانی سر لگا ہوا تھا جو بالکل شاہون جادوگر جیسا ہی دکھائی دے رہا تھا۔

"ہاں محافظ بونے۔ یہی ہے وہ پرندہ۔ پکڑو اسے۔ پکڑو۔ جانے نہ پائے"۔ عمرو نے بھی چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے طلسمی قالین کو نہایت تیزی سے انسانی سر والے سیاہ پرندے کی جانب اُڑانا شروع کر دیا۔ انسانی سر والا پرندہ برق رفتاری سے اُڑ رہا تھا لیکن عمرو جس طلسمی قالین پر سوار تھا اس کی رفتار بھی کم نہیں تھی۔ عمرو کے حکم پر طلسمی قالین نے بجلی کی سی تیزی سے انسانی سر والے پرندے کی جانب بڑھنا شروع کر دیا تھا۔ انسانی سر والے سیاہ پرندے کو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اچانک اپنے پیچھے عمرو عیار کے آنے کا احساس ہوا تو اس نے ایک بار پلٹ کر عمرو کی جانب دیکھا اور پھر اس نے اور زیادہ تیزی سے اُڑنا شروع کر دیا۔ وہ اُڑتے اُڑتے کبھی دائیں طرف جا رہا تھا کبھی بائیں طرف۔ کبھی وہ ہوا میں سیدھا اوپر کی جانب اٹھ جاتا تھا اور کبھی عمرو عیار کے طلسمی قالین سے بچنے کے لئے نیچے غوطہ لگا جاتا تھا لیکن وہ پرندہ جس طرف مڑتا یا جس طرف جاتا تھا عمرو عیار کا طلسمی قالین بھی اس کے پیچھے مڑ جاتا تھا۔ طلسمی قالین کی رفتار اس سیاہ پرندے سے کہیں زیادہ تیز تھی۔ پرندہ اب اس سے چند فٹ کے فاصلے پر اُڑ رہا تھا۔ لیکن وہ جس طرح سے دائیں بائیں ہو کر اسے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا تھا اس سے عمرو عیار کو بے چینی ہو رہی تھی کہ وہ اس انسانی سر والے پرندے کو کیسے پکڑے گا۔ عمرو عیار قالین پر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور وہ قالین کے کنارے پر آ گیا تھا تاکہ جیسے ہی انسانی سر والا سیاہ پرندہ اس کے نزدیک آئے وہ اچانک اسے جھپٹ کر پکڑ لے۔ لیکن انسانی سر والا پرندہ کسی بھی طرح سے

اس کے قابو میں ہی نہیں آ رہا تھا۔

محافظ بونا عمرو عیار کے ساتھ ساتھ اس کے سر پر اُڑتا ہوا آ رہا تھا۔

”ہونہہ۔ تم یہاں میرے ساتھ جھک مارنے کے لئے اُڑ رہے ہو۔ دیکھ نہیں رہے کہ پرندہ میرے ہاتھ نہیں آ رہا ہے۔ تم بھی تو اسے پکڑنے کی کوشش کر سکتے ہو“۔ عمرو نے محافظ بونے کی جانب دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں آقا۔ میں اس پرندے کو نہیں پکڑ سکتا۔ اسے آپ نے ہی پکڑنا ہے۔ اگر میں نے اس پرندے کو چھو لیا تو یہ فوراً جل کر راکھ ہو جائے گا اور اس کے جلتے ہی طلسم محل میں موجود شاہون جادوگر بھی جل کر ہلاک ہو جائے گا۔ شاہون جادوگر اگر ہلاک ہو گیا تو اس کا طلسم محل ختم ہو جائے گا اور اس نے طلسم محل میں شہزادی گل پری کو قید کر رکھا ہے وہ بھی طلسم محل کے ساتھ ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گی“۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”تو اب میں کیا کروں۔ یہ پرندہ تو کسی طرح سے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میرے قابو میں ہی نہیں آ رہا ہے"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"چھلانگ لگا کر اسے پکڑنے کی کوشش کرو آقا"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ قالین کے بالکل سرے پر ہی کھڑا تھا۔ پرندہ دائیں بائیں ہوتا ہوا اس کے کچھ فاصلے پر ہی اڑا جا رہا تھا۔ عمرو نے قالین کو مزید تیز ہونے کا حکم دیا تو قالین کی رفتار میں اور تیزی آ گئی۔ اب سیاہ پرندہ عمرو عیار کے ایک ہاتھ کے فاصلے پر تھا۔ عمرو نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اس نے اچانک ایک لمبی چھلانگ لگائی اور تیزی سے پرندے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ اس کے ہاتھ پرندے تک پہنچتے پرندہ اچانک غوطہ لگا کر دائیں طرف مڑ گیا۔ عمرو عیار چونکہ چھلانگ لگا چکا تھا اس لئے وہ خود کو نہ سنبھال سکا تھا۔ چھلانگ لگانے کی وجہ سے قالین تیزی سے اس کے نیچے سے نکل گیا۔

جیسے ہی قالین عمرو عیار کے نیچے سے نکلا عمرو کا ہوا میں اٹھا ہوا جسم تیزی سے نیچے گرتا چلا گیا۔

خود کو نیچے گرتے دیکھ کر عمرو عیار بوکھلا گیا۔ اس نے قریب سے گزرتے ہوئے قالین کے آخری سرے کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن قالین کی رفتار بے حد تیز تھی دوسرے لمحے عمرو عیار کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے موجود ایک سنگلاخ پہاڑی کی جانب گرتا چلا گیا۔

خواب میں بھی اس نے خود کو ایسی ہی پہاڑی پر گرتے دیکھا تھا اور اب اس کا خواب بھی حقیقت بن گیا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرتا جا رہا تھا جہاں موت منہ کھولے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

محافظ بونے نے جو عمرو عیار کو اس طرح قالین سے نیچے گرتے دیکھا تو اس کے چہرے پر بے پناہ خوف پھیل گیا۔

"آقا"۔ محافظ بونے نے چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے غوطہ لگایا اور بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرتے ہوئے عمرو عیار کی جانب بڑھتا چلا گیا جیسے وہ نیچے جا کر عمرو عیار کو سنگلاخ پہاڑی پر گرنے سے بچا لے گا۔ عمرو عیار جس تیزی سے نیچے گیا تھا وہ کسی بھی لمحے نیچے موجود پہاڑی کی سنگلاخ چٹانوں سے ٹکرا سکتا تھا اس تیزی سے محافظ بونا عمرو عیار تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ محافظ بونے کو عمرو عیار کی موت صاف دکھائی دے رہی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر

انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر اچانک محافظ بونے کے دماغ میں ایک کوندا سا لپکا۔

"طلسمی قالین۔ عمرو عیار کی جان بچاؤ۔ فوراً"۔ محافظ بونے نے پلٹ کر طلسمی قالین کی جانب دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا جو بدستور انسانی سر والے پرندے کے پیچھے اُڑا جا رہا تھا۔ جیسے ہی محافظ بونے نے طلسمی قالین کو عمرو عیار کی جان بچانے کے لئے کہا اسی لمحے ایک جھماکا سا ہوا اور طلسمی قالین اچانک غائب ہو گیا۔ دوسرے لمحے قالین جھماکے سے عین سنگلاخ پہاڑی کے قریب نمودار ہوا جہاں عمرو عیار تیزی سے نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔

طلسمی قالین عین عمرو عیار کے نیچے نمودار ہوا تھا اس لئے عمرو عیار سنگلاخ چٹانوں پر گرنے کی بجائے سیدھا طلسمی قالین پر گرا۔ قالین پر گرتے ہی وہ ایک بار اچھلا اور پھر قالین پر گر گیا۔

قالین پر گرنے کے باوجود عمرو عیار اس بری طرح سے چیخ رہا تھا جیسے وہ قالین پر گرنے کی بجائے حقیقت میں سنگلاخ چٹانوں پر جا گرا ہو۔ عمرو عیار

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

قالین پر الٹا پڑا تھا اور اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ عمرو عیار کو صحیح سلامت قالین پر گرتے دیکھ کر محافظ بونے کے چہرے پر سکون آ گیا۔ قالین عمرو عیار کو لئے ہوئے ایک بار پھر تیزی سے ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

عمرو عیار کو اسی طرح قالین پر پڑے اور چیختے دیکھ کر محافظ بونے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی وہ تیزی سے اُڑتا ہوا قالین کی طرف بڑھا۔

''آقا۔ آقا۔ تم زندہ ہو آقا''۔ محافظ بونے نے قالین کے نزدیک جا کر چیختے ہوئے کہا تو اس کی آواز سن کر عمرو عیار نے چونک کر سر اٹھایا۔ اس نے پہلے ایک آنکھ کھول کر ڈرتے ڈرتے ادھر ادھر دیکھا اور پھر خود کو اپنے طلسمی قالین پر دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا اور اس نے دوسری آنکھ بھی کھول دی اور اطمینان بھرے انداز میں اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اوہ۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں زندہ ہوں۔ ورنہ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ میرا خواب پورا ہونے والا ہے

اور سنگلاخ پہاڑی پر گر کر میرے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے''۔ عمرو نے خود کو زندہ سلامت دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ساتھ ایسا ہی ہونے والا تھا آقا۔ یہ تو تمہیں میرا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ میں نے طلسمی قالین کو بروقت تمہاری جان بچانے کا حکم دیا تھا۔ قالین فوراً غائب ہو کر تمہارے نیچے آ گیا تھا ورنہ تم جس تیزی سے سنگلاخ چٹانوں کی طرف جا رہے تھے تمہاری ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جاتا''۔ محافظ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا شکریہ میں بعد میں ادا کر دوں گا پہلے یہ بتاؤ۔ شاہون جادوگر کے سر والا سیاہ پرندہ کہاں ہے''۔ عمرو نے کہا تو محافظ بونا چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظر دور جاتے ہوئے اس پرندے پر پڑی۔ پرندہ بجلی کی سی تیزی سے پہاڑوں کی دوسری طرف جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ پہاڑوں کی دوسری طرف جا رہا ہے آقا۔ اس طرف تاریکی ہے۔ اگر سیاہ پرندہ اس تاریکی میں چلا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گیا تو ہم اسے کبھی بھی نہیں ڈھونڈ سکیں گے"۔ محافظ بونے نے چیختے ہوئے کہا تو عمرو نے چونک کر اس طرف دیکھا جس طرف محافظ بونے نے اشارہ کیا تھا۔ اسے بھی وہ پرندہ دکھائی دے گیا۔ عمرو نے طلسمی قالین کو اور زیادہ تیزی سے پرندے کی طرف جانے کے لئے کہا تو طلسمی قالین اور زیادہ تیز رفتار سی سیاہ پرندے کی جانب بڑھنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں طلسمی قالین عمرو کو لے کر ایک بار پھر انسانی سر والے پرندے کے نزدیک آ گیا۔ اس بار پرندہ عمرو کے چار ہاتھوں کے فاصلے پر تھا اور وہ سامنے موجود تاریکی کی جانب بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

سیاہ پرندے کو تاریکی کی طرف جاتے دیکھ کر عمرو نے فوراً زنبیل سے جال الیاسی نکالا اور اسے پوری قوت سے سیاہ پرندے کی جانب اچھال دیا۔ ہوا میں اچھلتے ہی جال الیاسی تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ جال کا ایک سرا عمرو عیار کے ہاتھ میں تھا۔

جال پھیلتا ہوا سیاہ پرندے پر جا پڑا اور دوسرے لمحے انسانی سر والا سیاہ پرندہ جال میں پھڑپھڑاتا ہوا

نظر آیا۔ جیسے ہی شاہون جادوگر کے سر والا سیاہ پرندہ جال الیاسی میں پھنسا عمرو نے تیزی سے جال سمیٹنا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں میں شاہون جادوگر کے سر والا سیاہ پرندہ جال سمیت عمرو عیار کے ہاتھوں میں پھڑپھڑا رہا تھا۔

"بہت خوب آقا۔ تم نے واقعی اسے جال الیاسی سے پکڑ کر ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔ اگر تمہیں ایک لمحے کی بھی اور دیر ہو جاتی تو یہ پرندہ تاریکی میں جا کر گم ہو جاتا"۔ محافظ بونے نے عمرو کی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو اپنی تعریف سن کر عمرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب یہ پرندہ میری گرفت میں ہے۔ کہو تو ابھی اس کی گردن پر خنجر پھیر دوں"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں آقا۔ ایسی غلطی نہ کرنا۔ میں تم کو بتا چکا ہوں۔ شاہون جادوگر اگر ہلاک ہو گیا تو اس کا طلسم محل بھی ختم ہو جائے گا اور اگر اس کا طلسم محل ختم ہو گیا تو پرستان کی ریاست گل رنگ کی شہزادی گل پری وہاں سے کبھی واپس نہیں آ سکے گی"۔ محافظ بونے نے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ میں بھول گیا تھا"۔ عمرو نے کہا۔

"اس پرندے کو اب تم اپنی زنبیل میں ڈال لو۔ جال میں ہونے کی وجہ سے ابھی اسے تمہارا ہاتھ نہیں لگا ہے۔ اس لئے ابھی تک شاہون جادوگر کو یہ علم نہیں ہوا ہو گا کہ تم اس پرندے کو پکڑ چکے ہو جس میں اس کی جان ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"کیا مطلب"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ اگر اس پرندے کو تمہارا ہاتھ لگ جاتا تو شاہون جادوگر کو فوراً پتہ چل جاتا کہ اس کی جان جس پرندے میں ہے وہ تمہارے قبضے میں ہے وہ فوراً اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ یہاں آ جاتا۔ تم اسے اسی طرح اپنی زنبیل میں ڈال لو گے تو اس کا شاہون جادوگر کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔ تم سیاہ پرندے کو لے کر اس کے طلسم محل میں داخل ہو جانا۔ اس پرندے کو اپنے قبضے میں رکھ کر تم شاہون جادوگر کو مجبور کر سکتے ہو کہ وہ شہزادی گل پری کو تمہارے حوالے کر دے اور آقا شاہون جادوگر چونکہ شہنشاہوں کا شہنشاہ جادوگر ہے

اس لئے اس نے اپنے طلسم محل میں خزانوں کے انبار جمع کر رکھے ہیں۔ وہ خزانے تمہیں اسی صورت میں مل سکتے ہیں جب شاہون جادوگر وہ تمام خزانے تمہیں اپنی مرضی سے دے دے کیونکہ طلسم محل میں شاید تم اس جگہ کبھی نہ پہنچ سکو جہاں شاہون جادوگر کے خزانے موجود ہیں"۔ محافظ بونے نے کہا اور خزانوں کا سن کر عمرو عیار کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں اور اس کا رنگ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا چلا گیا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی شاہون جادوگر کے پاس بڑے بڑے خزانے ہیں"۔ عمرو نے خوشی سے باچھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ خزانے اتنے بڑے ہیں جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے ہو۔ البتہ میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ شاہون جادوگر کے خزانے تمہاری زنبیل میں موجود خزانوں سے کہیں زیادہ بڑے ہیں"۔ محافظ بونے نے کہا اور یہ سن کر کہ شاہون جادوگر کے پاس اس کی زنبیل میں موجود تمام خزانوں سے بھی بڑے خزانے ہیں عمرو عیار بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اوہ اوہ۔ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا کہ شاہون جادوگر اتنا بڑا اور امیر ترین جادوگر ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"تم نے مجھ سے شاہون جادوگر کے خزانوں کے بارے میں پوچھا ہی نہیں تھا تو میں کیا بتاتا"۔ محافظ بونے نے مسکرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ جس طرح اب بتایا ہے اسی طرح پہلے بتا دیتے"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

"معاف کر دو آقا۔ غلطی ہو گئی۔ لو میں کان پکڑتا ہوں"۔ محافظ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے سچ مچ اپنے کان پکڑ لئے۔ اسے کان پکڑتے دیکھ کر عمرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"جاؤ۔ معاف کیا۔ تم بھی کیا یاد کرو گے کس رئیس سے پالا پڑا ہے"۔ عمرو نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا اور اس کا شاہانہ انداز دیکھ کر محافظ بونا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اب اپنی ہنسی روکو اور یہ بتاؤ کہ مجھے اب کہاں جانا ہے"۔ عمرو نے شاہون جادوگر جیسے سر والے سیاہ

پرندے کو جال سمیت زنبیل میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"اب تمہیں شاہون جادوگر کے طلسم محل میں جانا ہے آقا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ اس کا طلسم محل کہاں ہے۔ یا طلسم محل بھی مجھے ایسے ہی تلاش کرنا پڑے گا جیسے میں نے شاہون جادوگر کے سر والے پرندے کو تلاش کیا ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں آقا۔ تمہیں طلسم محل خواب میں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ شاہون جادوگر کا طلسم محل کہاں ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"تو چلو۔ مجھے اس طرف لے چلو جہاں طلسم محل ہے"۔ عمرو نے کہا تو محافظ بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک طرف مڑتا چلا گیا۔ اس کے مڑتے ہی عمرو عیار نے اپنا طلسمی قالین بھی موڑ لیا اور پھر اس کا قالین محافظ بونے کے پیچھے نہایت تیز رفتاری سے تاریک براعظم سے نکلتا چلا گیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شاہون جادوگر بڑے شاہانہ انداز میں ایک تہہ خانے میں نمودار ہوا۔

اس تہہ خانے کی دیواریں سفید رنگ کی تھیں اور وہاں بڑے بڑے ستون بھی دکھائی دے رہے تھے جو ہلکے نیلے رنگ کے دکھائی دے رہے تھے۔ تہہ خانے کے کئی محرابی دروازے تھے جہاں سرخ رنگ کے ریشمی پردے لہرا رہے تھے۔

ایک سفید رنگ کے ستون کے نیچے بنے ہوئے چبوترے پر شہزادی گل پری بڑی اداس سی صورت بنائے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے تھے جو ستون کے ساتھ بندھی ہوئی ایک رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ شہزادی گل پری کے سامنے وہ

تینوں نیلے رنگ کے انسانی ڈھانچے موجود تھے جو اسے جنگل سے لائے تھے۔

شہزادی گل پری کا سر جھکا ہوا تھا اور وہ اداس سی صورت بنائے گہرے خیالوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اسی لمحے کمرے میں ایک جھماکا ہوا اور اچانک وہاں شاہون جادوگر نمودار ہو گیا۔ شاہون جادوگر کو نمودار ہوتے دیکھ کر تینوں انسانی ڈھانچے چند قدم پیچھے ہٹے اور انہوں نے شاہون جادوگر کے احترام میں سر جھکا دیئے۔ شاہون جادوگر کمرے میں نمودار ہو کر ستون کے ساتھ بندھی ہوئی شہزادی گل پری کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"کیسی ہو شہزادی گل پری"۔ شاہون جادوگر نے شہزدی گل پری سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کی آواز سن کر شہزادی گل پری چونک پڑی اس نے سر اٹھایا اور اپنے سامنے شاہون جادوگر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر نفرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ وہ تین روز سے بھوکی پیاسی تھی جس کی وجہ سے اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد دکھائی دے رہا تھا اور آنکھیں جو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اندر کی جانب دھنس گئی تھیں۔

"تم"۔ شہزادی گل پری نے اس کی طرف نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں۔ میں یہاں تمہاری حالت دیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ آج تمہیں بھوکا پیاسا رکھے ہوئے تین روز ہو چکے ہیں۔ ان تین دنوں میں تمہاری اکڑ ختم ہوئی ہے یا نہیں۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ رسی تو جل گئی ہے لیکن اس کے بل ابھی ختم نہیں ہوئے ہیں"۔ شاہون جادوگر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ بل ختم ہوں گے بھی نہیں شاہون جادوگر۔ تم کچھ بھی کر لو لیکن میں تم سے شادی کرنے کے لئے کبھی حامی نہیں بھروں گی"۔ شہزادی گل پری نے اسی انداز میں کہا۔

"میں تمہیں بے حد پسند کرتا ہوں شہزادی گل پری۔ تم نے میری ایک بہت بڑی طاقت سرخ بونے کو ہلاک کر دیا تھا اور تم نے یہاں سے فرار ہو کر جو جرم کیا تھا۔ تمہاری جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو میں اس کی

بوٹیاں اُڑا چکا ہوتا۔ تم مجھ سے شادی کر لو اس کے لئے میں تمہیں مجبور بھی کر سکتا ہوں۔ تمہیں سخت سے سخت عذاب میں بھی مبتلا کر سکتا ہوں اور میں تمہیں اس قدر اذیتیں دے سکتا ہوں کہ تم خود ہی مجھ سے شادی کرنے کے لئے اقرار کر دو گی۔ لیکن میں تم سے زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔ اگر میں نے تم سے زبردستی کی تو تمہارا حسن ماند پڑ جائے گا۔ اس لئے میں تمہارا بہت لحاظ کر رہا ہوں۔ میں نے تمہیں جان بوجھ کر بھوکا پیاسا رکھا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بھوک پیاس کی وجہ سے جلد ہی تمہاری ساری اکڑ ٹوٹ جائے گی اور مجھ سے شادی کے لئے تم خود اقرار کرو گی"۔ شاہون جادوگر نے کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا"۔ شہزادی گل پری نے کہا۔

"بھوک پیاس کی وجہ سے تمہاری حالت کافی خراب ہو چکی ہے شہزادی۔ تم سے ہاں کرانے کے لئے مجھے تمہیں صرف دو دن اور بھوکا پیاسا رکھنا ہو گا۔ تمہاری حالت جب ایڑیاں رگڑنے تک آ جائے گی تو پھر تمہارا [illegible] ہر حال میں اقرار میں بدل جائے گا"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شاہون جادوگر نے کہا۔

''میں بھوکی پیاسی مر جانا پسند کروں گی شاہون جادوگر لیکن میرا انکار تمہارے لئے کبھی اقرار میں نہیں بدلے گا''۔ شہزادی گل پری نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں اتنی آسانی سے مرنے بھی نہیں دوں گا شہزادی۔ تم میرے طلسم محل میں ہو اور اس طلسم محل میں موت کو بھی آنے کی اجازت نہیں ہے چاہے تم کسی کی ہی کیوں نہ ہو''۔ شاہون جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم ایک بار میرے ہاتھ کھول دو شاہون جادوگر پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔ میں پرستان کی پری ہوں اور شہزادی بھی میرے پاس اتنی طاقتیں ہیں کہ میں تمہارے ان شیطان ڈھانچوں کا مقابلہ کر سکوں اور تمہیں جہنم واصل کر سکوں''۔ شہزادی گل پری نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہیں میں نے اس لئے نہیں باندھا کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ تم مجھے اور ان طلسمی ڈھانچوں کو نقصان پہنچا

سکو۔ تمہیں یہاں باندھ کر صرف اس لئے رکھا گیا ہے کہ تم خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکو۔ مجھے ہر حال میں تم سے شادی کرنی ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم مجھ سے بچنے کے لئے خودکشی کر سکو''۔ شاہون جادوگر نے کہا۔

''خودکشی۔ ہونہہ۔ خودکشی بزدل کرتے ہیں شاہون جادوگر۔ میں بزدل نہیں ہوں۔ میں آخری دم تک لڑنے کا حوصلہ رکھتی ہوں۔ یاد رکھنا میں اگر مروں گی تو تمہیں ساتھ لے کر ہی مروں گی''۔ شہزادی گل پری نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم تو ضرورت سے زیادہ بول رہی ہو''۔ شاہون جادوگر نے غصے سے جبڑے بھینچ کر کہا۔

''میں جو بولتی ہوں وہ کر کے بھی دکھاتی ہوں''۔ شہزادی گل پری نے اسی انداز میں جواب دیا اور شاہون جادوگر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں دو دن اور انتظار کرتا ہوں۔ اگر دو دنوں میں تم نے مجھ سے شادی کرنے کی حامی نہ بھری تو پھر میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا، تم سے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہاں کرانے کے لئے مجھے پھر جو کچھ بھی کرنا پڑے گا میں کروں گا چاہے اس کے لئے مجھے تمہاری ایک ایک ہڈی ہی کیوں نہ توڑنی پڑے"۔ شاہون جادوگر نے غصے میں آتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر شہزادی گل پری طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

"دو دن بہت زیادہ ہیں شاہون جادوگر۔ میری فکر چھوڑو اور اپنی زندگی کی فکر کرو۔ تم مجھے جس جنگل سے ڈھونڈ کر لائے تھے میری وہاں ایک ایسے انسان سے ملاقات ہوئی تھی جو عیاروں کا عیار اور جادوگروں کا دشمن ہے۔ میں اس انسان کے بارے میں اچھی طرح سے جانتی ہوں وہ مظلوموں کی مدد کرنے والا انسان ہے۔ اسے اب تک یہ پتہ چل گیا ہو گا کہ میں تم جیسے ظالم، بے رحم اور سفاک جادوگر کی قید میں ہوں۔ وہ یہاں میری مدد کرنے کے لئے ضرور آئے گا اور اگر وہ یہاں آ گیا تو پھر نہ تم بچو گے اور نہ تمہارا طلسم محل بچے گا"۔ شہزادی گل پری نے کہا اور شاہون جادوگر چونک پڑا۔

"تم یہ سب عمرو عیار کے لئے کہہ رہی ہو"۔

شاہون جادوگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم اسے جانتے ہو"۔ شہزادی گل پری نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ جنگل میں مجھے جو سوکھا سڑا بوڑھا آدمی ملا تھا وہ عمرو عیار تھا۔ اگر مجھے اس وقت پتہ چل جاتا کہ وہ شخص عمرو عیار ہے تو میں اسے وہیں ہلاک کر دیتا۔ لیکن خیر کوئی بات نہیں۔ تم عمرو عیار کے بل پر اگر اتنا اترا رہی ہو تو بھول جاؤ عمرو عیار میرے طلسم محل میں کبھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ میرے طلسم محل کے طلسم عمرو عیار کے لئے موت کا منہ ثابت ہوں گے جس میں آنے کے بعد وہ دوسرا سانس بھی نہیں لے سکے گا۔ میں نے طلسم محل کے حفاظتی انتظامات اور زیادہ سخت کر دیئے ہیں اور میں نے اس محل کی حفاظت کے لئے اپنی ایک بہت بڑی طاقت جو سرخ گرز مار جن کی شکل میں ہے اسے باہر بھیج دیا ہے۔ عمرو عیار یہاں جس روپ میں بھی آنے کی کوشش کرے گا وہ گرز مار جن سے چھپ نہیں سکے گا اور گرز مار جن گرز مار مار کر اس کی ہڈیوں کا

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بھی سرمہ بنا دے گا"۔ شاہون جادوگر نے کہا۔

"ہونہہ۔ عمرو عیار تمہارے لئے اس قدر تر نوالہ ثابت نہیں ہو گا شاہون جادوگر۔ وہ ایک بار جس مہم پر نکل جاتا ہے تو اپنے راستے میں آنے والی ہر دیوار کو توڑ دیتا ہے چاہے وہ دیوار فولادی ہو یا طلسماتی۔ عمرو عیار کو یہاں آنے سے نہ تم روک سکو گے اور نہ تمہارا گرز مار جن"۔ شہزادی گل پری نے کہا۔

"یہ سب اگر تم اپنا دل بہلانے کے لئے کہہ رہی ہو تو کوئی بات نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ عمرو عیار اس طرف آیا تو اسے سوائے موت کے اور کچھ نہیں ملے گا"۔ شاہون جادوگر نے غرا کر کہا اور شہزادی گل پری اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔ اسے یقین تو تھا کہ عمرو عیار اس کی جان بچانے کے لئے یہاں ضرور آئے گا لیکن یہ جان کر وہ بھی دل ہی دل میں پریشان ہو گئی تھی کہ شاہون جادوگر نے عمرو عیار سے بچنے کے لئے طلسم محل کے حفاظتی انتظامات اور زیادہ سخت کر دیئے ہیں اور باہر ایک ایسی طاقت کو بھیج دیا ہے جو سرخ گرز مار جن کے روپ میں ہے۔

شہزادی گل پری نے اپنی اس پریشانی کو چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

"یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا شاہون جادوگر کہ موت کسے آتی ہے تمہیں یا عمرو عیار کو"۔ شہزادی گل پری نے غراتے ہوئے کہا اور شاہون جادوگر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا اسی لمحے اچانک وہاں ایک سیاہ رنگ کی چڑیا نمودار ہوئی۔

"عیار آیا۔ عیار آیا"۔ چڑیا نے انسانی آواز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر شاہون جادوگر بری طرح سے اچھل پڑا۔ سیاہ چڑیا عیار آیا۔ عیار آیا کہتے ہی جل کر راکھ ہو گئی تھی۔

"عیار۔ کیا مطلب۔ کون عیار"۔ شاہون جادوگر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"وہ عمرو عیار ہے شاہون جادوگر جو تمہارے طلسم محل میں داخل ہو چکا ہے۔ جاؤ اسے روک سکتے ہو تو روک لو"۔ شہزادی گل پری نے مسکراتے ہوئے کہا اور شاہون جادوگر اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔

سیاہ چڑیا کی بات سن کر شہزادی گل پری بھی چونک

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پڑی تھی اور اسے یقین تھا کہ سیاہ جٹا نے جس عیار کے آنے کا بتایا تھا وہ عمرو عیار کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔ عمرو عیار طلسم محل میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کبھی نہیں"۔ شاہون جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے منتر پڑھ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی نیلی ہڈی زور سے گھمائی تو اچانک وہ تہہ خانے سے غائب ہو گیا۔ اسے غائب ہوتے دیکھ کر شہزادی گل پری کے ہونٹوں پر نہایت طنزیہ اور زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔

سرخ پہاڑیوں کے درمیان گھری ہوئی وادی بے حد لمبی چوڑی تھی۔ اس وادی میں گھاس پھونس کا ایک تنکا بھی اگا ہوا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی جیسے اس وادی میں کوئی ذی روح موجود نہ ہو۔

وادی میں ہر طرف سنگلاخ چٹانیں پھیلی ہوئی تھیں جو ارد گرد موجود پہاڑیوں سے ٹوٹ کر گری تھیں۔ اس وادی میں جگہ جگہ بڑے بڑے گڑھے اور کھائیاں بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ کھائیاں اس قدر گہری اور خوفناک تھیں کہ اگر کوئی ان کھائیوں میں گر جاتا تو نیچے گر کر اس کی ہڈیوں کا بھی کسی کو پتہ نہ چلتا۔

ویران اور خاموش وادی کی زمین بھی سرخی میں

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ڈوبی ہوئی تھی۔ جیسے وہاں ہر طرف خون کی بارش ہوئی ہو اور اس بارش نے پہاڑیوں اور زمین کو بھی اپنی سرخی سے رنگ دیا ہو اور بارش کا پانی خشک ہونے کے باوجود سرخی وہاں اپنے نشان چھوڑ گئی ہو۔

عمرو عیار طلسمی قالین پر سلیمانی چادر اوڑھے اسی سرخ وادی پر چکر کاٹ رہا تھا۔ اس کے ساتھ محافظ بونا بھی تھا جو اسے اس وادی تک لایا تھا۔ عمرو عیار چونکہ سلیمانی چادر اوڑھ کر قالین پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے اس کے ساتھ قالین بھی غائب ہو گیا تھا۔ اگر وادی میں کوئی موجود ہوتا تو وہ نہ عمرو عیار کو دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی اس کے طلسمی قالین کو۔

''یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو محافظ بونے۔ یہاں تو مجھے سوائے سنگلاخ چٹانوں۔ گڑھوں اور کھائیوں کے اور کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ تم نے تو کہا تھا کہ شاہون جادوگر کا طلسم محل اس سرخ وادی میں موجود ہے''۔ عمرو عیار نے اپنے سر کے اوپر اُڑتے ہوئے محافظ بونے کی جانب دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شاہون جادوگر کا طلسم محل اسی سرخ وادی میں ہے آقا''۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''اگر شاہون جادوگر کا طلسم محل اس وادی میں ہے تو کہاں ہے اور وہ مجھے دکھائی کیوں نہیں دے رہا ہے''۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

''شاہون جادوگر کا محل عام محل نہیں ہے آقا وہ طلسم محل ہے جو اس نے جادو سے غائب کر رکھا ہے''۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو طلسم محل یہاں غیبی حالت میں موجود ہے''۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ آقا۔ اس طلسم محل کی حفاظت کا شاہون جادوگر نے زبردست انتظام کر رکھا ہے''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''کیسا انتظام ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''سب سے پہلے ہمیں طلسم محل کو ظاہری حالت میں لانا ہو گا آقا۔ جب محل یہاں ظاہر ہو گا تب ہی تم اس محل میں داخل ہو سکتے ہو۔ محل کو ظاہر کرنے کے لئے تمہیں شاہون جادوگر کا ایک طلسم توڑنا ہو گا۔ اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے بعد ایک اور طلسم ہے اس طلسم میں چاروں طرف سے تم پر آگ برسے گی۔ تمہیں خود کو اس آگ سے بچانا ہو گا۔ یہ سمجھ لو کہ یہاں آگ کی بارش ہو گی اور تمہیں آگ کی اس بارش سے گزر کر محل کے دروازے تک جانا پڑے گا۔ ان دو طلسمات کے بعد تمہیں طلسم محل کے بھی کئی طلسمات سے گزرنا پڑے گا جن کے بارے میں تمہیں میں طلسم محل میں داخل ہونے کے بعد ہی بتا سکوں گا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''آگ کی بارش سے بچنے کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ہم شاہون جادوگر کے غیبی طلسم محل کو یہاں ظاہر کیسے کریں گے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''تم ان طلسمات کا بعد میں سوچنا آقا۔ اس سے پہلے تمہیں ایک اور مصیبت کا بھی سامنا کرنا پڑے گا''۔ محافظ بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

''ایک اور مصیبت۔ میں سمجھا نہیں۔ اور کون سی مصیبت ہے''۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔

''شاہون جادوگر نے طلسمات اور طلسم محل کی

حفاظت کے لئے شیطانی دنیا کی ایک سرخ طاقت کو بھی یہاں بلایا ہے۔ وہ سرخ طاقت ایک طاقتور اور خوفناک جن کے روپ میں ہے جسے گرز مار جن کہا جاتا ہے۔ گرز مار جن کے پاس ہزاروں من وزنی گرز ہے جو اگر وہ کسی پہاڑی پر بھی مار دے تو وہ پہاڑی بھی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائے۔ اس جن نے اگر تمہیں گرز مار دیا تو تمہارا کیا حشر ہو گا میرے خیال میں مجھے یہ تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے''۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''ارے باپ رے۔ جس گرز سے پہاڑی ریزہ ریزہ ہو سکتی ہے۔ اس گرز سے تو میری ہڈیوں کے سرمے کا بھی سرمہ بن جائے گا''۔ عمرو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ تمہیں سب سے پہلے اسی گرز مار جن کا ہی سامنا کرنا پڑے گا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''لیکن وہ جن ہے کہاں۔ یہاں جن تو کیا مجھے ایک بلی کا بچہ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے''۔ عمرو نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"گرز مار جن نے بھی خود کو غائب کر رکھا ہے آقا۔ وہ یہاں تمہارا ہی انتظار کر رہا ہے۔ تم اس وادی میں کسی بھی روپ میں جاؤ گے تو گرز مار جن فوراً تمہارے سامنے ظاہر ہو جائے گا وہ تمہارے سامنے ظاہر ہوتے ہی تم پر اچانک اور اس قدر تیزی سے حملہ کرے گا کہ تمہیں سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملے گا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو مجھے اس جن سے بچنے کے لئے کوئی دوسرا ہی طریقہ سوچنا پڑے گا"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ بہت ضروری ہے۔ ادھر تم ظاہر ہوئے ادھر گرز مار جن تمہارے سامنے ظاہر ہو جائے گا اور پھر اس کا گرز حرکت میں آجائے گا۔ وہ تم پر بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حملہ کرے گا جس سے تمہاری ہلاکت طے ہو جائے گی"۔ محافظ بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمرو عیار نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور سوچنے لگا کہ وہ کس طرح سے شیطانی دنیا کی سرخ طاقت، گرز مار جن سے خود کو بچا سکتا ہے۔

"کیا اس جن کی نظروں میں آئے بغیر ہم اسی

طرح سے شاہون جادوگر کے طلسم محل کے دونوں طلسمات کا خاتمہ نہیں کر سکتے"۔ عمرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں آقا۔ سمجھ لو کہ شاہون جادوگر نے طلسم محل کی حفاظت کے لئے گرز مار جن کو باہر بھیج کر یہاں تیسرا طلسم قائم کیا ہے۔ تمہیں ہر حال میں ان تینوں طلسمات کو ختم کرنا ہو گا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اس سلسلے میں تم میری کیا مدد کرو گے"۔ عمرو نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جس حد تک ہو سکے گا میں تمہاری مدد ضرور کروں گا آقا اور ہاں یہ سن لو کہ جب تم یہاں کسی بھی روپ میں ظاہری حالت میں نمودار ہو گے تو گرز مار جن فوراً تمہارے سر پر آ جائے گا۔ وہ تم پر حملہ کرنے کے لئے تمہارے سامنے بھی نمودار ہو سکتا ہے اور تمہارے عقب میں بھی"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے سوچنے دو ذرا"۔ عمرو نے کہا اور گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ سرخ وادی میں جس طرح

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے شاہون جادوگر کا طلسم محل غائب تھا اسی طرح شیطانی دنیا کی سرخ طاقت نے بھی گرز مار جن بن کر خود کو غائب کر رکھا تھا تاکہ اس طرف جو بھی انسان، جانور یا پرندہ آئے تو وہ اچانک اس کے سامنے نمودار ہو کر اس پر گرز مار سکے۔ عمرو عیار سوچ رہا تھا کہ وہ کسی بھی روپ میں وہاں ظاہر ہوا تو وہ کسی بھی صورت میں گرز مار جن کے حملے سے نہیں بچ سکے گا۔ محافظ بونے کے کہنے کے مطابق گرز مار جن اس کے سامنے آ کر سامنے سے بھی اس پر حملہ کر سکتا تھا اور اس کے عقب میں بھی نمودار ہو کر اسے گرز مار سکتا تھا۔ جن کے سامنے نمودار ہونے پر عمرو کسی نہ کسی طرح اپنا بچاؤ کر سکتا تھا لیکن اگر گرز مار جن اچانک اس کے عقب میں نمودار ہو جاتا اور اسے گرز مار دیتا تو عمرو عیار کا خود کو بچانا ناممکن ہو جاتا اس لئے عمرو عیار ایسا طریقہ سوچ رہا تھا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ عمرو کافی دیر سوچتا رہا پھر اس کے دماغ میں ایک ترکیب آ گئی اور وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

”لگتا ہے آپ کے دماغ میں گرز مار جن سے بچنے کے لئے کوئی ترکیب آ گئی ہے“۔ محافظ بونے نے اسے مسکراتے دیکھ کر کہا۔

”ہاں۔ گرز مار جن کو سامنے لانے کا ایک طریقہ سوجھا ہے مجھے۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ گرز مار جن کو ہلاک کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا“۔ عمرو نے پوچھا۔

”گرز مار جن کو ہلاک کرنا اتنا مشکل نہیں ہے آقا۔ اس کے لئے تم تلوارِ حیدری کا بھی استعمال کر سکتے ہو اور خنجر داؤدیؑ کا بھی۔ گرز مار جن شیطانی دنیا کی سرخ طاقت ہے اس کے لئے تمہارے پاس موجود مقدس خنجر یا تلوار کا ایک وار ہی کافی ہو گا خنجر داؤدی یا تلوارِ حیدری کے لگتے ہی گرز مار جن فوراً جل کر فنا ہو جائے گا۔ اس سے تمہیں صرف یہی خطرہ ہے کہ وہ تم پر پہلے حملہ نہ کر سکے“۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

”پھر ٹھیک ہے۔ اب دیکھو میں گرز مار جن کے ساتھ کیا عیاری کرتا ہوں“۔ عمرو نے کہا۔ ساتھ ہی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس نے زنبیل کھولی اور اس سے ماش کے آٹے کا بنا ہوا ایک طلسمی پتلا باہر نکال لیا۔ محافظ بونا اسے ماش کے آٹے کا طلسمی پتلا نکالتے دیکھ کر چونک پڑا۔ دوسرے لمحے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ عمرو عیار کیا کرنے لگا ہے۔ عمرو نے ماش کے آٹے کے بنے پتلے کو اپنا ہم شکل بننے کا حکم دیا تو ماش کے آٹے کا پتلا تیزی سے بڑا ہوتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے عمرو عیار کے سامنے ایک اور عمرو عیار موجود تھا۔

عمرو نے زنبیل سے تلوارِ حیدری نکال کر ہاتھ میں لے لی۔

"طلسمی پتلے۔ تم اس وقت طلسمی قالین پر ہو اس لئے غائب ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس قالین سے اتر جاؤ اور ظاہری حالت میں آ جاؤ۔ جب تم ظاہری حالت میں آؤ گے تو تمہارے سامنے گرز مار جن آ جائے گا جو تمہیں عمرو عیار سمجھ کر تم پر حملہ کرے گا۔ جیسے ہی وہ تم پر حملہ کرے گا میں اس پر پیچھے سے فوراً حملہ کر دوں گا اور اسے فنا کر دوں گا"۔ عمرو نے

اپنے ہم شکل طلسمی پتلے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو حکم آقا"۔ طلسمی پتلے نے اثبات میں سر ہلا کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اچھل کر قالین سے نیچے چلا گیا۔ قالین سے چھلانگ لگاتے ہی عمرو کا ہم شکل طلسمی پتلا تیزی سے نیچے گرتا چلا گیا۔ عمرو نے فوراً اپنا قالین اس کے پیچھے لگا دیا۔ ابھی طلسمی پتلا کچھ ہی نیچے گیا ہو گا کہ اچانک اس کے عقب میں ایک انتہائی لحیم شحیم جن نمودار ہوا جس کا رنگ سرخ تھا اور اس کے پاس ایک بڑا اور نہایت وزنی گرز دکھائی دے رہا تھا۔ سرخ جن، عمرو عیار کے ہم شکل طلسمی پتلے کے عقب میں نمودار ہوا اور ساتھ ہی اس نے گرز پوری قوت سے عمرو عیار کے طلسمی ہم شکل پتلے کو مار دیا۔ جیسے ہی گرز عمرو عیار کے طلسمی ہم شکل پتلے کو لگا ایک زور دار دھماکہ ہوا اور عمرو عیار کے طلسمی ہم شکل پتلے کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے چلے گئے۔ سرخ جن نے اچانک ہی عمرو عیار کے طلسمی ہم شکل پتلے کے عقب میں نمودار ہو کر اس پر نہایت برق رفتاری سے حملہ کیا تھا۔ سرخ جن کو اس تیزی سے حملہ کرتے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیکھ کر عمرو عیار کا خون خشک ہو گیا۔ وہ سوچنے لگا کہ اگر طلسمی پتلے کی جگہ وہ خود ہوتا تو اس کا کیا حشر ہوتا۔

گرز مار جن نے عمرو عیار کے ہم شکل طلسمی پتلے پر گرز مار کر حملہ کیا ہی تھا کہ عمرو عیار طلسمی قالین لئے عین اس کے عقب میں پہنچ گیا۔ اس سے پہلے کہ گرز مار جن وہاں سے غائب ہوتا عمرو عیار نے قالین کے سرے پر کھڑے ہو کر گرز مار جن کی عین گردن پر تلوارِ حیدری مار دی۔ کھچ کی آواز کے ساتھ گرز مار جن کی گردن اس کے دھڑ سے جدا ہوئی نیچے گرتی چلی گئی۔ جیسے ہی گرز مار جن کا سر کٹا اس کا دھڑ بھی ہوا میں الٹا پلٹا ہوا نیچے گرتا چلا گیا۔ گردن کٹنے کے باوجود اس جن کی گردن اور اس کے دھڑ سے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلا تھا۔ اس جن کا سر اور دھڑ ابھی نیچے جا ہی رہا تھا کہ یکے بعد دیگرے دو جھماکے ہوئے اور جن کا سر اور دھڑ راستے میں ہی جل کر راکھ بنتا چلا گیا۔

''بہت خوب آقا۔ تم نے تو شیطانی سرخ طاقت کو

یک لمحے میں فنا کر دیا ہے۔ تم واقعی ذہین ہو۔ بے حد ذہین۔ طلسمی ہم شکل پتلے کی جگہ اگر تم سرخ جن کے سامنے نمودار ہوئے ہوتے تو طلسمی پتلے کی جگہ وہ تمہارے ٹکڑے اُڑا دیتا''۔ محافظ بونے نے عمرو کی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور اس کی تعریف سن کر عمرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''کیا اب میں ظاہر ہو سکتا ہوں''۔ عمرو نے پوچھا۔

''ہاں آقا۔ اب تم ظاہر بھی ہو سکتے ہو اور سرخ وادی میں بھی اتر سکتے ہو۔ اب تمہیں سرخ وادی میں غیبی حالت میں موجود شاہون جادوگر کے طلسم محل کو ظاہر کرنا ہے''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے قالین کو نیچے جانے کا حکم دیا۔ قالین نے غوطہ لگایا اور اسے لئے ہوئے تیزی سے نیچے آ گیا۔ چند ہی لمحوں میں عمرو عیار زمین پر کھڑا تھا۔ عمرو نے قالین لپیٹ کر زنبیل میں ڈال لیا تھا۔ محافظ بونا بھی اُڑتا ہوا اس کے پاس آ گیا تھا۔

عمرو غور سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ مگر اسے وہاں کسی محل کا سایہ تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"یہ تو مجھے بڑا مشکل مرحلہ معلوم ہو رہا ہے۔ میں اتنی بڑی وادی میں طلسم محل کو کیسے ظاہر کروں گا"۔ عمرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اسے واقعی شاہون جادوگر کے غیبی اور طلسم محل کو وہاں ظاہر کرنے کا کوئی طریقہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

"میں تمہیں ایک طریقہ بتاؤں"۔ اچانک محافظ بونے نے کہا تو عمرو چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"بتاؤ۔ اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

"شاہون جادوگر کا طلسم محل اسی وادی میں موجود ہے وہ وادی کے کس حصے میں موجود ہے اس کے بارے میں تو میں نہیں جانتا لیکن یہاں آ کر مجھے ایک بات کا پتہ چل گیا ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"کس بات کا پتہ چلا ہے تمہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"یہ کہ طلسم محل کو کیسے ظاہر کیا جا سکتا ہے"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو سے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"ہونہہ۔ اگر پتہ چل گیا ہے تو بتاؤ۔ احمقوں کی

طرح میری شکل کیا دیکھ رہے ہو"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا تو محافظ بونا بے اختیار ہنس پڑا۔

"بعد میں ہنس لینا پہلے بتاؤ کہ کس طریقے سے طلسم محل کو یہاں ظاہر کیا جا سکتا ہے"۔ عمرو نے اسے ہنستا دیکھ کر اور زیادہ برا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"طلسم محل یہاں ٹھوس حالت میں موجود ہے آقا۔ اسے صرف جادو کے زور سے غائب کیا گیا ہے۔ اس محل کا غیبی طلسم صرف اسی طریقے سے ٹوٹ سکتا ہے جب اس محل سے کوئی چیز ٹکرا دی جائے۔ فرض کریں کہ طلسم محل تمہارے سامنے ہی کہیں موجود ہے۔ اگر تم اس طرف پتھر یا کوئی چیز پھینکو اور وہ چیز طلسم محل کے کسی بھی ٹھوس حصے کو چھو جائے تو طلسم فوراً ٹوٹ جائے گا اور محل ظاہری حالت میں تمہارے سامنے آ جائے گا۔ لیکن یہ موقع تمہیں ایک بار ہی مل سکتا ہے۔ تمہیں طلسم محل پر جو بھی پھینکنا ہے وہ صرف ایک ہی بار ہو گا۔ اگر تمہارا نشانہ غلط ہو گیا اور تمہاری پھینکی ہوئی چیز طلسم محل سے نہ ٹکرائی تو محل یہاں سے غائب ہو کر کسی اور جگہ چلا جائے گا۔ اس لئے تم ایسی کوشش

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرو کہ تمہاری پھینکی ہوئی چیز سیدھی اس محل کو ہی جا کر لگے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔ وہ ایک بار پھر سوچ میں گم ہو گیا۔ پھر اسے اپنی زنبیل میں موجود سرخ تیر کا خیال آیا۔

سرخ تیر اسے شہزادی سو رنگ پری نے دیا تھا۔ اس تیر کی خصوصیت یہ تھی کہ اسے کمان میں رکھ کر جس نشانے کا تصور کر کے مارا جاتا تھا تیر ٹھیک اس نشانے پر ہی لگتا تھا۔ چاہے وہ نشانہ آسمان کی بلندیوں پر اُڑتے ہوئے ایک پرندے کا ہو یا غیبی حالت میں آئے ہوئے کسی جن یا دیو کا۔ عمرو نے فوراً زنبیل سے سرخ تیر اور ایک کمان نکالی اور اس نے تیر کمان پر چڑھا کر تیر کا رخ آسمان کی جانب کر کے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

"سرخ تیر، میں چاہتا ہوں کہ تم اس وادی میں موجود غیبی طلسم محل کے کسی حصے پر جا لگو"۔ عمرو نے دل ہی دل میں سرخ تیر کو حکم دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے چلہ کھینچ کر تیر چھوڑ دیا۔ سرخ تیر

کمان سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر جا کر تیر مڑا اور پھر جس تیزی سے وہ اوپر گیا تھا اسی تیزی سے نیچے گرتا دکھائی دیا۔

پھر نیچے گرتا ہوا سرخ تیر اچانک جیسے ہوا میں رک گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے تیر ہوا میں موجود کسی نہ نظر آنے والی جگہ میں گڑ گیا ہو۔ اسی لمحے تیز روشنی چمکی اور وادی کے وسط میں اچانک ایک بہت بڑا اور عظیم الشان محل نمودار ہو گیا۔

"محل نمودار ہو گیا ہے آقا"۔ محافظ بونے نے چیختے ہوئے کہا تو عمرو نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وادی میں عظیم الشان محل دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"جلدی کریں آقا۔ خود کو آگ کے شعلوں سے بچانے کے لئے کوئی انتظام کر لیں۔ یہاں ابھی ہر طرف آگ برسنا شروع ہو جائے گی"۔ محافظ بونے نے چیختے ہوئے کہا تو عمرو نے فوراً زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور زنبیل سے مقدس چھتری نکال کر سر پر تان لی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ابھی اس نے مقدس چھتری سر پر تانی ہی تھی کہ اچانک آسمان سے آگ کے بڑے بڑے شعلے نیچے گرتے دکھائی دیئے۔ آگ کے شعلے جیسے ہی زمین پر گرتے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہاں آگ کا ایک بڑا سا الاؤ روشن ہو جاتا اور زمین پر دھڑا دھڑ آگ جلنا شروع ہو جاتی۔ عمرو نے چونکہ بروقت زنبیل سے مقدس چھتری نکال کر سر پر تان لی تھی اس لئے اس پر تو آگ کے شعلے نہیں گر رہے تھے اور جو شعلے اس کی چھتری پر گر رہے تھے وہ فوراً بجھ جاتے تھے لیکن عمرو کے ارد گرد جو شعلے گر رہے تھے وہاں زبردست آگ بھڑک اٹھی تھی۔ چند ہی لمحوں میں عمرو کو ہر طرف آگ ہی آگ دکھائی دینے لگی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وادی میں ہر طرف آگ پھیل گئی۔ وادی میں جلنے والی کوئی چیز نہیں تھی لیکن اس کے باوجود آگ کے شعلے یوں آسمان سے باتیں کرنا شروع ہو گئے تھے جیسے وہ وادی نہ ہو بلکہ کوئی جنگل ہو جس کے ہر حصے میں آگ لگ گئی ہو۔

لمحہ بہ لمحہ آگ کی تپش بڑھتی جا رہی تھی اور آگ

کی تپش کی وجہ سے عمرو عیار کا جسم پسینے سے بھیگنا شروع ہو گیا تھا۔ عمرو عیار مقدس چھتری کے نیچے آگ سے تو محفوظ ہو گیا تھا لیکن آگ کی تپش سے اس کے جسم کے مساموں سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا اور اس کے سامنے جیسے آگ کا طوفان سا بن گیا تھا جس میں سے نکل کر عمرو کو طلسم محل کی طرف بڑھنا تھا۔

عمرو نے زنبیل سے چاندی کی ٹھنڈی گولی نکال کر منہ میں ڈالی تو اسے آگ کی جو تپش محسوس ہو رہی تھی وہ ماند پڑ گئی اور اسے سکون سا مل گیا۔ چاندی کی اس ٹھنڈی گولی کی وجہ سے عمرو عیار اب آگ کے اس طوفان سے بھی آسانی سے گزر سکتا تھا۔ طلسم محل چونکہ وادی کے وسط میں تھا اور وادی میں چاروں طرف گڑھے اور کھائیاں ہی کھائیاں موجود تھیں اس لئے عمرو عیار نے زنبیل سے سرخ جوتیاں نکال کر پیروں میں ڈال لیں تاکہ اگر غلطی سے بھی اس کا پاؤں رپٹ جائے تو وہ کسی کھائی یا گڑھے میں نہ گر سکے۔ سرخ جوتیوں کی وجہ سے وہ ان گڑھوں اور کھاؤں سے یوں گزر سکتا تھا جیسے وہ ہوا میں اڑ ر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہو۔ سرخ جوتیاں پہنتے ہی عمرو عیار نے محل کی جانب قدم بڑھانے شروع کر دیئے اور پھر یہ دیکھ کر وہ اور زیادہ خوش ہو گیا کہ جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہا تھا اس کے سامنے سے آگ میں خود بخود اس کے لئے راستہ بنتا جا رہا تھا۔ یہ اس کے پاس مقدس چھتری کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ وہ چھتری لے کر جیسے جیسے آگے جا رہا تھا وہاں سے آگ ختم ہوتی جا رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں عمرو عیار طلسم محل کے بڑے پھاٹک نما دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ محل کا دروازہ بند تھا۔ عمرو نے دروازے کی طرف دیکھا تو اسے دروازے کے دونوں پٹوں پر دو سیاہ رنگ کی کھوپڑیاں سی بنی ہوئی دکھائی دیں۔ ان کھوپڑیوں میں صرف ایک ہی فرق تھا۔ دائیں پٹ پر جو سیاہ کھوپڑی بنی ہوئی تھی اس کھوپڑی کی ایک آنکھ تھی جو گڑھے جیسی دکھائی دے رہی تھی جبکہ دروازے کے دوسرے پٹ پر کھوپڑی کی دو آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔

"آقا۔ طلسم محل کا دروازہ کھولنے کے لئے تمہیں خنجر داؤدیؑ ایک آنکھ والی کھوپڑی کی آنکھ میں مارنا پڑے

گا جیسے ہی تمہارا خنجر اس کھوپڑی کی آنکھ میں لگے گا طلسم محل کا دروازہ کھل جائے گا"۔ محافظ یونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر زنبیل سے خنجر داؤدی نکالا اور پھر اس نے دروازے سے پیچھے ہٹ کر خنجر داؤدی نوک سے پکڑ کر پوری قوت سے دروازے کے اس پٹ کی طرف کھینچ مارا جس پر ایک آنکھ والی سیاہ کھوپڑی بنی ہوئی تھی۔

خنجر عمرو عیار کے ہاتھ سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے کھوپڑی کی ٹھیک اکلوتی آنکھ میں جا گھسا۔ عمرو عیار خنجر زنی میں بے پناہ مہارت رکھتا تھا اس لئے اس کا نشانہ بھلا کیسے خطا جا سکتا تھا۔ جیسے ہی خنجر ایک آنکھ والی کھوپڑی کی آنکھ میں لگا اچانک زور دار گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ محل کے دروازے کے دونوں پٹ کھلتے چلے گئے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طلسم محل کا دروازہ کھلتے ہی عمرو عیار کو سامنے ایک طویل راہداری دکھائی دی۔ راہداری کا فرش رنگ دار چوکور اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ ان چوکور ڈبوں میں زمین کے نیچے سے بار بار نیزے نکل نکل کر باہر آ رہے تھے جو تیزی سے باہر آتے تھے اور اسی تیزی سے واپس زمین میں چلے جاتے تھے۔ راہداری کے ہر رنگ دار ڈبے سے وہ نیزے نکل رہے تھے۔ عمرو عیار زمین سے نیزوں کو اس طرح سے نکلتے اور زمین میں واپس جاتے دیکھ کر وہیں ٹھٹھک گیا تھا۔

عمرو جانتا تھا کہ وہ جیسے ہی اندر جانے کی کوشش کرے گا نیزے اچانک زمین سے نکلیں گے اور اس کا جسم چھلنی کر کے واپس زمین میں چلے جائیں گے۔

نیزے زمین سے ایک مخصوص حد تک باہر آتے تھے راہداری کا درمیانی حصہ خالی رہتا تھا اس لئے عمرو نے زنبیل سے طلسمی قالین نکالا اور اسے زمین پر بچھا کر اس پر سوار ہو گیا۔ اس نے قالین کو محل میں جانے کا حکم دیا تو قالین اسے لئے ہوئے راہداری کے اوپر سے اُڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمرو نے زمین سے نکلنے والے نیزوں سے بچنے کا یہ آسان راستہ سوچا تھا کہ وہ اُڑتا ہوا جائے گا تو زمین سے نکلنے والے نیزے اسے چھو بھی نہیں سکیں گے اور یہی ہوا تھا۔

راہدری کے اختتام پر پہنچ کر عمرو طلسمی قالین سے اتر آیا اور اس نے قالین لپیٹ کر پھر زنبیل میں رکھ لیا۔ اس کے سامنے ایک کمرے کا دروازہ تھا۔ وہ دروازہ بھی بند تھا۔ اس دروازے پر صرف ایک سیاہ کھوپڑی بنی ہوئی تھی جس کی ایک آنکھ تھی۔

"کیا مجھے اس کھوپڑی کی آنکھ میں بھی خنجر مارنا پڑے گا"۔ عمرو نے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا جو اس کے ساتھ ہی تھا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں آقا۔ تمہیں محل کے بند کمروں کے دروازے کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ طلسم محل ہے۔ تم اس محل کے جس کمرے کو بھی کھولو گے تمہارے سامنے نئی مصیبت آ جائے گی۔ تم اب جس کمرے کے سامنے کھڑے ہو اس کمرے میں خونی چمگادڑیں بھری ہوئی ہیں۔ جیسے ہی تم دروازہ کھولو گے خونی چمگادڑیں کمرے سے نکل کر تم پر حملہ کر دیں گی اور تمہارے جسم سے چمٹ کر تمہارا سارا خون پی جائیں گی۔ اسی طرح دوسرے کمروں میں بھی ایسی ہی مصیبتیں موجود ہیں۔ اس محل میں سو سے زیادہ کمرے ہیں جن میں طلسم موجود ہیں۔ کسی کمرے میں خونخوار شیر ہیں۔ کسی میں زہریلے بچھو۔ کسی میں سانپ اور کسی کمرے کو کھولتے ہی تم پر خونخوار چڑیلیں حملہ کر سکتی ہیں۔ اس لئے تمہیں ان طلسمات میں الجھنے کی بجائے سیدھا شاہون جادوگر کے سامنے جانا چاہئے۔ تمہارے پیروں میں سرخ جوتیاں ہیں۔ تم سرخ جوتیوں کو حکم دو۔ یہ تمہیں ٹھیک اس جگہ پہنچا دیں گی جہاں شاہون جادوگر موجود ہے"۔ محافظ بوتے نے کہا تو عمرو نے اثبات

میں سر ہلا دیا اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر اس نے سرخ جوتیوں کو حکم دیا کہ وہ اسے طلسم محل کے اس حصے میں پہنچا دے جہاں شاہون جادوگر موجود ہے۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اسے ایک زور دار جھٹکا لگا۔ جھٹکا اس قدر زور دار تھا کہ وہ بے اختیار لڑکھڑا گیا لیکن اس نے فوراً ہی خود کو گرنے سے سنبھال لیا۔ اسی لمحے عمرو کو ایک کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمرو عیار میرے طلسم محل میں داخل تو ہو گیا ہے۔ لیکن وہ اس وقت تک میرے سامنے نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ میرے طلسم محل کے سو طلسمات کو ختم نہیں کر دیتا"۔ یہ آواز سن کر عمرو نے آنکھیں کھولیں تو اس نے خود کو ایک بڑے کمرے میں موجود پایا۔ وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑا تھا۔ وہ جس ستون کے پاس کھڑا تھا اس ستون کے ساتھ شہزادی گل پری بیٹھی ہوئی تھی جس کے دونوں ہاتھ عقب میں ستون سے بندھے ہوئے تھے۔ ستون کی دوسری طرف نیلے رنگ کے تین ڈھانچے دکھائی دے رہے تھے اور ایک دیوار

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پر عمرو عیار کو شاہون جادوگر کا بڑا سا چہرہ دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ تہہ خانے میں موجود نہ ہو اور جادو سے دیوار پر اپنا چہرہ لا کر شہزادی گل پری کو دیکھ رہا ہو۔ شاہون جادوگر نے یہ الفاظ شاید شہزادی گل پری سے مخاطب ہو کر کہے تھے جو شاہون جادوگر کی بات سن کر بڑے طنزیہ انداز میں ہنس پڑی تھی۔

''عمرو عیار کو تم ایسا ویسا نہ سمجھو شاہون جادوگر۔ اگر وہ تمہاری شیطانی سرخ طاقت کو فنا کر کے اور طلسمات ختم کر کے تمہارے محل میں داخل ہو سکتا ہے تو پھر وہ تمہارے ان سو طلسمات کو بھی ختم کر سکتا ہے جو تم نے محل کے سو کمروں میں چھپا رکھے ہیں''۔ شہزادی گل پری نے کہا۔

''نہیں گل پری۔ عمرو عیار ایسا نہیں کر سکتا۔ محل کے سو کمروں کے طلسمات بے حد طاقتور اور خوفناک ہیں۔ ان طلسماتی کمروں میں داخل ہوتے ہی عمرو عیار بھیانک موت کا شکار ہو جائے گا اور تمہاری ساری خوش فہمی ختم ہو جائے گی کہ عمرو عیار تمہیں یہاں سے بچا کر لے جائے گا۔ تم شاید نہیں جانتی ہو کہ میری

جان میرے جسم میں نہیں ہے۔ میں نے اپنی جان ایک سیاہ رنگ کے پرندے میں چھپا رکھی ہے جو دنیا کے کس کونے میں اور آسمان کے کس حصے میں اُڑ رہا ہے اس کے بارے میں مجھے بھی کچھ معلوم نہیں ہے۔ جب تک عمرو عیار وہ پرندہ تلاش کر کے اسے ہلاک نہیں کر دیتا اس وقت تک نہ وہ مجھے ہلاک کر سکتا ہے اور نہ ہی مجھے وہ زخمی کر سکتا ہے۔ میری مجبوری ہے کہ میں اس وقت تک عمرو عیار کے سامنے نہیں جا سکتا ہوں جب تک کہ عمرو عیار میرے طلسم محل کے سو طلسمات ختم نہیں کر دیتا یا وہ ان طلسمات سے بچ کر خود میرے سامنے نہیں آ جاتا ورنہ وہ میری ایک پھونک کی مار ہے۔ میں اسے پھونک مار کر ہی جلا کر بھسم کر سکتا ہوں''۔ شاہون جادوگر نے گرجدار لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم کچھ بھی کہہ لو لیکن مجھے یقین ہے کہ عمرو عیار نہ صرف یہاں میرے پاس بھی پہنچ جائے گا اور وہ تمہیں ہلاک بھی کر دے گا''۔ شہزادی گل پری نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور اس کا اعتماد بھرا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لہجہ سن کر عمرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"یہ صرف تمہاری خوش فہمی ہے شہزادی گل پری اور کچھ بھی نہیں"۔ شاہون جادوگر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آقا تم یہیں رکو۔ میں ان شیطانی ڈھانچوں کو فنا کر دیتا ہوں تاکہ تمہارے راستے کی آخری دیوار بھی ختم ہو جائے"۔ محافظ بونے نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ محافظ بونا ہوا میں تیرتا ہوا ستون کی دوسری طرف چلا گیا جہاں سامنے تینوں ڈھانچے جاروت، ماروت اور ہاروت موجود تھے۔ ان کے سامنے جاتے ہی محافظ بونے نے آنکھیں بند کیں اور پھر جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں اچانک اس کی آنکھوں میں سے بجلی کی تین لہریں سی نکل کر ایک ساتھ ان ڈھانچوں پر پڑیں۔ دوسرے لمحے اچانک تہہ خانہ تینوں ڈھانچوں کی تیز اور انتہائی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا ان کی ہڈیوں میں اچانک تیز آگ بھڑک اٹھی اور وہ آگ کے شعلوں

میں گھرے دکھائی دیئے۔ تینوں ڈھانچے آگ میں بری طرح اچھلنا اور ناچنا شروع ہو گئے جیسے وہ ہڈیوں پر لگی آگ بجھانے کی کوشش کر رہے ہوں لیکن آگ تیزی سے بھڑکتی جا رہی تھی اور تینوں ڈھانچے اچھل اچھل کر نیچے گرے اور بری طرح سے تڑپنے لگے ان کے منہ سے نکلنے والی چیخیں آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی تھیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے تینوں ڈھانچے وہیں جل کر راکھ بن گئے۔

تینوں ڈھانچوں کو اس طرح اچانک آگ لگتے۔ انہیں چیختے اور ناچ ناچ کر گرتے اور پھر جل کر راکھ بنتے دیکھ کر نہ صرف شاہون جادوگر آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا تھا بلکہ شہزادی گل پری بھی حیران ہو گئی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ جاروت، ماروت اور ہاروت کیسے جل کر فنا ہو گئے ہیں۔ کس نے حملہ کیا ہے ان پر۔ کس نے جلایا ہے انہیں"۔ شاہون جادوگر پہلے آنکھیں پھاڑے ڈھانچوں کو جلتے اور راکھ بنتے دیکھتا رہا پھر اچانک جیسے اسے ہوش آ گیا اور وہ حلق کے بل چیخنے لگا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

''یہ نیک کام میں نے انجام دیا ہے شاہون جادوگر''۔ عمرو عیار نے اچانک ستون کے پیچھے سے نکل کر سامنے آتے ہوئے کہا اور اسے دیکھ کر نہ صرف شاہون جادوگر بلکہ شہزادی گل پری بھی آنکھیں پھاڑ کر رہی گئی۔ عمرو عیار کو شہزادی گل پری نے فوراً پہچان لیا تھا اسے دیکھ کر شہزادی گل پری کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے۔ تم تم''۔ شاہون جادوگر نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمرو کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں برق رواں، شعلہ تپاں اور موت جادوگراں ہوں شاہون جادوگر۔ تمہارے جادو اور تمہارے طلسمات میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ میں تمہارے تمام جادو کے حصار توڑ کر اور تمام طلسمات پار کر کے یہاں آ گیا ہوں''۔ عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ تم نے محل کے باہر میری سرخ طاقت کو ہلاک کیا تھا اور میرے قائم کئے ہوئے دو طلسمات ختم کر کے محل میں داخل ہو گئے تھے اور پھر تم نے میرے طلسم محل کے دو ادو طلسم بھی عبور کر لئے تھے لیکن میرے طلسم محل میں سو اور طلسم موجود تھے ان طلسمات کو ختم کئے بغیر تم یہاں کیسے آ سکتے ہو۔ اگر تم نے ان میں سے ایک بھی طلسم ختم کیا ہوتا تو مجھے اس کا فوراً پتہ چل جاتا۔ پھر تم۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے بغیر کوئی طلسم ختم کئے''۔ شاہون جادوگر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''اسے تم عمرو عیار کا جادو کہہ سکتے ہو شاہون جادوگر جو تم جیسے شیطان اور ظالم جادوگروں کے سر چڑھ کر بولتا ہے۔ میرا یہ جادو میری عیاری ہے۔ میں تمہارے تمام طلسمات کو جل دے کر یہاں آ گیا ہوں۔ میں نے تمہاری ان تین اور شیطانی طاقتوں کو فنا کر دیا ہے جو جاروت، ماورت اور ہاروت کی شکل میں یہاں موجود تھیں''۔ عمرو نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ میرے طلسمات تمہارا راستہ نہیں روک سکے اور تم نے جاروت، ماروت اور ہاروت کو بھی فنا کر دیا ہے۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا عمرو عیار۔ تم اب میرے ہاتھوں ہلاک ہو گے۔ میں

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور جادوگر ہوں۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے لیکن میں تمہیں ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر سکتا ہوں"۔ شاہون جادوگر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اسی لمحے اس کی پگڑی سے جڑی ہوئی سفید کھوپڑی سے سرخ رنگ کی شعاعیں سی نکل کر عمرو پر پڑیں۔ شعاعیں اس قدر تیز تھیں کہ عمرو عیار کا سارا جسم سرخ ہو گیا تھا۔

"یہ کیا۔ تمہیں میری طلسمی کھوپڑی جلا کر راکھ کیوں نہیں کر رہی ہے"۔ شاہون جادوگر نے سرخ شعاعوں میں عمرو کو اطمینان بھرے انداز میں کھڑے دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ عمرو عیار نے پہلے سے ہی طلسم شکن انگوٹھی پہن رکھی تھی اس لئے بھلا اس پر شاہون جادوگر کے کسی جادو کا کیسے اثر ہو سکتا تھا۔

"تمہارا مجھ پر کوئی جادو کام نہیں کرے گا شاہون جادوگر۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ تم میرے سامنے آ جاؤ"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ میں تمہارے ۔ نہیں آؤں گا"۔ شاہون جادوگر نے چیختے ہوئے کہا۔ پہلے دیوار پر

صرف اس کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا اب اچانک اس کے دونوں ہاتھ نمودار ہوئے جن میں سے اس کے ایک ہاتھ میں کھوپڑی والی نیلی ہڈی تھی۔ شاہون جادوگر نے ہڈی کا رخ عمرو کی جانب کیا تو اچانک کھوپڑی کے منہ سے سیاہ دھواں سا نکل کر عمرو کی جانب بڑھا۔ عمرو عیار کا سارا جسم اس دھویں میں چھپ گیا۔

"ہا ہا ہا ہا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ تم اس زہریلے دھویں سے کیسے بچتے ہو۔ اس دھویں میں نہ صرف تم ہلاک ہو جاؤ گے عمرو عیار بلکہ تمہارا جسم موم کی طرح پگھل جائے گا"۔ شاہون جادوگر نے زور زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ شہزادی گل پری بھی عمرو عیار کو سیاہ دھویں میں چھپتے دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔ چند لمحوں کے بعد دھواں چھٹا تو وہاں بجائے عمرو عیار کی موم کی طرح پگھلی ہوئی لاش کے عمرو عیار کو زندہ دیکھ کر شاہون جادوگر کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیل گئیں جبکہ عمرو کو زندہ سلامت دیکھ کر شہزادی گل پری کے چہرے پر سکون اور مسکراہٹ آ گئی تھی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

''یہ ہو کیا رہا ہے۔ آخر تم پر میرا کوئی جادو اثر کیوں نہیں کر رہا ہے''۔ شاہون جادوگر نے عمرو عیار کی جانب بدستور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

''بس کرو شاہون جادوگر یہ کھیل تماشہ۔ مجھ پر تمہارے کسی جادو کا کوئی اثر نہیں ہونے والا۔ ادھر دیکھو میری طرف۔ تمہاری موت میرے ہاتھوں میں ہے''۔ عمرو نے تیز آواز میں کہا تو شاہون جادوگر نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کا چہرہ یکلخت تاریک ہو گیا۔ عمرو عیار کے ایک ہاتھ میں وہی سیاہ پرندہ تھا جس کی گردن شاہون جادوگر جیسی تھی جبکہ عمرو کے دوسرے ہاتھ میں ایک خنجر تھا جو اس نے سیاہ پرندے کی گردن سے لگا رکھا تھا۔ عمرو نے دھوئیں میں ہی زنبیل سے شاہون جادوگر کی جان والا پرندہ اور خنجر نکال لئے تھے۔

نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ پرندہ وہ نہیں ہو سکتا جس میں میری جان ہے''۔ شاہون جادوگر

نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ وہی پرندہ ہے شاہون جادوگر جس میں تمہاری جان ہے۔ طلسم محل میں آنے سے پہلے میں نے اس پرندے کو تلاش کر کے پکڑ لیا تھا۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ وہ پرندہ نہیں ہے تو پھر میں اس کی گردن پر خنجر پھیر دیتا ہوں۔ پھر تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ وہ پرندہ ہے یا نہیں''۔ عمرو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں نہیں۔ خنجر نہ چلانا۔ اگر تم نے پرندے کی گردن پر خنجر چلا دیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ رکو عمرو عیار۔ رک جاؤ۔ چھوڑ دو یہ پرندہ''۔ شاہون جادوگر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ تم میرے دادا کے چاچا لگتے ہو جو میں تمہاری بات مانوں''۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

''جلدی کرو عمرو عیار۔ اس پرندے کی گردن پر خنجر پھیر کر اسے ہلاک کر دو۔ اس پرندے کے ہلاک ہوتے ہی شاہون جادوگر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر تم مجھے یہاں سے لے کر نکل جانا۔ اس کمبخت نے مجھے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پچھلے تین روز سے بھوکا پیاسا رکھا ہوا ہے''۔ شہزادی گل پری نے عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں عمرو عیار۔ ایسا مت کرنا۔ تم جو کہو گے میں تمہاری ہر بات مانوں گا۔ تم پرندے کو ہلاک نہ کرنا''۔ شہزادی گل پری کی بات سن کر شاہون جادوگر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''ہر بات مانو گے میری''۔ عمرو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں ہاں۔ میں تمہاری ہر بات مانوں گا''۔ شاہون جادوگر نے فوراً کہا۔

''تو پھر سامنے آؤ''۔ عمرو نے کہا اس کی بات سن کر ایک لمحے کے لئے شاہون جادوگر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن پھر اچانک اس کا چہرہ دیوار سے غائب ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ ظاہری حالت میں وہاں نمودار ہو گیا۔

''لاؤ عمرو عیار۔ یہ پرندہ مجھے دے دو۔ اس کے بدلے میں تم مجھ سے جو مانگو گے میں تمہیں دے دوں گا۔ تم کہو گے تو میں شہزادی گل پری کو بھی تمہارے

حوالے کر دوں گا''۔ شاہون جادوگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے سنا ہے کہ تم نے اپنے اس طلسم محل میں بہت بڑے بڑے خزانے جمع کر رکھے ہیں شاہون جادوگر''۔ عمرو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''خخ۔ خخ۔ خزانے۔ ہاں ہاں۔ میرے پاس بہت بڑے بڑے خزانے ہیں۔ تم سب لے لو۔ میں تمہیں اپنے تمام خزانے دے دوں گا۔ بس ایک بار تم یہ پرندہ میرے حوالے کر دو''۔ شاہون جادوگر نے کہا۔

''نہیں۔ پہلے تم خزانے یہاں لاؤ''۔ عمرو نے کہا۔

''یہاں۔ کیا مطلب''۔ شاہون جادوگر نے چونک کر کہا۔

''جادو کے زور سے اپنے تمام خزانے یہاں لاؤ''۔ عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔ تو شاہون جادوگر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سر ہلایا اور اس نے منتر پڑھ کر نیلی ہڈی گھمائی تو اچانک کمرے میں جھماکوں پر جھماکے ہونا شروع ہو گئے اور کمرہ خزانوں سے بھرے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئے بڑے بڑے صندوقوں سے بھرتا چلا گیا۔ صندوقوں میں ہیرے جواہرات، سونے کی اشرفیاں اور زیورات ہی زیورات بھرے ہوئے تھے۔ خزانوں سے بھرے اتنے صندوقوں کو دیکھ کر عمرو عیار کے ساتھ ساتھ شہزادی گل پری بھی آنکھیں پھاڑ کر رہ گئی تھی اس نے بھی شاید اتنا بڑا خزانہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''یہ لو۔ یہ ہے میرا سارا خزانہ۔ یہ سب تم لے لو مگر یہ پرندہ مجھے دے دو''۔ شاہون جادوگر نے روہانسی آواز میں کہا۔

''شہزادی گل پری کو آزاد کرو''۔ عمرو نے کہا۔ خزانے دیکھ کر اس کا چہرہ لال سرخ ہو گیا تھا۔ شاہون جادوگر نے عمرو کی بات سن کر ہڈی کا رخ شہزادی گل پری کی جانب کر کے ہلکا سا جھٹکا تو اچانک شہزادی گل پری کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسی دھواں بن کر غائب ہو گئی اور شہزادی گل پری آزاد ہو گئی۔ جیسے ہی شہزادی گل پری آزاد ہوئی وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''کیوں۔ شاہون جادوگر۔ میں نے کہا تھا نا کہ عمرو

عیار کو تم سے زیادہ میں جانتی ہوں۔ عمرو عیار جب کسی جادوگر کا دشمن بن جاتا ہے تو یہ اس تک پہنچنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے آگ کے سمندر میں بھی کود سکتا ہے اور پہاڑوں کی بلندیوں سے بھی چھلانگ لگا سکتا ہے''۔ شہزادی گل پری نے شاہون جادوگر کی جانب دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو شاہون جادوگر بے بسی سے اثبات میں سر ہلانے لگا۔

''شہزادی گل پری ایک کام کرو''۔ عمرو نے کہا۔

''بولو۔ عمرو عیار۔ تم نے مجھے اس ظالم اور بے رحم جادوگر سے رہائی دلائی ہے۔ میں تمہارا ہر کام کرنے کے لئے تیار ہوں''۔ شہزادی گل پری نے کہا۔

''یہاں جتنے بھی صندوق موجود ہیں ان میں سے ایک ایک چیز لا کر مجھے دو''۔ عمرو نے کہا۔ اس کی بات سن کر شہزادی گل پری حیران تو ہوئی لیکن وہ فوراً آگے بڑھی اور اس نے صندوقوں سے ایک ایک چیز لا کر عمرو عیار کو دینا شروع کر دی۔ عمرو عیار، شہزادی گل پری سے جس صندوق کی چیز لے کر اپنی زنبیل میں ڈالتا اسی لمحے صندوق میں موجود سارا خزانہ غائب ہو

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جاتا۔ خزانہ غائب ہوتے ہی ایک لمحے کے لئے عمرو عیار کی زنبیل بھاری ہوتی اور پھر ہلکی ہو جاتی۔ صندوقوں سے اپنا خزانہ غائب ہوتے دیکھ کر شاہون جادوگر بے حد حیران ہو رہا تھا لیکن اس کی جان پر بنی ہوئی تھی اس لئے وہ عمرو عیار سے کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہاں موجود سارے خزانے غائب ہو کر عمرو کی زنبیل میں پہنچ گئے تو عمرو نے اطمینان کا سانس لیا۔ شہزادی گل پری بھی صندوقوں سے خزانے غائب ہوتے دیکھ کر حیران ہو رہی تھی لیکن وہ بھی خاموش تھی۔

''اب تم میرے پاس آجاؤ جلدی''۔ عمرو نے کہا تو شہزادی گل پری اس کے قریب آگئی۔

''میری قمیض کا دامن تھام لو''۔ عمرو نے کہا تو شہزادی گل پری نے بغیر کچھ کہے عمرو کی قمیض کا دامن پکڑ لیا اسی لمحے عمرو نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پرندے کی گردن پر خنجر چلا دیا۔ جیسے ہی اس نے پرندے کی گردن پر خنجر چلایا اور پرندے کی گردن کٹی اسی لمحے شاہون جادوگر کی گردن بھی کٹ گئی اور اس

کی گردن سے خون فواروں کی طرح نکلنا شروع ہو گیا۔ شاہون جادوگر کے منہ سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنی کٹی ہوئی گردن پکڑ کر الٹ کر گرا اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔

''آقا۔ میں آپ دونوں کو لے کر طلسم محل سے غائب ہو رہا ہوں''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے انسانی سر والے پرندے کو وہاں پھینک کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیسے ہی اس نے پرندہ وہاں پھینکا اگلے لمحے عمرو اور شہزادی گل پری وہاں سے غائب ہو گئے۔ چند لمحوں کے بعد وہ دونوں سرخ وادی میں نمودار ہوئے تو انہوں نے طلسم محل کو بری طرح سے تباہ ہوتے دیکھا۔ کچھ ہی دیر میں طلسم محل منہدم ہو گیا۔ شہزادی گل پری کی عمرو نے جان بچائی تھی اس لئے وہ بے حد خوش تھی اس نے عمرو کا بے حد شکریہ ادا کیا۔

''شکریہ سے کام نہیں چلے گا شہزادی صاحبہ۔ تم نے مجھ سے شادی کرنے کا کہا تھا اب یا تو تم سچ مچ مجھ سے شادی کرو یا پھر مجھے اپنے ساتھ اپنی ریاست میں لے جاؤ اور تمہارے پاس جو بھی خزانہ ہے وہ مجھے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دے دو''۔ عمرو نے کہا اور عمرو کا لالچ بھرا انداز دیکھ کر شہزادی گل پری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''شادی کا تو میں نے مذاق کیا تھا عمرو عیار۔ لیکن تم نے چونکہ میری ایک ظالم جادوگر سے جان بچائی ہے اس لئے میں تمہیں انعام ضرور دوں گی۔ میرے پاس نیلے موتیوں کا ایک خزانہ ہے۔ میرے ساتھ چلو میں وہ سارا خزانہ تمہیں دے دوں گی''۔ شہزادی گل پری نے کہا تو نیلے موتیوں کے خزانے کا سن کر عمرو کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ پھر شہزادی گل پری اسے لے کر اپنے محل میں پہنچ گئی اور اس نے جب نیلے موتیوں کا خزانہ عمرو کو دیا تو عمرو خزانہ پا کر ننھے بچوں کی طرح قلقاریاں مارتے ہوئے بے اختیار ناچنا شروع ہو گیا۔ اسے شاہون جادوگر کا بھی خزانہ مل گیا تھا اور شہزادی پری نے بھی اسے بہت بڑا خزانہ دے دیا تھا اس لئے وہ بہت خوش تھا۔

ختم شد

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem